سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(منگل 4، بدھ 5 ، جمعرات 6، جمعتہ المبارک 7۔ مئی 2021)

(یوم الثلاثہ 21، یوم الاربعاء 22، یوم الخمیس 23، یوم الجمع 24۔ رمضان المبارک 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی : اکتیسواں اجلاس

جلد 31 : شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتیسواں اجلاس

منگل،4۔ مئی 2021

جلد 31 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	7
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	15
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	16
6۔	چیئر مینوں کا پینل	17

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
7۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	17
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
8۔	مسودہ قانون(ترمیم) شوگر فیکٹریز کنٹرول 2020 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) شوگر فیکٹریز کنٹرول 2020 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	19
	پوائنٹ آف رڈر	
9۔	تحریک لبیک پاکستان کے حوالے سے موجودہ صورتحال اور حکومت سے جواب کا مطالبہ	20
10۔	کسانوں کا محکمہ فوڈ کو گندم دینے سے انکار	21
11۔	سول سروس کی خاتون افسر سے بدسلوکی	21
12۔	حکومت کی نااہلی کی وجہ سے کاٹن کی پیداوار میں کمی	22
13۔	ماحولیات سے متعلق آرڈیننس کو جلدی میں پاس کرنے سے باغات اور زرعی علاقوں کی تباہی	22
14۔	ڈیرہ غازی خان میں ڈکیت گینگ کی کھلے عام قتل وغارت	23
	تعزیت	
15۔	معزز ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا کے والد، معزز ممبر جناب محمد وارث شاد، سینئر صحافی جناب ضیاء شاہد اور معزز ممبر محترمہ عابدہ بی بی کی ساس کی وفات پر دعائے مغفرت	24
16۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	25

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
17۔	سینئر صحافی جناب ضیاء شاہد اور آئی اے رحمان (چیف ایڈیٹر) کی وفات پر گہرے دُکھ اور رنج کا اظہار اور ان کی خدمات پر خراج عقیدت کا پیش کیا جانا	----------- 26
18۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	----------- 28
	قرارداد	
19۔	معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار	---------- 29
	پوائنٹ آف آرڈر	
20۔	تحریک لبیک پاکستان کے حوالے سے موجودہ صورتحال اور حکومت سے جواب کا مطالبہ (---جاری)	----------- 31
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
21۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز، لاہور 2021	---------- 37
22۔	مسودہ قانون تشکیل نو پنجاب ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز 2021	----------- 38
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
23۔	آرڈیننس میوزیمز بورڈ پنجاب 2021	----------- 39
24۔	آرڈیننس سیاحت، ثقافت اور تہذیبی ورثہ پنجاب 2021	----------- 39
25۔	آرڈیننس (ترمیم) ٹریول ایجنسیز پنجاب 2021	----------- 40
26۔	آرڈیننس اشیائے ضروریہ پر سٹہ بازی کی ممانعت پنجاب 2021	----------- 40
27۔	آرڈیننس (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور 2021	----------- 41
28۔	غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی ریگولرائزیشن کمیشن پنجاب 2021	----------- 41
29۔	آرڈیننس (ترمیم) ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021	----------- 42
30۔	آرڈیننس کمرشل کورٹس پنجاب لاہور 2021	----------- 42

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
31۔	آرڈیننس (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2021	----------	43
32۔	آرڈیننس (ترمیم) (اصلاحات) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2021	-----------	43
33۔	آرڈیننس (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2021	-----------	44
34۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	44
	تحریک		
35۔	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	-----------	45
36۔	قاعدہ (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	-----------	45
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع)		
37۔	آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد	-----------	49
38۔	آرڈیننس سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021	-----------	49
39۔	آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021	-----------	50
40۔	آرڈیننس ایمرسن یونیورسٹی، ملتان 2021	-----------	52
41۔	آرڈیننس (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2021	-----------	53
42۔	آرڈیننس انتظام وراثت اور وراثتی سرٹیفکیٹس پنجاب 2021	-----------	54
43۔	آرڈیننس خواتین کی جائیداد کے حقوق کا نفاذ پنجاب 2021	-----------	55
44۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2021	-----------	56
45۔	آرڈیننس (ترمیم) صوبائی ملازمین سوشل سکیورٹی 2021	-----------	58
46۔	آرڈیننس میوزیم بورڈ پنجاب 2021	-----------	59
47۔	آرڈیننس سیاحت، ثقافت اور تہذیبی ورثہ اتھارٹی پنجاب 2021	-----------	60
48۔	آرڈیننس (ترمیم) ٹریول ایجنسیز پنجاب 2021	------------	61
49۔	آرڈیننس اشیائے ضروریہ پر سٹہ بازی کی ممانعت پنجاب 2021	------------	62

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50۔	آرڈیننس (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور 2021 ------------	63
51۔	آرڈیننس غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی ریگولرائزیشن کمیشن پنجاب 2021 ------------	65
52۔	آرڈیننس (ترمیم) ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021 ------------	66
53۔	آرڈیننس کمرشل کورٹس پنجاب 2021 ------------	67
54۔	آرڈیننس (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2021 ------------	68
55۔	آرڈیننس (ترمیم) (اصلاحات) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2021 ------------	69
56۔	آرڈیننس (ترمیم) سول سرونٹس 2021 ------------	71
57۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	72
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
58۔	مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 ------------	73
59۔	مسودہ قانون سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021 ------------	75
60۔	مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 ------------	78
61۔	مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی، ملتان 2021 ------------	81
62۔	مسودہ قانون انتظام وراثت اور وراثتی سرٹیفکیٹس پنجاب 2021 ------------	83
63۔	مسودہ قانون خواتین کی جائیداد کے حقوق کا نفاذ پنجاب 2021 ------------	86
64۔	مسودہ قانون (ترمیم) (تدارک و کنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020 ------------	88
65۔	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2020 ------------	91
	بدھ، 5۔ مئی 2021	
	جلد 31 : شمارہ 2	
66۔	ایجنڈا ------------	97
67۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	99
68۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	100

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
69۔	ایڈوائزری کمیٹی میں قانون سازی نہ کرنے کے فیصلے کے باوجود قانون سازی کرنا	101----------
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	111----------
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	142----------
	تحاریک التوائے کار	
72۔	(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی)	155----------
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	
73۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال حافظ آباد کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا پیش کیا جانا	155----------
	جمعرات،6۔مارچ 2021	
	جلد 31 : شمارہ 3	
74۔	ایجنڈا	161----------
75۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	165----------
76۔	نعت رسول مقبول ﷺ	166----------
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)	
77۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	167----------
78۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	185----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
79-	مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹر نیشنل یونیورسٹی لاہور 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	212
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
80-	مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹر نیشنل یونیورسٹی لاہور 2021	213
81-	قواعد کی معطلی کی تحریک	213
82-	مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹر نیشنل یونیورسٹی لاہور 2021	214
	زیرو آرنوٹس	
83-	ماموں کانجن، محکمہ مال میں عملہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے سائلین کو پریشانی	217
84-	کھڈیاں ضلع قصور میں مدرسہ کی معلمہ پر پولیس کا تشدد	218
	پوائنٹ آف آرڈر	
85-	مینٹل ہسپتال لاہور کے چرچ میں مسیحی نرس کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ پر کارروائی کا مطالبہ	221
86-	کپ سٹور کے علاقے میں منشیات فروشی کا عام دھندہ	222
87-	فورٹ عباس کے THQ ہسپتال میں انجیو گرافی مشین فراہم کرنے کا مطالبہ	226
	تحاریک استحقاق	
88-	ڈی ایف او بہاولپور کا معزز ممبر سے ہتک آمیز رویہ	227
	پوائنٹ آف آرڈر	
89-	زمینداروں کو گھریلو استعمال کے لئے گندم کا کوٹہ مختص کرنے کا مطالبہ	228

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
90-	لاہور جیل روڈ پر لیبارٹریز کی لوٹ مار سے شہری پریشان	230
91-	ساہیوال ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا 30 گاڑیوں کی ڈبل رجسٹریشن کر کے بھاری نذرانہ وصول کرنا	231
92-	صوبہ بھر میں نایاب جانوروں اور پرندوں کا غیر قانونی شکار کر کے گوشت ہوٹلوں کو سپلائی کیا جانا	232
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
93-	ملکی و غیر ملکی پاکستانی رہائشیوں کو ملکی و غیر ملکی کرنسی پر شرح منافع یکساں کرنے کا مطالبہ	235
	پوائنٹ آف آرڈر	
94-	اسمبلی گیلری میں متعلقہ افسران کی عدم موجودگی	238
95	اسسٹنٹ کمشنر کے کسانوں کے گھروں پر گندم کے ذخیرے سیل کرنے کے لئے چھاپے	239
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق) (---جاری)	
96-	شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر قائداعظم کی تصویر والے نوٹ پھینکنے پر پابندی کا مطالبہ	248
97-	مقدس تحاریر والے اوراق کو سنبھالنے کے لئے مہم سازی اور قانون سازی کرنے کا مطالبہ	250
98-	چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کو دیگر سرکاری ملازمین کے برابر سہولیات دینے کا مطالبہ	254
99-	فاسٹ فوڈ اور غیر متوازن خوراک پر فی الفور پابندی عائد کرنے کا مطالبہ	255

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
100۔	صوبائی دارالحکومت میں چھوٹی بڑی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنانے کا مطالبہ	257
101۔	کمرشل وہیکلز کی مکمل جانچ پڑتال کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا مطالبہ	259
	جمعتہ المبارک، 7۔ مئی 2021	
	جلد 31 : شمارہ 4	
102۔	ایجنڈا	265
103۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	267
104۔	نعت رسول مقبول ﷺ	268
	پوائنٹ آف آرڈر	
105۔	وزیراعظم کا پاکستانی سفیروں پر کام درست نہ کرنے کا الزام	269
	سوالات (محکمہ کان کنی و معدنیات)	
106۔	**نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات**	271
	پوائنٹ آف آرڈر	
107۔	وقفہ سوالات میں متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات مؤخر کرنے کا مطالبہ	272
	زیرو آر نوٹس	
108۔	فیصل آباد میں ڈکیتی کی وارداتیں	278
	پوائنٹ آف آرڈر	
109۔	بہاول نگر پی پی۔243 میں بغیر نوٹس گھروں اور دکانوں کو مسمار کرنا	280

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
110۔	خواتین کی تنظیم CAUCUS کو اونر شپ دینے کا مطالبہ	283
	تحاریک التوائے کار	
111۔	لائبریریوں کے لئے کتب خریدنے کے لئے وفاقی قانون پر عملدرآمد کرنے کا مطالبہ	284
	پوائنٹ آف آرڈر	
112۔	لوکل گورنمنٹ کے اداروں کی بحالی	286
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ (جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)	
113۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میانوالی کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	287
	پوائنٹ آف آرڈر	
114۔	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ میں تجویز کردہ 3 سکیموں کو CPEC میں شامل کرنے کا مطالبہ	288
115۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	289
116۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(73)/2021/2503. **Dated: 3rd May 2021.** The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I Mohammad Sarwar, *Governor of the Punjab***, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Tuesday, 4th May, 2021 at 11:30 a.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the 3rd May, 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.
MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER :	to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

4

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ شازیہ عابد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سندھ کے طلبہ کے لئے مختص ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں ختم کرنے کے فیصلے کو واپس لے کر ان نشستوں کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

2۔ جناب مظفر علی شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائداعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس امر پر فوری Ban لگایا جائے۔ مزید برآں Printed شدہ نوٹ مارکیٹ سے فوری طور پر Forfeit کئے جائیں۔

3۔ شیخ علاؤالدین: معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

5

4۔ محترمہ خدیجہ عمر: یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

2۔ محترمہ خدیجہ عمر: 2007 میں بچوں کے تحفظ کیلئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

6

3۔ محترمہ سبرینا جاوید: انٹرنیشنل ادارے سینٹر آف سائنس ان پبلک انٹرسٹ کی رپورٹ میں غیر متوازن غذا کے استعمال کو امراض قلب اور ذیابیطس کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دُنیا بھر کے طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسی فاسٹ فوڈ / غیر صحتمندانہ خوراک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے جو انسان کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور جن سے انسان موٹاپا، شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

4۔ جناب محمد طاہر پرویز: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

5۔ محترمہ ثانیہ کامران: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں کمرشل وہیکلز کے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ کمرشل وہیکلز کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے پہلے حقیقی طور پر گاڑیوں کی مکمل جانچ پڑتال ہونا ضروری ہے۔لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کمرشل وہیکلز کی حقیقی طور پر مکمل جانچ پڑتال کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے عمل کو شفاف بنایا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1-	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2-	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
3-	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی-296
4-	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

کابینہ

1-	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2-	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3-	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4-	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5-	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

8

6۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	جیل خانہ جات
7۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
8۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
9۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
11۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
12۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
13۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
14۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
17۔	جناب خیال احمد	:	وزیر کالونیز، کلچر*
18۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
19۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
20۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
22۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
23۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

9

24۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات وماہی پروری
27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
36۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

11

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔ چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔ جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔ ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔ راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔ جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔ میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔ چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔ جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10۔ جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12۔ جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔ جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔ جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔ جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

12

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

منگل، 4۔ مئی 2021

(یوم الثلاثہ، 21۔ رمضان المبارک 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اَلرَّحۡمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ ﴿۴﴾
اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ يَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِى الۡمِيۡزَانِ ﴿۸﴾
وَاَقِيۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِيۡزَانَ ﴿۹﴾
وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخۡلُ
ذَاتُ الۡاَكۡمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَالرَّيۡحَانُ ﴿۱۲﴾
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

سورۃ الرحمٰن، آیت نمبر 1 تا 13

وہ جو نہایت مہربان ہے (1) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (2) اسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اسی نے اس کو بولنا سکھایا (4) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں (5) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (6) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان عدل قائم کر دی (7) کہ اس میزان میں حد سے تجاوز نہ کرو (8) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو (9) اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی (10) اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں (11) اور اناج جس کے ساتھ بُھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (12) تو اے گروہ جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (13)

وما علینا الا البلاغ o

رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے — سیاہیاں مجھ میں داغ مجھ میں
جلیں اُسی کے چراغ مجھ میں — اثاثۂ قلب و جاں وہی ہے
میرے گناہوں پہ اُس کا پردہ — وہ میرا اِمروز میرا فردا
ضمیر پر حاشیے اُسی کے — شعور بھی اُس کا وضع کردہ
وہ میرا ایماں، میرا تیقن — وہ میرا پیمانۂ تمدن
وہ میرا معیارِ زندگی ہے — میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے
وہ میری منزل بھی ہمسفر بھی — وہ سامنے بھی پسِ نظر بھی
وہی مجھے دُور سے پکارے — اُسی کی پرچھائی روح پر بھی
وہ رنگ میرا وہ میری خوشبو — میں اُس کی مٹھی کا ایک جگنو
وہ میرے اندر کی روشنی ہے — میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے
اُسی کے قدموں میں راہ میری — اُسی کی پیاسی ہے چاہ میری
اُسی کی مجرم میری خطائیں — اُسی کی رحمت گواہ میری
اُسی کا غم مجھ کو ساتھ رکھے — وہی میرے دِل پہ ہاتھ رکھے
وہ درد بھی ہے سکون بھی ہے — میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

محترمہ عظمٰی کاردار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ ابھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔ 258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔ 29
3. سردار محمد اویس دریشک ایم پی اے، پی پی۔296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

جناب سپیکر: پہلے رولز کی معطلی کی تحریک پیش ہو جائے پھر میں لغاری صاحب کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir, I move:

> "That the requirements of rules 27, 28, 42, 71, 84 and 113 (c) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said

rules for taking up Government business on the Private Members Day."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 27, 28, 42, 71, 84 and 113 (c) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for taking up Government business on the Private Members Day."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 27, 28, 42, 71, 84 and 113 (c) and all other relevant rules of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for taking up Government business on the Private Members Day."

(The motion was carried.)

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے ایک رپورٹ lay کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ lay کرلیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) شوگر فیکٹریز کنٹرول 2020 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) شوگر فیکٹریز کنٹرول 2020 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker!

(1) The Sugar Factories Control (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 33 of 2020)

(2) The Sugar Factories Control Second (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 36 of 2020)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ پہلے لغاری صاحب کو بولنے کے لئے وقت دیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار اویس احمد خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آج چونکہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے تو یہ سارا بزنس Thursday تک pending کیا جاتا ہے۔ محکمہ جیل خانہ جات کے سوالات بھی Thursday کو ہی take up ہوں گے۔ جی، لغاری صاحب!

تحریک لبیک پاکستان کے حوالے سے موجودہ صورتحال اور حکومت سے جواب کا مطالبہ

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے حسب معمول مہربانی کر کے اپوزایشن کو اس چیز کا موقع دیتے ہیں پچھلے چند دن میں جو اہم چیزیں آج کل حالات کے مطابق پورے صوبہ میں سامنے آئی ہیں اور جس کا جواب حکومت سے ہمارے پورے صوبے کی عوام مانگ رہی ہے وہ آپ کے سامنے میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے توسط سے حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں اور اپوزیشن کی طرف سے یہ demand کرتا ہوں کہ آئندہ ایک دو دن کے اندر اس ایوان میں ان سوالات کا ایک بحث کے ذریعہ سے مکمل جواب دیا جائے تاکہ لوگوں کے سامنے ایک transparentاور شفاف طریقے سے تمام حالات و معاملات آنے چاہئیں اور جو فیصلے حکومت کے بند کمروں میں ہو رہے ہیں اور جو چیزیں میڈیا سے بھی چھپائی جا رہی ہیں وہ بھی عوام کے سامنے آنی چاہئیں۔ پچھلے ایک ماہ میں میڈیا پر restriction and blackout کی وجہ سے پاکستان کی تاریخ میں پورے پنجاب خصوصاً لاہور کے شہریوں کو بدترین حالات کا سامنا کرنا پڑا۔لاہور میدان جنگ بن چکا تھا قاتلان عاشقان رسول ﷺ کی تہمتیں حکومت پر لگائی جاچکی تھیں، ہماری پولیس کی وردی کی بے عزتی ہوئی ہماری پولیس کے جوان اور سینئر افسران شہروں کی سڑکوں پر زخمی حالت میں social media پر ان کا پرچار کیا گیا۔ ہماری youth کے باریش نوجوانوں کو رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر بات کرنے کی وجہ سے ان پر آنسو گیس اور ہر قسم کا تشدد کیا گیا، تو یہ تمام کی تمام stories ہیں کیونکہ ان کے شواہد ہمیں social media پر ملے ہیں اور اس حوالے سے حکومت پنجاب کی طرف سے transparent manner میں کوئی explanation نہیں دی گئی۔ یہ ایوان یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ وزیر اعلیٰ کب اس ایوان میں آئیں گے، وزیر اعلیٰ اس ایوان سے کب تک چھپتے رہیں گے؟ اس سے پہلے کہ پنجاب حکومت پر اس حوالے سے سنگین الزامات مستقبل میں لگیں اور پھر سیاست کا رخ دینی معاملات کی وجہ سے تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے تو اس سے پہلے یہ جماعت اپنی مکمل transparency کے ساتھ جو گھناؤنی حرکات پچھلے ایک ماہ میں ہوئی ہیں اس کی clear explanation یہاں آ کر دے۔

کسانوں کا محکمہ فوڈ کو گندم دینے سے انکار

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کو یاد ہے کہ وزیر خزانہ نے پچھلے بجٹ کے اندر بڑھ ماری تھی کہ ہم نے جو wheat procurement بڑی زبردست کی ہے۔ اس کے بعد جو مہنگائی ہوئی جو ہم نے اور آپ نے دیکھی ہے۔ Wheat procurement کا ٹارگٹ ساڑھے چار ملین کا تھا۔ اس دفعہ انہوں نے ساڑھے تین ملین revise کیا ہے۔ وفاقی حکومت کا وزیر خوراک کہتا ہے کہ wheat کی international prices بہت high ہیں۔ اس دن سے لوگوں نے گندم روک لی ان کے اسسٹنٹ کمشنر، مجسٹریٹ اور پٹواری دیہاتوں میں جگہ جگہ پھر رہے ہیں لیکن کوئی گندم دینے والا نہیں ہے۔ اس مہنگائی کی انہوں نے جو اب ہانڈی بنائی ہے وہ تین ماہ کے بعد سامنے آئے گی اس کی explanation ہمیں آج چاہئے۔

سول سروس کی خاتون افسر سے بدسلوکی

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ایک خاتون آفیسر جو مڈل کلاس لوئر مڈل کلاس کی بچیاں اپر مڈل کلاس اور اپر کلاس کی بچیاں اپنے گھروں سے نکل کر پڑھائی کر کے اور تعلیم حاصل کر کے open merit کے ذریعے سے سول سروسز کے ہزاروں امیدواروں میں سے امتحان پاس کر کے آفیسر لگتی ہیں اور آپ دو دن یا ایک دن کی میڈیا شہرت کے لئے play to the gallery کر کے ان کی بے عزتی آپ کی حکومت کے لوگ کریں۔ ان خواتین کے حقوق سے متعلق ہمیں حکومت سے statement چاہئے۔ آپ کیا خواتین کے حقوق کے ساتھ کھڑے ہیں یا نہیں؟ آپ کیا خواتین آفیسرز اور آفیسرز کی بے عزتی ہو رہی ہے کیا ان کے ساتھ ہیں یا نہیں؟ شہباز شریف کے زمانے میں بہت لوگ suspend ہوئے، اس وقت قانون تھا، کوئی ہربہ تھا۔ آپ کے دور حکومت کو as a Chief Minister administratively exemplary کہا جاتا ہے کیا آپ افسران سے اس طرح سے کام لیتے تھے؟ آپ قوانین اور procedure کے تحت چلتے تھے۔ شہباز شریف صاحب کے دور میں قوانین اور procedure کے تحت افسران سے پوچھ گچھ ہوتی تھی۔ یہ دو دن بینڈ باجے بجوانے کے لئے play to the gallery اور میں تم کو یہ کر دوں گی اور

وہ کر دوں گی تو یہ افسران کی اور عورت کی بھی توہین ہے لہٰذا ہمیں اس چیز کی explanation چاہیے؟

حکومت کی نااہلی کی وجہ سے کاٹن کی پیداوار میں کمی

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! دو اور issues ہیں جن کا ذکر میں نے پچھلے سال بھی کیا تھا۔ پہلا ایشو cotton کا ہے۔ میں نے چیخ چیخ کر یہ کہا تھا کہ کاٹن کی کاشت ساڑھے پانچ چھ bale سے زیادہ نہیں ہو گی اور یہ تمام لوگ مجھ پر ہنستے تھے تو آپ دیکھ لیں کہ ساڑھے چھ ملین سے زیادہ bale نہیں ہوئی اس کی قصوروار پنجاب حکومت ہے جس نے quality seed provide نہیں کیا، جس کی 30 فیصد بھی germination نہیں تھی تو اس سال اس سے بھی بدتر حال ہے۔ ان کو آج اس حوالے سے آگاہ کریں کیونکہ کسان cotton کا بیج کاشت کرنے لگا ہے۔ جنوبی پنجاب کے حوالے سے بھی ہمیں explanation چاہیے جو notification اور de-notification ہوئے ہیں ہماری نظر میں ان کو Rules of Procedures کے بغیر کیا گیا تو وہ قوانین کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اس order کو illegally de-modify کیا گیا اور جب چار ایم پی ایز اور ایم این ایز نے شور شرابا کیا تو illegally اس کو پھر notify کیا گیا لہٰذا اس حوالے سے ہمیں اگلے تین دن میں explanation دی جائے۔

ماحولیات سے متعلق آرڈیننس کو جلدی میں پاس کرنے سے باغات اور زرعی علاقوں کی تباہی

سردار اویس احمد خان لغاری: Environment Ordinance جو کہ پنجاب حکومت کا ایک ارب درختوں کی سونامی کا دو نمبر بینڈ پچھلے تین سالوں سے بجایا جا رہا ہے اس حوالے سے پنجاب حکومت نے 09 اپریل کو ordinance pass کیا ہے۔ ہاؤسنگ سکیموں، باغات، زرعی علاقوں اور green areas کا تہس نہس پھیر کر محض ڈی سی ریٹ کا 2 فیصد جرمانہ ادا کر کے ان کو legalize کرنے کا آرڈیننس پاس کرنے کی کیا اتنی جلدی تھی، اس قانون کو زیر بحث کیوں نہیں لے کر آئے اور آپ اپنی majority کی بناء پر جو مرضی کرتے رہیں؟ اب پتا نہیں یہ ان کی

majority ہے یا نہیں تو خدا خیر کرے لیکن پی ٹی آئی میں بھی کچھ ایم پی ایز اور ایم این ایز ایسے ہوں گے جو کہ ضمیر رکھتے ہیں وہ براہ مہربانی ان چیزوں کے حوالے سے اپنی پارٹی میں یہ سوالات اُٹھائیں۔

ڈیرہ غازی خان میں ڈکیت گینگ کی کھلے عام قتل وغارت

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہم آپ کے توسط سے ان پانچ چیزوں کے حوالے سے demand کرتے ہیں کہ چیف منسٹر خود ادھر اس ایوان میں آکر کرسی پر کھڑا ہو یا بیٹھے یہ مجھے نہیں پتا جو مرضی کرنا ہے وہ کرے لیکن وہ یہاں آکر پنجاب کی عوام کو جواب دے تاکہ ہم عوام کو بتا سکیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے آپ کے توسط سے بھیک مانگنا چاہتا ہوں کہ ڈیرہ غازی خان کے اندر ایک بدمعاش گینگ کھلم کھلا پھر رہا ہے اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب کو معلوم ہے۔ اس نے میری قوم کے لوگوں کو دن دہاڑے بغیر کسی دشمنی کے موٹر سائیکل ڈکیتی کی آڑھ میں تین نوجوانوں کو قتل کر دیا ان نوجوانوں کو اپنا تحفظ کرنے کے لئے بندوقیں پکڑنے کی بھی اجازت نہیں ہے گینگ پانچ کلومیٹر دور بیٹھا ہوا ہے کوئی ایجنسی یا پولیس فورس جا کر اس کا مقابلہ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اگلے دو ماہ میں پھر خون خرابے کا خدشہ ہے اور یہ جو ٹی ایل پی اور پولیس کے لوگ شہید ہوئے ہیں اور ہمارے علاقے کے اندر یہ گینگز آکر بچوں اور نوجوانوں کو شہید کر رہے ہیں تو اس کا جواب کبھی اس جمہوری حکومت میں ملے گا یا نہیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! سید حسن مرتضیٰ نہیں آرہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ایڈوائزری کمیٹی میں بھی بات ہوئی تھی کہ آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ باقی دوست جو ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں کہ باقی دوست پھر پرسوں بات کر لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جی، جناب سپیکر! باقی دوست پرسوں بات کر لیں گے۔ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ نہیں آرہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ لغاری صاحب نے آج صرف ایک پوائنٹ پر بات کرنی تھی تو اسی لئے حسن مرتضیٰ نہیں آئے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! لغاری صاحب نے ابھی جو issues frame کئے ہیں تو ان پر اس طرح سے بحث نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: نہیں، آج اس پر بحث نہیں ہو رہی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پرسوں جب اس پر بحث ہو جائے تو پھر اس کے بعد راجہ صاحب اس پر جواب دے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، راجہ صاحب آج کی بات تو کریں گے ناں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا کے والد، معزز ممبر جناب محمد وارث شاد، سینئر صحافی جناب ضیاء شاہد اور معزز ممبر محترمہ عابدہ بی بی کی ساس کی وفات پر دعائے مغفرت

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ، جناب سپیکر! جیسے آپ نے طے کیا ہے اور جتنے بھی points لغاری صاحب نے پیش کئے ہیں ان کا جواب میں جمعرات کو دے دوں گا۔

جناب سپیکر: معزز ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا کے والد کا انتقال ہو گیا ہے، جناب محمد وارث شاد ہمارے ایم پی اے فوت ہو گئے ہیں، سینئر صحافی محترم ضیاء شاہد فوت ہو گئے ہیں اور معزز ممبر محترمہ

عابدہ بی بی کی ساس کا انتقال ہو گیا ہے تو ان تمام مرحومین کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سعدیہ سہیل رانا کے والد، محترمہ عابدہ بی بی کی ساس، معزز ممبر
جناب محمد وارث شاد اور محترم ضیا شاہد (سینئر صحافی) کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے
فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! قومی اسمبلی میں بھی TLP کے شہدا کے لئے خصوصی طور پر فاتحہ خوانی کی گئی لیکن وہاں پر شاید ایک mistake ہوئی کہ جو پولیس کے نوجوان شہید ہوئے ان کے لئے فاتحہ خوانی نہیں کی گئی تو میں یہ کہوں گا کہ پولیس اور TLP کے جو جوان شہید ہوئے ہیں ان کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے یہ کوئی issue نہیں ہے لیکن ابھی وزیر قانون نے ضیاء شاہد صاحب کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنی ہے اور آپ نے بھی وارث شاد صاحب کے لئے قرارداد پیش کرنی ہے تو پہلے راجہ صاحب اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کر لیں۔ جی، راجہ صاحب!

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے "سینئر صحافی ضیاء شاہد اور آئی اے رحمان کے انتقال پر تعزیت کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے سینئر صحافی ضیاء شاہد اور آئی اے رحمان کے انتقال پر تعزیت کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے" سینئر صحافی ضیاء شاہد اور آئی اے رحمان کے انتقال پر تعزیت کے حوالے سے " ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک! اپنی قرارداد پیش کریں۔

سینئر صحافی جناب ضیاء شاہد اور آئی اے رحمان (چیف ایڈیٹر) کی وفات پر گہرے دُکھ اور رنج کا اظہار اور ان کی خدمات پر خراج عقیدت کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان پاکستان کی صحافت میں اہم کردار ادا کرنے والی شخصیات جناب ضیاء شاہد اور جناب آئی اے رحمان کے انتقال پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ضیاء شاہد نے 17 برس کی عمر میں صحافت کا آغاز کیا اور 60 سال تک صحافت کا علم بلند کئے رکھا۔ ضیاء شاہد (مرحوم) نے پاکستان میں صحافت کو نیا رنگ دیا۔

آئی اے رحمان (مرحوم) پاکستان ٹائمز کے چیف ایڈیٹر رہے۔ مرحوم انسانی حقوق کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ وہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے ڈائریکٹر بھی تھے۔

یہ ایوان دونوں مرحوم شخصیات کی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحومین کے بلند درجات اور لواحقین کے صبر کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان پاکستان کی صحافت میں اہم کردار ادا کرنے والی شخصیات جناب ضیاء شاہد اور جناب آئی اے رحمان کے انتقال پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ضیاء شاہد نے 17 برس کی عمر میں صحافت کا آغاز کیا اور 60 سال تک صحافت کا علم بلند کئے رکھا۔ ضیاء شاہد (مرحوم) نے پاکستان میں صحافت کو نیا رنگ دیا۔

آئی اے رحمان (مرحوم) پاکستان ٹائمز کے چیف ایڈیٹر رہے۔ مرحوم انسانی حقوق کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ وہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے ڈائریکٹر بھی تھے۔

یہ ایوان دونوں مرحوم شخصیات کی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحومین کے بلند درجات اور لواحقین کے صبر کے لئے دعا گو ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان پاکستان کی صحافت میں اہم کردار ادا کرنے والی شخصیات جناب ضیاء شاہد اور جناب آئی اے رحمان کے انتقال پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ضیاء شاہد نے 17 برس کی عمر میں صحافت کا آغاز کیا اور 60 سال تک صحافت کا علم بلند کئے رکھا۔ ضیاء شاہد (مرحوم) نے پاکستان میں صحافت کو نیا رنگ دیا۔

آئی اے رحمان (مرحوم) پاکستان ٹائمز کے چیف ایڈیٹر رہے۔ مرحوم انسانی حقوق کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ وہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے ڈائریکٹر بھی تھے۔

یہ ایوان دونوں مرحوم شخصیات کی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحومین کے بلند درجات اور لواحقین کے صبر کے لئے دعاگو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترم سمیع اللہ خان، چودھری محمد اقبال، جناب خلیل طاہر سندھو ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے رُولز 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے " جناب محمد وارث شاد کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد" پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے رُولز 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے " جناب محمد وارث شاد کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد" پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے رُولز 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے " جناب محمد وارث شاد کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد" پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان جناب محمد وارث شاد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم یکم نومبر 1951 کو خوشاب کے ایک معروف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مرحوم چار مرتبہ ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے۔ مرحوم نے 1976 میں ایل ایل بی اور اس کے بعد سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا۔ مرحوم مذکورہ عرصہ کے دوران مختلف عہدوں پر فائز رہے جن میں پارلیمانی سیکرٹری (کالونیز)، چیئرمین استحقاق کمیٹی اور دو مرتبہ ممبر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم کی ساری سیاسی جدوجہد اسلام اور جمہوریت کے لئے تھی۔ انہوں نے جہاں جمہوریت کے ساتھ وفاداری نبھائی وہاں اپنی جماعت کے ساتھ مشکل وقت میں ثابت قدمی کے ساتھ نا صرف کھڑے رہے بلکہ جرات اور دلیری سے حالات کا مقابلہ بھی کیا۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ یہ ایوان ان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان جناب محمد وارث شاد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم یکم نومبر 1951 کو خوشاب کے ایک معروف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مرحوم چار مرتبہ ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے۔ مرحوم نے 1976 میں ایل ایل بی اور اس کے بعد سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا۔ مرحوم مذکورہ عرصہ کے دوران مختلف عہدوں پر فائز رہے جن میں پارلیمانی سیکرٹری (کالونیز)، چیئرمین استحقاق کمیٹی اور دو مرتبہ ممبر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم کی ساری سیاسی جدوجہد اسلام اور جمہوریت کے لئے تھی۔ انہوں نے جہاں جمہوریت کے ساتھ وفاداری نبھائی وہاں اپنی جماعت کے ساتھ مشکل وقت میں ثابت قدمی کے ساتھ نا صرف کھڑے رہے بلکہ جرات اور دلیری سے حالات کا مقابلہ بھی کیا۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ یہ ایوان ان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان جناب محمد وارث شاد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم یکم نومبر 1951 کو خوشاب کے ایک معروف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مرحوم چار مرتبہ ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے۔ مرحوم نے 1976 میں ایل ایل بی اور اس کے بعد سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا۔ مرحوم مذکورہ عرصہ کے دوران مختلف عہدوں پر فائز رہے جن میں پارلیمانی سیکرٹری (کالونیز)، چیئرمین استحقاق کمیٹی اور دو مرتبہ ممبر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم کی

ساری سیاسی جدوجہد اسلام اور جمہوریت کے لئے تھی۔ انہوں نے جہاں جمہوریت کے ساتھ وفاداری نبھائی وہاں اپنی جماعت کے ساتھ مشکل وقت میں ثابت قدمی کے ساتھ نا صرف کھڑے رہے بلکہ جرات اور دلیری سے حالات کا مقابلہ بھی کیا۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ یہ ایوان ان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس میں TLP کے حوالے سے جو بات ہوئی ہے اس پر آپ بات کر لیں پھر میں نے بھی کچھ چیزیں add کرنی ہیں۔

تحریک لبیک پاکستان کے حوالے سے موجودہ صورتحال اور حکومت سے جواب کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے انتہائی قابل احترام بھائی لغاری صاحب نے تقریباً چھ چیزیں identify کی تھیں کہ ان پر تفصیل سے بات ہونی چاہئے اور گورنمنٹ کو اس پر اپنا مؤقف دینا چاہئے۔ آپ کے چیمبر میں بھی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے ہوا تھا کہ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم Thursday کو انشاءاللہ تعالیٰ ان پر detailed discussion بھی رکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں TLP کے حوالے سے کہہ رہا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں TLP کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ انتہائی sensitive معاملہ ہے اور اس پر بات کرنے کے لئے انتہائی ذمہ داری سے کام لینا چاہئے۔ ابھی میرے بھائی جب بات کر رہے تھے تو وہ خود بیک وقت دونوں باتیں کر رہے تھے۔ وہ پولیس کے ساتھ زیادتی کو بھی تسلیم کر رہے تھے اور جو پولیس کی طرف سے ان کے ساتھ ہوا اس کو بھی تسلیم کر رہے تھے۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ایک ایسا حساس معاملہ تھا کہ جس پر حکومت کو بھی انتہائی ذمہ داری کے ساتھ آگے چلنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مسئلے کو جس طرح حل کیا گیا آپ یقین کیجئے کہ آج سے تقریباً تین چار ماہ پہلے جب سے یہ مسئلہ شروع ہوا تو میں اس کے ساتھ involved تھا اور آخری سات آٹھ دن میں بھی میری involvement رہی ہے۔ یقین کیجئے کہ جو غیر جانبدار حلقے تھے وہ بھی ذمہ داری کا تعین کرتے وقت بہت محتاط طریقے سے تجزیہ کرتے تھے۔ لغاری صاحب یہاں اپنے بیان میں وہ خود فرما کر گئے ہیں کہ مختلف stories۔ اب کہانیوں پر تو اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے خود یہ کہانیاں سنی ہیں اور ان سے مذاکرات کے دوران بھی سنا ہے کہ ہمارے 26 بندے شہید ہو گئے۔ اگر 26 افراد شہید ہو گئے ہیں تو ہمیں کوئی 26 افراد کے نام ہی دے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس میں جتنا کم detail میں جایا جائے تو بہتر ہو گا۔ آپ نے بڑے احسن طریقے سے اس معاملے کو handle کیا ہے اور آپ نے جو agreement کیا ہے اس حوالے سے ساری چیزیں آہستہ آہستہ پوری ہو رہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں وہی عرض کرنا چاہتا تھا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج پرائم منسٹر پاکستان کی statement ساری اخبارات میں آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ہم ناموس رسالت پر کوئی compromise کریں۔ اس پر کوئی compromise کر بھی نہیں سکتا۔ پرائم منسٹر پاکستان کی پہلے دن سے یہی ہدایت تھی کہ ہم نے اس مسئلے پر کوئی compromise نہیں کرنا۔ (نعرہ ہائے تحسین) چونکہ یہ معاملہ حساس ہے اس کے against دیکھیں تو یورپی یونین آپ کے خلاف قرارداد لا رہی ہے اس لئے اس پر بہت محتاط طریقے سے چلنا پڑتا ہے۔ لغاری صاحب اب چلے گئے وہ دنیا کی بات

کر رہے تھے۔ ساری دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ جہاں international تعلقات کا معاملہ ہو وہاں حکومتوں پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ حکومتوں کو آگے چلنے کے لئے موقع دینا چاہئے اور قوم کو اپنی حکومت پر اعتماد کرنا چاہئے۔ میں مختصر عرض کرنا چاہتا ہوں باقی تفصیل کے ساتھ بات تب کریں گے جب اس پر بحث ہوگی۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان معاملے پر کسی قسم کا کوئیcompromise نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ ختم نبوت کا کریڈٹ اس اسمبلی کو جاتا ہے کیونکہ یہ معاملہ سب سے پہلے آپ کی اسمبلی میں ہی آیا تھا اس لئے اس کا کریڈٹ یہاں بیٹھی ساریpolitical parties کو جاتا ہے۔ اس پر (ن) لیگ، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی، اقلیت کے طاہر سندھو صاحب اور سردار صاحب نے بھی دستخط کئے ہیں۔ اس میں ساری چیزیں طے ہوئی ہیں اور اس حد تک طے ہوئی ہیں کہ ہمارے نصاب میں اور جہاں کہیں پر بھی ہمارے نبی حضور پاک ﷺ کا نام آئے گا تو وہاں "آخری نبی" لکھا جائے گا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو آپ کی اسمبلی کی legislation کی وجہ سے باقاعدہ یہ حکم ملا ہے کہ اگر کسی کتاب میں "آخری نبی" نہیں لکھا ہوگا تو وہ نہیں پڑھائی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے ہم نے علماء کا بورڈ بنایا ہے جس میں سارے مکاتب فکر کے علماء ہیں۔ ہم نے خلیل طاہر سندھو کو ممبر بنایا ہوا ہے، ساری minorities کو ساتھ رکھا ہوا ہے اور اس پر سب لوگوں نے دستخط کئے ہیں۔ جہاں تک ختم نبوت کی بات ہے یہ تو ہمارا ایمان ہے اس میں تو کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ میں خاص طور پر پرائم منسٹر کے بارے میں کہوں گا کہ ماشاء اللہ انہوں نے بڑا bold step لیا ہے۔ انہوں نے دو جگہ کہا ہے کل بھی کہا اور آج OIC کے سفیر کے ساتھ بھی بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے انٹرنیشنل فورم پر بات کرنی ہے کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی۔ ہر فورم کے اوپر یہ آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ اس مسئلہ پر ہم سب اکٹھے ہیں، ساری قوم اکٹھی ہے اور اس میں کسی پارٹی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس پر جمعرات کو بھی تفصیل سے بات کر لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا ہے کہ ختم نبوت کے معاملے پر کوئی دو رائے ہو نہیں سکتی۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے Articles of Faith ہے۔ ختم نبوت کے ساتھ آپ کو ناموس رسالت میں بھی فرق کرنا پڑے گا۔ جب ہم ناموس رسالت کی بات کریں گے اور اس کی بنیاد پر اگر کہیں پر کوئی احتجاجی رنگ آتا ہے تو حکومت کی لاء اینڈ آرڈر اور اس کی handing کی بات کو differentiate کرنا پڑے گا یہ اس کا political پہلو ہے۔ جو اس کا diplomatic پہلو ہے کہ آپ سفیر کو نکال دیں اس کے اوپر بھی آپ کو الگ سے بات کرنی پڑے گی۔ سب سے important بات یہ ہے کہ یہ تحریک انصاف کی نہیں، مسلم لیگ کی نہیں، پیپلز پارٹی کی نہیں بلکہ سلیمان تاثیر کے واقعے کے بعد سے آج تک absolute failure of state ہے اور آپ کی اسمبلیاں بات کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ایک خوف کا اثر ہے۔ بات کرنے سے پہلے چھ دفعہ اپنے الفاظ کو دیکھنا پڑتا ہے کہ ہم کہنے کیا جا رہے ہیں۔ میری صرف یہ درخواست ہو گی کہ اس کے اوپر حکومت، اپوزیشن، political parties and all segments of society یہ طے کرے کہ آپ mobocracy کے ذریعے loss of property and life کو دیکھے ?is this the way to do it کیا دوسرے کی جان کی پرواہ نہ کرنا، ہسپتالوں کو ransack کر دینا، چاروں طرف افرا تفری پیدا کر دینا اور وہ بھی کس شان اقدس کے نام پر۔ پورے ملک میں لاء اینڈ آرڈر ہو it’s a time to think and think deeper میری صرف اتنی درخواست ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ جمعرات کو اس پر بات کر لینا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جمعرات نوں تہاڈے حکم دی تعمیل کراں گا میں اج یوم علیؑ دے حوالے نال گزارش کرنا چاہندا اساں۔ اگر مینوں دو منٹ دی اجازت مل جاوے۔

جناب سپیکر: آپ کو اجازت ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اج 21۔ رمضان المبارک اے اور یوم علیؓ اے۔ جناب مولا کائنات علی المرتضیٰ دا اج یوم شہادت اے۔ اج دے دن میں اوس گھرانے نوں خراج عقیدت پیش کر ریاں جہیڑے اس کائنات لئی رحمت للعلمین سن۔ محمد و آل محمد جنہاں دیاں جوتیاں دا صدقہ اسی کھانے آں۔ میں سمجھناں آں کہ اگر ساڈی بقا اے، اگر ساڈا کوئی ذریعہ نجات اے یا جو اس کائنات دی خلقت دی وجہ نیں او خاندان محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ نیں۔ اَسی لوگ جیہڑے انتشار دا شکار آں، اَسی جیہڑے وباواں دی زد وچ آں اسانوں اللہ تعالیٰ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ دے صدقے شفاء کاملا عطا فرمائے۔ ساڈی ساری قوم نوں متحد ہون، بہتری دی طرف جان، ساڈی رہنمائی فرمان اور ساڈے اُتے اُناں دی شفقت دے سائے وی قائم رہن۔ اج ہر آدمی جہیڑا لبیک یارسول اللہ ﷺ آکھن والا اے میں سمجھنا آں کہ اس تے واجب اے کہ او جناب علیؓ پاک بادشاہ دی ہستی نوں خراج عقیدت وی پہنچاوے۔ میں سمجھنا آں کہ اَج دا دن ساڈے لئی، باقی سارے لوکاں لئی وی ہووے گا لیکن میرے لئی تاں ذریعہ نجات وی اے، میرے اُتے اُناں دے اتنے احسانات نیں کہ میرے کول الفاظ نیں کہ میں اُناں ہستیاں نوں خراج عقیدت پیش کراں۔ میں اس کوشش وچ ساں کہ اج دے دن کوئی سیاست وی نہ ہوے، کوئی اس قسم دی گل وی نہ کراں بلکہ جناب نوں مطالبہ کرناں آں کہ اُناں لئی سانوں چاہیدا اے کہ اسیں ہاؤس نوں adjourn کریئے اور اَج اُناں ہستیاں دی خراج عقیدت لئی، کیونکہ ہاؤس اَگے وی adjourn ہوندا رہندہ اے۔ اگر اِک دن ہاؤس adjourn وی کر دِتا جاوے تاں کوئی فرق نہیں پڑ دا۔ اے میرے جذبات نیں اَگے آپ دی مرضی اے۔ بہت شکریہ

وزیر اشتمال املاک (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آج جلدی ہے چونکہ کام بہت زیادہ ہے۔

وزیر اشتمال املاک (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: پھر اُدھر سے بات ہو جائے گی، پھر اِدھر سے بات ہو گی۔ یہ un ending والا کام ہو جائے۔۔ چلیں! آپ بات کر لیں۔

وزیر اشتمال املاک (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! میں نے کوئی تنازعے والی بات نہیں کرنی۔ سید حسن مرتضیٰ کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں سمجھتا ہوں آج یوم علیؓ ہے اور آج کے اجلاس کی کارروائی ہمیں یوم علیؓ کے حوالے سے شروع کرنی چاہئے۔ اس ایوان کو جناب مولا علیؓ کی خدمت میں خراج تحسین بھی پیش کرنا چاہئے، وہ خلافت راشدہ کے درخشندہ ستارے ہیں اور اس کے ساتھ وہ حضور کے خاندان سے ہیں بچوں میں سے پہلے مسلمان ہیں اور ان کی قوت بازو سے جہاں اسلام پھیلا ہے۔ اپنی زیرک اور دانائی سے باب العلم ہیں اور پوری دنیا میں اسلام کا بول بولا ہوا ہے۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ جناب مولا علیؓ کی سیرت پر چلتے ہوئے، جناب حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر چلتے اقابرین امت اور صحابہ کرام کی سنت پر چلتے ہوئے آج اس ایوان کو ایک تو یہ وعدہ کرنا چاہئے کہ ہم مذہبی معاملات پر سیاست کریں گے اور نہ ہی انتشار پھیلائیں گے بلکہ محبت کا درس دیں گے جو مولا علیؓ نے دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اور اخوت کا درس دیں گے جو رسول کریم ﷺ نے دیا ہے۔ ایک اور چیز کہ ہم اپنے تمام فقی معاملات اور جتنے بھی لوگ ہیں ایوان کے اندر ہیں یا باہر ہیں ہمیں یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ذات رحمتُ المسلمین نہیں بلکہ رحمتُ للعالمین ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جو عالم لوگ ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ جب عالمین کہا جاتا ہے تو اس کا مطلب دو جہان بھی نہیں، ہم دو جہان کہتے ہیں اگر آپ اس کی باریکی میں جائیں تو جہان اور بھی نکل آئیں گے جو میرے جیسے کم نگاہ کی عقل سے پوشیدہ ہوں گے۔

میں آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ آپ اپنی طرف سے ان ہستیوں کے لئے خراج تحسین کا پیغام دیں، اخوت کا پیغام دیں اور اتحاد کا پیغام دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلامک کانفرنس کے بعد آج جو وزیر اعظم نے او آئی سی کے Ambassador کو بلا کر معاملہ اٹھایا، یہی طریقہ ہے کہ to move forward، یہی طریقہ ہے کہ اقوام عالم کو اپنا پیغام پہنچانے کا اور یہی طریقہ ہے متحد ہونے کا (نعرہ ہائے تحسین)۔

مگر خدارا جہاں کلمے کی بات ہو، پاکستان کی بات ہو اور عقیدے کی بات ہو تو وہاں پر تقسیم نہ کریں بلکہ وہاں پر اتحاد کریں۔ تقسیم تو آپ کے دشمن کا تقاضا ہے اور اتحاد آپ کی امت کا تقاضا ہے۔ بہت شکریہ

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب سپیکر: جی، ماشاءاللہ بڑی اچھی بات ہے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز، لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمیں بھی تو پتا چلے کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ یہ بزنس صرف lay ہو رہا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمیں ایجنڈا نہیں دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ایجنڈا دے دیتے ہیں۔ جی، انہیں ایجنڈا دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا lay ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، Bill lay کرنا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ کیسے Bill lay ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھ کر سن تو لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جس طرح آپ فرما رہے ہیں کہ یہ Bill lay کیا جا رہا ہے تو lay کرنے والے Bill کی کاپی نہیں دی جاتی بلکہ اس کی کاپی بعد میں دی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہمیں اس کی کاپی تو دی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: Bill lay ہونے کے بعد آپ کو کاپی ملے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! نہیں، ہمیں کاپی دی جائے تاکہ پتا چلے کہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ یہ کاپی لیں، اب بیٹھ جائیں۔

MR SPEAKER: The University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Specialized Healthcare & Medical Education for report within two months.

مسودہ قانون تشکیل نو پنجاب ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے)

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Museums Board Ordinance 2021.

آرڈیننس میوزیمز بورڈ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Museums Board Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Museums Board Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law! may lay the Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021.

آرڈیننس سیاحت، ثقافت اور تہذیبی ورثہ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) ٹریول ایجنسیز پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021.

آرڈیننس اشیائے ضروریہ پر سٹہ بازی کی ممانعت پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Special Committee No.12 with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Communications and Works with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021.

غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی ریگولرائزیشن کمیشن پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Commercial Courts Ordinance 2021.

آرڈیننس کمرشل کورٹس پنجاب لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Commercial Courts Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Industries Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) (اصلاحات) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I lay the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for taking up Resolutions under Article of 128(2)(a) of the Constitution."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the

said rules, for taking up Resolutions under Article of 128(2)(a) of the Constitution."

Now, the question is:

"That the requirements of rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for taking up Resolutions under Article of 128(2)(a) of the Constitution."

(That the motion was carried.)

تحریک

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قاعدہ 128(2)(a) کے تحت آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2021 (III of 2021)
2. Lahore Central Business District Development Authority Ordinance 2021 (IV of 2021)
3. Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (V of 2021)
4. Emerson University, Multan Ordinance 2021 (VI of 2021)
5. Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2021 (VII of 2021)
6. Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Ordinance 2021 (VIII of 2021)
7. Punjab Enforcement of Women's Property Rights Ordinance 2021 (IX of 2021)
8. Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2021 (X of 2021)
9. Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2021 (XI of 2021)
10. Punjab Museums Board Ordinance 2021 (XII of 2021)
11. Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021 (XIII of 2021)
12. Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021 (XIV of 2021)
13. Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 (XV of 2021)
14. Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XVI of 2021)

15. Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021 (XVII of 2021)
16. Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XVIII of 2021)
17. Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 (XIX of 2021)
18. Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 (XX of 2021)
19. Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 (XXI of 2021)
20. Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 (XXII of 2021)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2021 (III of 2021)
2. Lahore Central Business District Development Authority Ordinance 2021 (IV of 2021)
3. Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (V of 2021)
4. Emerson University, Multan Ordinance 2021 (VI of 2021)
5. Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2021 (VII of 2021)
6. Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Ordinance 2021 (VIII of 2021)

7. Punjab Enforcement of Women's Property Rights Ordinance 2021 (IX of 2021)
8. Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2021 (X of 2021)
9. Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2021 (XI of 2021)
10. Punjab Museums Board Ordinance 2021 (XII of 2021)
11. Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021 (XIII of 2021)
12. Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021 (XIV of 2021)
13. Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 (XV of 2021)
14. Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XVI of 2021)
15. Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021 (XVII of 2021)
16. Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XVIII of 2021)
17. Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 (XIX of 2021)
18. Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 (XX of 2021)
19. Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 (XXI of 2021)
20. Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 (XXII of 2021)

Now, the question is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the above mentioned Ordinances."

(The motion was carried.)

(Leave is granted.)

آرڈیننسز
(میعاد میں توسیع)

آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Central Business District Development Authority Ordinance 2021 (IV of 2021), promulgated on 04 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 05 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore

Central Business District Development Authority Ordinance 2021 (IV of 2021), promulgated on 04 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 05 May 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Central Business District Development Authority Ordinance 2021 (IV of 2021), promulgated on 04 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 05 May 2021."

(That the motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (V of 2021), promulgated on 04 February

2021, for a further period of ninety days with effect from 05 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (V of 2021), promulgated on 04 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 05 May 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (V of 2021), promulgated on 04 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 05 May 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس ایمرسن یونیورسٹی، ملتان 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Emerson University, Multan Ordinance 2021 (VI of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Emerson University, Multan Ordinance 2021 (VI of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Emerson University, Multan Ordinance 2021 (VI of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2021 (VII of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2021 (VII of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2021 (VII of 2021), promulgated on 10 February 2021,

for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس انتظام وراثت اور وراثتی سرٹیفکیٹس پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Ordinance 2021 (VIII of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Ordinance 2021 (VIII of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Ordinance 2021 (VIII of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس خواتین کی جائیداد کے حقوق کا نفاذ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Ordinance 2021 (IX of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Ordinance 2021 (IX of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Ordinance 2021 (IX of 2021), promulgated on 10 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 May 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس(دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local

Government (Second Amendment) Ordinance 2021 (X of 2021), promulgated on 12 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 13 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2021 (X of 2021), promulgated on 12 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 13 May 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2021 (X of 2021), promulgated on 12 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 13 May 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) صوبائی ملازمین سوشل سکیورٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2021 (XI of 2021), promulgated on 22 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 May 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2021 (XI of 2021), promulgated on 22 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 May 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2021 (XI of 2021), promulgated on 22 February 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 May 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس میوزیم بورڈ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Museums Board Ordinance 2021 (XII of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Museums Board Ordinance 2021 (XII of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Museums Board Ordinance 2021 (XII of 2021), promulgated on 25

March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس سیاحت، ثقافت اور تہذیبی ورثہ اتھارٹی پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021 (XIII of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021 (XIII of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021 (XIII of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) ٹریول ایجنسیز پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021 (XIV of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Travel Agencies

(Amendment) Ordinance 2021 (XIV of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021 (XIV of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس اشیائے ضروریہ پر سٹہ بازی کی ممانعت پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 (XV of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 (XV of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 (XV of 2021), promulgated on 25 March 2021, for a further period of ninety days with effect from 23 June 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Ring Road Authority

(Amendment) Ordinance 2021(XVI of 2021), promulgated on 5 April 2021, for a further period of ninety days with effect from 4 July 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021(XVI of 2021), promulgated on 5 April 2021, for a further period of ninety days with effect from 4 July 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021(XVI of 2021), promulgated on 5 April 2021, for a further period of ninety days with effect from 4 July 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی ریگولرائزیشن کمیشن پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021 (XVII of 2021), promulgated on 9 April 2021, for a further period of ninety days with effect from 8 July 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021 (XVII of 2021), promulgated on 9 April 2021, for a further period of ninety days with effect from 8 July 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021 (XVII of 2021), promulgated on 9 April 2021, for a further period of ninety days with effect from 8 July 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move Resolution for extension of the Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XVIII of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XVIII of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XVIII of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move Resolution for extension of the Punjab Commercial Courts Ordinance 2021.

آرڈیننس کمرشل کورٹس پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 (XIX of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 (XIX of 2021), promulgated

on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 (XIX of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move Resolution for extension of the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 (XX of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 (XX of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 (XX of 2021), promulgated on 13th April 2021, for a further period of ninety days with effect from 12th July 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move Resolution for extension of the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) (اصلاحات) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical

Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 (XXI of 2021), promulgated on 22nd April 2021, for a further period of ninety days with effect from 21st July 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 (XXI of 2021), promulgated on 22nd April 2021, for a further period of ninety days with effect from 21st July 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 (XXI of 2021), promulgated on 22nd April 2021, for a further period of ninety days with effect from 21st July 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move Resolution for extension of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) سول سرونٹس 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 (XXII of 2021), promulgated on 3rd May 2021, for a further period of ninety days with effect from 1st August 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 (XXII of 2021), promulgated on 3rd May 2021, for a further period of ninety days with effect from 1st August 2021."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 (XXII of 2021), promulgated on 3rd May 2021, for a further period of ninety days with effect from 1st August 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for the suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of Rule 96 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules for immediate consideration of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020, as has been recommended by the Special Committee No.12."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 96 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules for immediate consideration of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020, as has been recommended by the Special Committee No.12."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules for immediate consideration of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020, as has been recommended by the Special Committee No.12."

"That the motion for suspension of the Rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودات قانون
(جو زیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020 (Bill No.33 & 36 of 2020), as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020 (Bill No.33 & 36 of 2020), as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020 (Bill No.33 & 36 of 2020), as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 10

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That the Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021 (Bill No.11 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021 (Bill No.11 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021 (Bill No.11 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule

154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 57

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 3 to 57 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 57 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021 (Bill No.12 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Services and General Administration on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021 (Bill No.12 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Services and General Administration on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021 (Bill No.12 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Services and General Administration on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 21

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 2 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That the Clauses 2 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That the Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Emerson University, Multan Bill 2021. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی، ملتان 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Emerson University, Multan Bill 2021) Bill 2021 (Bill No.13 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Higher Education on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Emerson University, Multan Bill 2021) Bill 2021 (Bill No.13 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Higher Education on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Emerson University, Multan Bill 2021) Bill 2021 (Bill No.13 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Higher Education on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 53

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 3 to 53 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker, I move:

> "That the Emerson University, Multan Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Emerson University, Multan Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

> "That the Emerson University, Multan Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Bill 2021. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون انتظام وراثت اور وراثتی سرٹیفکیٹس پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Bill 2021 (Bill No.15 of 2021), as introduced and referred to the Standing

Committee on Law on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Bill 2021 (Bill No.15 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Law on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Bill 2021 (Bill No.15 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Law on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 14

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 3 to 14 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Letters of Administration and Succession Certificates Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون خواتین کی جائیداد کے حقوق کا نفاذ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021 (Bill No.16 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee Law on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021 (Bill No.16 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Law on 5th March 2021, may be taken into consideration at once

under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021 (Bill No.16 of 2021), as introduced and referred to the Standing Committee on Law on 5th March 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 13

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 3 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 2, Clause 1, The Preamble and The LongTitle of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) (تدارک وکنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2020 (Bill No.32 of 2021), as introduced and referred to the Special

Committee No.12 on 12th October 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2020 (Bill No.32 of 2021), as introduced and referred to the Special Committee No.12 on 12th October 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2020 (Bill No.32 of 2021), as introduced and referred to the Special Committee No.12 on 12th October 2021, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 2 & 3 of the Bill are under

consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That the Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That the Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 (Bill No.38 of 2020), as introduced and referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development on 21st December 2020, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 (Bill No.38 of 2020), as introduced and referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development on 21st December 2020, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 (Bill No.38 of 2020), as introduced and referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development on 21st December 2020, may be taken into consideration at once under Rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, the Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause!)

MR SPEAKER: Now, the House is adjourned till tomorrow, Wednesday, the 5th May 2021 at 11:30am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 5۔ مئی 2021

(یوم الاربعاء، 22۔ رمضان المبارک 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31 : شمارہ 2

97

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 5۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال حافظ آباد کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال حافظ آباد کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

بدھ، 5۔ مئی 2021

(یوم الاربعاء، 22۔ رمضان المبارک 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ
الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَ
مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾
وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

سورۃ البقرۃ آیات 185 تا 186

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو (185) اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں (186)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الہام کی رِم جِھم کہیں بخشش کی گھٹا ہے
یہ دِل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے
آیات کی جھرمٹ میں تیرے نام کی مسند
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام لکھا ہے
سورج کو اُبھرنے نہیں دیتا تیرا حبشی
بے زر کو ابوذر تیری بخشش نے کیا ہے
اے گنبدِ خضرا کے مکیں میری مدد کر
یا پھر یہ بتا کون میرا تیرے سوا ہے

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آج محکمہ ہائرایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر محدود ہی رکھیں کیونکہ یہ سوالات زیادہ تر آپ لوگوں کے ہی ہیں۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: بہت شکریہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! میں اُن کو floor دے چکا ہوں۔

ایڈوائزری کمیٹی میں قانون سازی نہ کرنے کے فیصلے کے باوجود قانون سازی کرنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمارے دل میں آپ کا انتہائی ادب اور احترام ہے۔

دل کے دریا کو کسی روز اُتر جانا ہے
اتنا بے سمت نہ چل لوٹ کے گھر جانا ہے

جناب سپیکر! کل جو کچھ یہاں پر ہوا لیکن ہمارے درمیان جو طے ہوا تھا وہ یہ تھا کہ legislation نہیں ہوگی اور آرڈیننس ہی آئیں گے اس لئے ہم نے آپ کا حکم سمجھتے ہوئے قبول کر لیا لیکن بعد میں ہمیں ایجنڈا دیا گیا اور نہ ہی کوئی اور بات کی گئی۔ کل جس طرح legislation ہوئی ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے لیکن چلیں کوئی بات نہیں کیونکہ مجھے نہیں پتا کہ کس بات کی اتنی جلدی تھی۔ جس معززوزیر قانون راجہ بشارت کو میں جانتا ہوں وہ کبھی ایسے illegal کام نہیں کرتے تھے لیکن اس سے ہٹ کر recent issue جو بہت ہی important ہے وہ اسسٹنٹ کمشنر سونیا صدف کے حوالے سے ہے۔ آج اُس کا Tweet بھی چل رہا ہے، ڈان، دی نیوز، پاکستان ٹائمز اور ڈیلی ٹائمز میں بھی موجود ہے کہ چیف منسٹر آفس سے بار بار سونیا صدف کو calls جا رہی ہیں کہ وہ فردوس عاشق اعوان سے معافی مانگے۔ بانئ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح جو انتہائی

charismatic leader ہیں جس پر ہم سب believe کرتے ہیں انہوں نے 14۔اپریل 1948 کو جب سول سرونٹس سے خطاب کیا تو کہا کہ۔

Governments come and go; Prime Ministers come and go; Ministers come and go; but you are the servant of the state not the Government.

میری سپیکر کی کرسی اور خاص طور پر آپ سے یہ humble submission ہے کہ آپ نے اور آپ کے بزرگوں نے ہمیشہ اسمبلی کی روایات کو اعلیٰ سطح پر پہنچایا ہے۔ آج بھی میں آپ سے یہ humble submission کرتا ہوں کہ جس طریقے سے اب کام شروع ہو گیا ہے کہ Advisor چاہے جو کچھ مرضی بن جائیں اور مجھے نہیں پتا کہ اُن کی آخری جماعت کون سی ہو گی لیکن مجھے وہاں کے ایک منسٹر نے بتایا ہے جن کا میں نام نہیں لوں گا کہ محترمہ کو کرکٹ کھیلنے کا شوق ہے اور وہ روزوں کے دوران AC صاحبہ کو کہہ رہی ہیں کہ مجھے آ کر bowling کروائیں۔ AC نے کہا کہ میڈم میں روزے کی حالت میں bowling کیسے کروا سکتی ہوں کیونکہ میں ایک خاتون ہوں۔ اس topic سے یہ بات شروع ہوئی پھر کہا کہ فروٹ کی تازہ ٹوکری پہلے میرے گھر بھیجا کریں۔ یہ اس کے ساتھ بہت زیادتی ہے۔ وہ میری پھوپھی کی بیٹی ہے اور نہ ہی میں اُس کو جانتا ہوں لیکن سول سرونٹ کے ساتھ فردوس عاشق پہلوان اوہ sorry اعوان نے جو زیادتی کی ہے یہ انتہائی شرمناک ہے۔ آپ نے بھی پانچ سال گزارے ہیں تب بھی ہم نے کبھی ایسا نہیں دیکھا۔ There are so many codes and there is a procedure.

جناب سپیکر! چودھری صاحب نوں کہو کہ اِک منٹ گل سُن لین۔ کل تسیں وی ایدر آ سکدے او تے اسیں وی جا سکدے آں۔ حکومتاں آندیاں جاندیاں رہندیاں نیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اپنی بات پوری کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: میری humble submission کل ہونے والی legislation کے بارے میں اور دوسری سونیا صدف والے معاملے پر ہے۔ یہ معاملہ اس level پر چلا گیا کہ آدھی گورنمنٹ کہہ رہی ہے بلکہ سیالکوٹ کے ایک منسٹر نے مجھے bowling کروانے والی بات

بتائی جو بہت زیادتی ہے اور کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے لہٰذا میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس بات کو روکیں۔ انہوں نے جانا ہے اور چلے جائیں گے کیونکہ یہ آپ کے 10 ووٹوں کے سہارے سے کھڑے ہیں لیکن اس بات کو روکیں کہ وہ افسران کی بے عزتی نہ کریں لہٰذا ہمارے قائد اعظم کا 14۔ اپریل 1948 کا جو فرمان تھا اس کو سامنے رکھیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ذرا ایک منٹ۔ رانا اقبال صاحب بھی بات کرلیں۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے کل والی legislation پر بڑا افسوس ہوا۔ میں نے اِن سے پوچھا کہ آپ نے ایڈوائزری کمیٹی میں کیا بات کی ہے جس پر انہوں نے مجھے بتایا کہ legislation کے بارے میں بات ہوئی ہے اور ہم نے کہا تھا کہ آپ مہربانی کریں کیونکہ اب legislation نہیں ہو سکے گی۔ آپ کی اِن کے ساتھ جو بات ہوئی پھر بھی legislation ہوئی اس لئے افسوس کی بات یہ ہے کہ سارے rules relax کر کے کل سب کچھ کیا گیا۔ Legislation کے حوالے سے قواعد وضوابط ہیں کہ رولز کے مطابق اگر کورم پورا نہ ہو تو کورم کی نشاندہی بھی کی جاسکتی ہے کیونکہ legislation انتہائی اہم چیز ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ سب Legislators اور پارلیمنٹیرین بھی ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کل انہوں نے جب واک آؤٹ کیا تو کوئی response نہیں آیا۔ سپیکر کی کرسی پر جو صاحب بھی بیٹھتے ہیں، آپ الحمدللہ Custodian of the House ہیں اور معزز ممبران چاہے اپوزیشن سے ہوں یا حکومتی بنچوں سے ہوں یہ آپ کے ممبر ہیں اور آپ ان سب کے Custodian ہیں۔ یہ اپنے اپنے حلقوں کے منتخب نمائندگان ہیں لہٰذا میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ کل ہوا ہے اُس حوالے سے عدالت بھی جایا جاسکتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی طرف سے کمیٹیاں بھی مکمل نہیں ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جب میں آپ کی جگہ پر ہوتا تھا تو بہاولپور سے جماعت اسلامی کے ایک ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب ہوتے تھے تو جب وہ اکیلے واک آؤٹ کر جاتے تھے تو یقین

جائیں جب تک میں اُن کو واپس ہاؤس میں نہیں لاتا تھا اُس وقت تک میں ہاؤس کا بزنس چلانے نہیں دیتا تھا۔ یہ عزت اِن کی بھی ہے اور آپ کی بھی ہے لہٰذا آپ کم از کم اتنی بات ہی کر دیتے کہ کوئی ممبر جا کر اُن کو بلا کر لے آئیں۔ یہ سب میرے ساتھی بیٹھے ہیں اور ایک بیٹی سعدیہ سہیل رانا صاحبہ بھی اُدھر بیٹھی ہیں آپ اُن سے بھی پوچھ لیں کہ کسی وقت اگر اپوزیشن والے واک آؤٹ کرتے تھے تو فوری طور پر میں اپنے ممبران بھیجتا تھا۔ اگر کبھی یہ نہ آتے تو پھر میں کام شروع کرتا تھا ورنہ میں کام نہیں شروع کرتا تھا۔ یہ ان کا بھی احترام اس بات میں ہے اور آپ کی عزت بھی ہے۔ چونکہ آپ ہاؤس کے Custodian ہیں لیکن یہ نہیں ہونا چاہئے کہ

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

جناب سپیکر! آپ میرے محترم بھائی اور قابل احترام ہیں لہٰذا ان چیزوں کا احساس ہم سب کو کرنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرنا چاہئے۔ اس ہاؤس کا معزز ممبر ہوتے ہوئے مجھے افسوس ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا point of view آ گیا ہے۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ہمارے محترم سابق سپیکر رانا صاحب اور سندھو صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ قابل افسوس اس لحاظ سے ہے کہ جن دوستوں نے ہمارے ساتھ ایڈوائزری کمیٹی میں میٹنگ کی جو کچھ اس میں طے ہوا اس حوالے سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ ایک اِنچ بھی اُس سے deviate نہیں کیا گیا۔ جو بات طے ہوئی اس کے مطابق کام ہوا۔ آئندہ کے لئے میں دو چیزوں کی بالخصوص آپ سے request کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے ساتھ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں تشریف لاتے ہیں ان کے پاس اپنی جماعت کی طرف سے mandate ہونا چاہئے اور ان کی جماعت کو in writing دینا چاہئے کہ یہ

ہمارے نمائندے ہیں لہٰذا جو ان کا فیصلہ ہو گا وہ ہمیں قابل قبول ہو گا۔ آج یہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا بلکہ ہمیشہ سے یہ ہو رہا ہے کہ جب بھی ہمارے ساتھ کوئی بات کی جاتی ہے، بات کرنے کے بعد یہ واپس جاتے ہیں ان کا مؤقف بدل جاتا ہے۔ ان کا ایوان کے اندر مؤقف اور ہوتا ہے، میڈیا کے پاس اور جبکہ باہر مؤقف اور ہو جاتا ہے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے legislation کے متعلق کہا تو پچھلے اڑھائی تین سال سے ہم سُن رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ یہاں ہو رہا ہے غیر آئینی اور غیر قانونی ہے۔ عدالتیں کھلی ہیں لہٰذا یہ عدالت میں جا کر چیلنج کریں کہ سپیکر صاحب نے غلط legislation کی ہے۔ رانا صاحب سابق سپیکر ہیں لہٰذا آپ کو قواعد وضوابط کا پتا ہونا چاہئے کہ سپیکر کے پاس کیا اختیارات ہیں اور کیا سپیکر کے پاس رولز کو defer کرنے یا suspend کرنے کے اختیارات نہیں ہیں؟ کیا سپیکر صاحب نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے تو قطعی طور پر ایسا نہیں ہوا۔

رانا محمد اقبال خان: میں عرض کرتا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ میری بات سُن لیں کیونکہ میں نے بڑے غور سے اِن کی بات سنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کل اگر رولز کو suspend کر کے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ہم نے legislation کی تو ہم نے جمعرات کا دن پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے رکھ دیا۔ یہ پورا معزز ایوان بیٹھا ہوا ہے، میں ان کی موجودگی میں ایک سوال کرتا ہوں کہ "کیا rules کی suspension کی قرارداد جب کل پیش کی گئی تھی" اور اس معزز ایوان نے "اس کی منظوری دی تھی" تو کیا وہ غیر قانونی تھی؟ قطعی طور پر نہیں اور اس وقت ہمارے یہ سارے بھائی بیٹھے ہوئے تھے جن کی موجودگی میں rules کی معطلی کی قرارداد پیش کی گئی تھی۔ Rules suspend ہوئے اور پھر ہم نے business take up کیا تو بلاوجہ ایسی بات کر دینا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی خلیل طاہر سندھو صاحب محترمہ فردوس عاشق اعوان صاحبہ کے متعلق کہہ رہے تھے کہ " باؤلنگ کے لئے انہوں نے اے سی کو فون کیا"

جناب سپیکر! کوئی ذی شعور انسان، اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے بھائی، بزرگ اور بہنوں میں سے کوئی اس بات کو تسلیم کرے گا کہ ایک خاتون ایڈوائزر کسی سرکاری ملازم کو فون کرے کہ "آئیں مجھے باؤلنگ کروائیں"۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرے پاس اس کا ریکارڈ ہے جو میں راجہ صاحب کو دے دیتا ہوں اور راجہ صاحب بے شک یہ بیان پڑھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): سندھو صاحب! میری بات سن لیں۔ بات وہ کیا کریں جو عقل تسلیم کرتی ہو۔ Sir, play to the gallery کے لئے اگر ہم یہ بات کر دیتے ہیں تو یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی رانا اقبال صاحب نے فرمایا کہ "کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا"۔ جناب سپیکر! آپ گواہ ہیں اور میں حلفاً قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کیا کل یہ بات طے نہیں ہوئی تھی کہ COVID کی وجہ سے اسمبلی کو 50 فیصد ممبران کے ساتھ چلا رہے ہیں اس لئے کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جائے گا جو کہ آپ کے سامنے طے ہوا تھا لیکن یہاں آکر کہنا کہ "کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی" تو خدا کے لئے ایسا نہ کریں کیونکہ یہاں وہی کام کیا جاتا ہے جو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے کیا جاتا ہے۔ آگے اگر چل کر بات کریں گے کہ یہ بھی ہوا تھا اور وہ بھی ہوا تھا تو میں اس حوالے سے صرف ایک ہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس بات کو مزید بڑھایا گیا تو پھر "شرفاء کا سینہ رازوں کا دفینہ" ہوتا ہے۔ میں یہاں ایک ایک لفظ کہوں گا کہ ہم نے جو آپس میں طے کیا تھا اور کیا طے کیا تھا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم معاملات کو خود خراب کریں اس لئے میں آپ سے استدعا کرنا چاہتا تھا کہ کل کے اسمبلی اجلاس کی کارروائی کا جو تاثر دیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہماری اسمبلی کی پوری کارروائی کو باہر جا کر negate کون کر رہا ہے؟ ہماری بہن عظمیٰ بخاری جو ایوان میں

موجود ہی نہیں تھیں یعنی اس ایوان میں تھیں ہی نہیں اور باہر جا کر پریس کانفرنس کر رہی ہیں کہ ہاؤس میں یہ ہوا۔ خدا کے لئے ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہئے کیونکہ ہم منتخب لوگ ہیں اور ہمیں عوام نے اعتماد دیا ہے جس کی وجہ سے ہم بھی اور آپ بھی اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں لہٰذا خدا کے لئے غیر ذمہ داری کا ثبوت نہ دیا جائے۔ اداروں کو مذاق ہم خود بنا رہے ہیں اور اداروں کی عزت ہمارے ہاتھوں میں ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آئیں اور اپنی اس مشترکہ ذمہ داری سے مشترکہ طور پر عہدہ بر آ ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! Point of Personal Explanation

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! پہلی وضاحت تو یہ ہے کہ عظمیٰ زاہد بخاری نے کل کے issue پر آج بات کی ہے کل نہیں کی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے آج حکومت کی اڑھائی سالہ کارکردگی پر بات کی ہے---

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نے آپ کو فلور نہیں دیا۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں دو حوالوں سے یہاں پر بات کرنا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ایک منٹ ٹھہریں اور میری بات سنیں۔ نہایت ہی قابل افسوس بات ہے آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ جتنا اپوزیشن کو میں نے accommodate کیا ہے شاید ہی کسی نے کیا ہو۔ رانا اقبال صاحب اس بات کو نہ شروع کریں کہ ان کے وقت میں یہ ہوتا تھا اور وہ ہوتا تھا تو ہمیں پتا ہے کہ کیا کیا ہوتا تھا اور کس کو نہیں پتا کہ کیا کیا ہوتا تھا۔ چھوڑیں اس بات کو کیونکہ میں تو اس حق میں ہوں کہ ہر ایک کا پردہ ہی رکھا جائے تو بہتر ہے اور پردہ رکھنا اچھا ہی ہوتا ہے جو کہ سپیکر کے لئے ضروری بھی ہوتا ہے اس لئے اس بات میں زیادہ نہ پڑیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! وقت کا مجھے احساس ہے اور کوشش کروں گا کہ بڑی مختصر بات کروں کیونکہ راجہ صاحب نے تو بڑی لمبی چوڑی بات کی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ کل

بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ آپ کی سربراہی میں ہوئی۔ راجہ صاحب غلط کہہ سکتے ہیں اور میں غلط کہہ سکتا ہوں لیکن آپ کی سربراہی میں جو باتیں میں نے کیں، اب راجہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ پردہ رہنے دیں تو میرا خیال ہے کہ کل کی میٹنگ کی کسی بھی بات کا آج پردہ نہیں رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے مخاطب ہو کر کل ایڈوائزری کمیٹی میں کہا کہ legislationایک بڑا اہم کام ہے اور میں پھر دہرا رہا ہوں کہ آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ پونے تین سالوں میں اگر ہمارا ہاؤس مکمل نہیں ہے تو یہ بات آپ پر اور آپ کی شخصیت پر آتی ہے۔ یہ ٹھوس حقیقت ہے اور ہماری اسمبلی سیکرٹریٹ کے کاغذ بول رہے ہیں کہ یہاں پر پونے تین سالوں میں کمیٹی سسٹم جو کہ اس جمہوریت کا اور اس ہاؤس کا ایکpillarہے تو وہ کمیٹی سسٹم نامکمل ہے۔ یہاں پر "نیب زدہ" دو لوگ علیم خان اور سبطین خان اگر وزیر ہو سکتے ہیں یعنی نیب زدہ دو وزیر ہو سکتے ہیں تو پھر حمزہ شہباز شریف اپوزیشن لیڈر چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کیوں نہیں ہو سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس issue پر deadlockہوا آپ کے علم میں ہے اور پھر آدھی کمیٹیاں آج تک نامکمل ہیں۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں پانچ ہاؤس ہیں جن میں قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیاں ہیں تو یہ اعزاز صرف پنجاب اسمبلی کو، بہت ساری اچھی چیزیں بھی آپ کی سربراہی میں ہوئی ہیں، تسلیم ہے لیکن یہ رہے گا، یہ رہے گا کہ پانچ اسمبلیوں میں اگر سٹینڈنگ کمیٹیاں نامکمل ہیں تو وہ شرف بھی پنجاب اسمبلی کو حاصل ہے۔ آپ نے اس کے لئے کوششیں کی ہیں جو کہ میرے علم میں ہیں لیکن حکومت کی کوشش کے باوجود نیب زدہ لوگ وزیر بننے کا حلف تو اٹھاتے ہیں یعنی دو لوگ نیب زدہ ہونے کے باوجود وزراء کا حلف اٹھاتے ہیں لیکن اپوزیشن لیڈر کو چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نہیں بناتے جس کی وجہ سے ایک deadlockپیدا ہوا۔ ہماری legislationجو ہے اس کے متعلق یہاں تجربہ کار پارلیمنٹیرین کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ legislationکا بنیادی رُوٹ سٹینڈنگ کمیٹیاں ہوتی ہیں جو کہ نامکمل ہیں۔ COVID کی وجہ سے ، یہ درست ہے اور مجھے کوئی عار نہیں ہے کہ ہم کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کرتے اور آپ نے جو SOPsجاری کئے ہیں ان کا احترام کرتے ہیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ جب سٹینڈنگ کمیٹیوں کا رُوٹ اختیار نہ کیا جائے، اپوزیشن کو یہاں ہاؤس کے اندر legislationکے اوپر بحث کا موقع نہ دیا

جائے اور ہم کورم پوائنٹ آؤٹ نہ کر سکیں تو یہاں پر بیٹھے میرے سینئر دوست نے بڑا خوب صورت کہا ہے کہ " قانون کو اگر قانون کے مطابق پاس نہ کیا تو وہ bad legislation ہوتی ہے" تو کل یہاں پر "گند مارا" گیا ہے اور legislation نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! بات یہ ہے کہ کل بھی کمیٹیوں کے اوپر راجہ صاحب نے بھی کہا اور میں نے بھی کہا کہ آپ ایک کمیٹی کو چھوڑ کر باقی کمیٹیاں لے لیں جو کہ آپ کا حق ہے تو آپ وہ کیوں نہیں لیتے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جب تک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین میاں حمزہ شہباز شریف کو نہیں بنایا جاتا تو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کل یہی بات ہوئی ہے ناں۔ میں آپ کو اڑھائی سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ضد چھوڑیں اور آپ مہربانی کر کے ایک کمیٹی کو pending کر دیں باقی کمیٹیاں آپ کے پاس ہیں اور وہ کمیٹیاں لے لیں۔ آپ کہتے ہیں ناں، سٹینڈنگ کمیٹی کے بغیر legislation میں حصہ نہیں لے سکتے تو جب آپ ان کمیٹیوں کے ممبر ہی نہیں بنتے تو پھر legislation کے لئے جب بل کمیٹی کو refer ہو گا تو آپ تو پھر وہاں ہیں ہی نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست کہا ہے میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) ایک سیاسی جماعت ہے اور یہاں پر ہمارے 160 کے قریب ممبران ہیں۔ ہم نے اپنے دور میں میاں محمود الرشید صاحب اپوزیشن لیڈر کو چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی بنایا تھا۔ اس دور میں جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک ہمارا یہی فیصلہ ہے کہ اگر حمزہ شہباز شریف کو چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نہیں بنایا جائے گا تو ہم کسی بھی کمیٹیوں کا حصہ نہیں بنیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جمہوری راویت ہم نے قائم کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کل دس نئے Bills لے کر آئے تھے۔ میں نے کل کہا کہ اس کی کاپی صرف مجھ اکیلے کو نہیں چاہئے بلکہ اس کی کاپی ہر ممبر کو دی جائے کیونکہ باہر باتیں ہوتی ہیں کہ یہاں legislation ہوتی ہے اور کسی ممبر

کو پتا نہیں ہوتا۔ ان Bills پر بحث تو بڑی دور کی بات ہے یہاں ایک پیپر بھی نہیں تھا۔ جو انہوں نے نئی legislation کی ہے مجھے صرف ایک منٹ دیں میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو پیپر تو دے دیئے تھے۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ اس میں آپ شامل نہیں ہو رہے ہیں اور کمیٹیوں کو refer کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ جب آپ اس میں شامل ہی نہیں ہوں گے تو وہ بزنس کس کو refer ہو گا؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جہاں تک کمیٹیوں کا تعلق ہے تو اس وقت کمیٹیوں کی صورتحال یہ ہے کہ ہم نے روایتی طور پر یہ کوئی قانونی طور پر نہیں ہے، ہم نے اور اپوزیشن نے روایتی طور پر مل کر طے کیا تھا کہ اتنی کمیٹیوں کے چیئرمین اپوزیشن کے ہوں گے اور باقی گورنمنٹ کے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی طے کیا تھا کہ جو کمیٹیاں ان کو دی جائیں گی ان کے چیئرمین بھی ان کے ہی ہوں گے۔ یہ قانونی طور پر نہیں تھا ۔اگر یہ بہت زیادہ insist کرتے ہیں اور یہ کسی کمیٹی میں شامل نہیں ہونا چاہتے تو ہم گورنمنٹ سائیڈ سے ان کمیٹیوں کو complete کر دیتے ہیں ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ایک چیز میں عرض کر دوں کہ بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کمیٹیوں کا حصہ نہیں بنیں گے جبکہ یہ 95 فیصد حصہ ہیں۔ یہ تمام کمیٹیوں میں آتے ہیں اور تمام میں حاضریاں لگتی ہیں انہوں نے کون سی کمیٹی کا بائیکاٹ کیا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): میں اسمبلی کے ریکارڈ کی بات کرتا ہوں جناب سمیع اللہ نے میرے ساتھ کئی کمیٹیاں attend کی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کمیٹیاں بنی ہی نہیں ہیں، سیکرٹریٹ سے پوچھ لیں کمیٹیاں تو بنی ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! کمیٹیاں بنی تو ہوئی ہیں۔ ہم تو کہہ رہے ہیں کہ آپ کمیٹیاں لے لیں اور چیئرمین بھی اپنے بنالیں۔

جناب سمیع اللہ خان: اگر انہوں نے اپوزیشن لیڈر کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین نہیں بنانا تو اس نالائق اعظم کو بھی step down کریں۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ اب Question Hour شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 5454 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ کے ممبران کی تعداد اور اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

***5454: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ کے ممبران کی تعداد مع نام، پتہ جات اور سرکاری عہدہ بتائیں؟

(ب) اس یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ممبران کو کون کون نامزد کرتا ہے یا ان کا چناؤ کس طریق کار کے تحت کون کرتا ہے یہ آخری مرتبہ کب کتنے عرصہ کے لئے بنایا گیا تھا ان کی اہلیت کیا ہے؟

(ج) موجودہ سنڈیکیٹ کی کتنی میٹنگ ہوئی ہیں کس کس تاریخ کو ہوئی ہیں ان میں کتنے ممبران نے علیٰحدہ علیٰحدہ شمولیت کی تھی؟

(د) سنڈیکیٹ کے پاس کیا کیا اختیارات ہیں اورانہوں نے یونیورسٹی آف ساہیوال میں طلباء و طالبات کے وسیع ترمفاد میں کیا کیااہم فیصلے کئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ساہیوال کے سینڈیکیٹ میں ممبران کی کل تعداد20ہے۔وزیر برائے اعلیٰ تعلیم سنڈیکیٹ کے چیئرپرسن، سیکرٹری محکمہ اعلیٰ تعلیم، محکمہ خزانہ، محکمہ قانون اور پارلیمانی معاملات، چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد اور پنجاب ہائرایجوکیشن کمیشن کے چیئرمین، صوبائی اسمبلی کے دو ممبرز،وائس چانسلر اور رجسٹرار Ex-Officio ممبر ہوتے ہیں۔یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ میں فی الحال پر ووائس چانسلر،پانچ ممتاز شخصیات، دوڈین اور ایک الحاق شدہ کالج کے پرنسپل کی نشست خالی ہے۔ان ممبران کا تقرر تین سال کے لئے کیا جاتا ہے۔ ممتاز شخصیات اورڈین گورنر/چانسلر جبکہ کالج پرنسپل کو حکومت پنجاب نے نامزد کرنا ہوتا ہے۔سنڈیکیٹ کے ممبران سے متعلقہ تفصیلات ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے ممبران کی نامزدگی یونیورسٹی آف ساہیوال ایکٹ2015کی شق نمبر(a)(1)21کے تحت کی جاتی ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یونیورسٹی کا سنڈیکیٹ ابھی بھی فعال ہے آخری مرتبہ تین برس کے لئے پانچ ممتاز شخصیات کی نامزدگی گورنر/چانسلر نے 6ستمبر2017کو کی تھی جس کا نوٹیفکیشن ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم ،پنجاب یونیورسٹی آف ساہیوال کو ہدایت کر چکا ہے کہ اگلے تین برسوں کی نامزدگی کے لئے پینل جمع کروادیاجائے۔ تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ کی اب تک 8میٹنگز مندرجہ ذیل تاریخوں کو منعقد ہوئی ہیں۔

1. 15.2.2018
2. 13.4.2018

.3 08.1.2019

.4 12.7.2019

.5 29.11.2019

.6 27.12.2019

.7 02.3.2019

.8 17.6.2020

متذکرہ بالا میٹنگز میں جن ممبران نے شرکت کی تھی ان کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سنڈیکیٹ کے اختیارات یونیورسٹی آف ساہیوال ایکٹ 2015 کی شق نمبر 22 میں تفصیل سے درج ہیں جو ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یونیورسٹی کے قیام سے لے کر تاحال سنڈیکیٹ میں مختلف انتظامی کمیٹی اور انتظامی دفاتر کی سفارشات پر یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے بجٹ 20-2019 اور 21-2020 کی منظوری دی یونیورسٹی کی ترقی اور طلباء کے وسیع تر مفادات کے لئے گورنمنٹ سے بجٹ خسارہ کی سفارشات کی۔ اس کے علاوہ سنڈیکیٹ نے طالب علموں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ پی ایچ ڈی سند یافتہ اساتذہ کرام کی بھرتی کر کے ساہیوال جیسے شہر میں دنیا بھر کی مختلف یونیورسٹیز سے تجربہ کار ریسرچرز کی خدمات حاصل کیں۔ ساہیوال اور گردونواح کے طالب علموں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی آف ساہیوال ایک مشہور پبلک سیکٹر یونیورسٹی کے طور پر اپنا کردار ادا کر رہی ہے جس سے علاقہ میں والدین اور علاقہ مکینوں کے بچوں کو دور دراز جا کر تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ ممبران کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے اس میں 20 تعداد بتائی ہے۔ جو اس وقت

available ممبران ہیں ان سے کورم پورا نہیں ہوتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سنڈیکیٹ کیسے چل رہا ہے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ یہ کب سے اس طرح ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے مجھے بھی point out کیا تھا کیونکہ پرائیویٹ ممبرز کی recommendation یونیورسٹی دیتی ہے۔ یونیورسٹی نے کچھ لوگوں کو تجویز کیا جس پر honorable member میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ جو لوگ تجویز کئے گئے ہیں وہ eminent نہیں ہیں۔ جب میں نے وہ لسٹ پڑھی تو مجھے بھی لگا کہ اس میں تبدیلی ہونی چاہئے۔ اس وجہ سے یہ ابھی تک complete نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جو ایم پی ایز ہوتے ہیں۔۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پرائیویٹ ممبرز ہی permanent members ہوتے ہیں اور معزز ممبر کو اسی پر اعتراض تھا۔ میں نے ان کے کہنے پر اس لسٹ کو بڑا غور سے دیکھا اور اس کو وائس چانسلر کو بھیجا کہ اس کو review کر کے بھیجیں۔ انہوں نے پندرہ لوگوں کی لسٹ بھیج دی ہے اور ہم نے اس کو آگے forward کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ سنڈیکیٹ میں ایک اپوزیشن کا بھی نمائندہ ہوتا لیکن آپ پرائیویٹ ممبرز کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! وہ تو پورے ہیں لیکن پرائیویٹ ممبرز پورے نہیں ہیں۔ جو معزز ممبر کہہ رہے ہیں وہ بالکل درست ہے کہ ہمیں سنڈیکیٹ کی ایک میٹنگ اس وجہ سے کینسل کرنا پڑی کیونکہ کورم پورا نہیں تھا اور کورم اس لئے پورا نہیں ہوا کہ ایک ممبر جو اپوزیشن پارٹی کے تھے وہ تشریف نہیں لائے۔ جب یہ پرائیویٹ ممبرز وہاں لگ جائیں گے تو اس کے بعد میٹنگ ہو گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! سنڈیکیٹ کے جو پرائیویٹ ممبرز ہیں اللہ معافی دے ساری جگہ پر اسی طرح کا حال ہے۔ ان پرائیویٹ ممبرز کا اتنا برا حال ہے اور ہر وائس چانسلر اپنی مرضی سے پرائیویٹ ممبر لگالیتا ہے۔ پتا نہیں یہ اوپر سے کیسے ہو جاتا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ ہوتا اس طرح سے ہے کہ وائس چانسلر محکمے کو بھیجتا ہے، محکمہ اعتراض کر سکتا ہے جو کہ کرنا چاہئے اور ہم اعتراض کرتے بھی ہیں ---

جناب سپیکر: کوئی اعتراض نہیں کرتا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ eventually گورنر تک جاتا ہے اور سی ایم آفس بھی اس کو scrutinize کرتا ہے۔

جناب سپیکر: یونیورسٹیوں میں جو VCs کر دیتے ہیں اسی طرح ہو جاتا ہے، میں نے خود دیکھا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جو آپ فرما رہے ہیں وہ درست ہے۔ سنڈیکیٹ جس طرح سے constitute ہوتی ہے اور جو پرائیویٹ ممبرز ہوتے ہیں، آپ کی مہربانی سے میں بھی سرگودھا یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کا ممبر ہوں۔ سنڈیکیٹ کا اور ممبران کا اتنا بُرا حال ہے کہ بتایا نہیں جا سکتا۔ جو ممبران سب سے زیادہ VC کی خوشامد کرنے والے ہوتے ہیں اور کمزور ہوتے ہیں ان کو گورنر سے سنڈیکیٹ کا ممبر بنوا دیا جاتا ہے۔ سنڈکیٹ کی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ آپ نے بڑی کمال مہربانی فرمائی اور جو نشاندہی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ تو ہر بات کے ایسے ماہر ہیں کہ آپ کو ہر چیز کا پتا ہوتا ہے۔ یقین کریں کہ سنڈیکیٹ ایک فراڈ ہے اور یہ وائس چانسلر کی اپنی ذاتی کمیٹی ہے۔ اس کا جو دل کرتا ہے وہ کراتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آپ نے مجھے وہاں nominate کروایا ہے اور میں دو اڑھائی سال سے وہاں ہوں۔ میں وہاں لڑ لڑ کر تنگ آ گیا ہوں کیونکہ وہاں division ہوتی ہے اور تمام ممبرز وائس چانسلر کے ہی ہوتے ہیں۔ تمام یونیورسٹیوں کا یہی حال ہے۔ میں گورنمنٹ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ سنڈیکیٹ کمیٹی بنانے کا جو طریقہ ہے اس کو تبدیل کیا جائے۔ وائس چانسلر ہی انکوائری کراتا ہے، وہی انکوائری آفیسر nominate کرتا ہے اور وہی اس کا decision کرتا ہے۔ اس کے ماتحت جتنا عملہ ہے وہ اس کا غلام ہے۔ مجھے پتا ہے کہ انہوں نے دو تین بندوں کو کس طرح سے نکالا ہے۔ ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تین دن غیر حاضر رہے۔ انہیں کہا گیا تھا کہ یہ اس کرسی پر بیٹھیں لیکن یہ وہاں نہیں بیٹھے کسی دوسری کرسی پر بیٹھے تھے اس وجہ سے ان کو dismiss کروا دیا۔ یونیورسٹیوں میں بہت ظلم ہے اور ان کا سسٹم

بہت بے لگام ہے۔ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ یونیورسٹیوں میں وائس چانسلر کی حکومت کتنی بے لگام ہوتی ہے۔ جیسے ہم king کا سنتے تھے کہ king کی جو مرضی ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اسی طرح وائس چانسلر ہر یونیورسٹی کا king ہوتا ہے اور جو اس کا دل چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو اسے بڑا seriously لینا پڑے گا۔ آپ ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ seriously اس لئے لینا پڑے گا کہ کم از کم تین یونیورسٹیز کا تو مجھے خود پتا ہے۔ وہ ایسی hurdles ہیں کہ آپ کوئی صحیح جائز بات اور کوئی جائز کام کرا سکتے ہیں اور نہ ہی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ وہاں پر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا، نہ یونیورسٹی کی credibility میں، نہ یونیورسٹی کے کوئی standard میں، اس کا زیرو فائدہ ہے۔ آپ کو اس سارے نظام میں تھوڑی تبدیلی لانا پڑے گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو عرض کروں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اگر syndicate اس طرح چلنی ہے تو اس کو ختم ہی کر دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اس میں جو elected لوگ ہیں ان کی نمائندگی ہونی چاہئے کیوں نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! وہ ایم پی ایز جو ساتھ ہیں ان کو پتا ہے کہ وہاں سارا ہاؤس ہی وائس چانسلر نے اپنے بندوں کا بنایا ہوا ہے۔ وہ وہاں سے نام لکھتا ہے اور یہاں سے ان ناموں کا notification کرا کے لے جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ساہیوال کا جو یہ ابھی بتا رہے ہیں یہ حال ویسے ساری جگہ پر جاری ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیصل آباد کی دونوں یونیورسٹیوں میں بھی برا حال ہے۔۔۔۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تو آپ نے اپنی یونیورسٹی کے بارے میں بتایا ہے۔ میں On the floor of the House آپ کو بتانا چاہتا ہوں، میں منسٹر صاحب کا ذاتی طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے personal hearing دی، انہوں نے بڑا اچھا مجھے ٹائم دیا۔ ہوا ایسے

نہیں ہے جیسے منسٹر صاحب نے بتایا ہے بلکہ ہوا اس کے adverse ہے۔ میں نے کوئی اپنا وہاں نام نہیں دیا میں نے کہا تھا کہ member of eminence کا مطلب ممتاز شخصیات ہوتا ہے تو وہ لے لیں۔ راجہ صاحب نے ایک دفعہ سمری واپس کی اور اس سسٹم کی ستم ظریفی دیکھیں کہ اس ریاست مدینہ میں وہی سمری دوبارہ بدقسمتی ساہیوال یونیورسٹی کی ایک اور ہے کہ یہاں کا جو وائس چانسلر ہے وہ اوکاڑہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہے اسے ساہیوال یونیورسٹی کا look after charge دیا گیا ہے۔ وہ ہماری قسمت کا فیصلہ کر رہا ہے اس میں ہارے ہوئے لوگ ہیں جو پولیٹیکل چیئرمین نہیں ہو سکے وہ members of eminence میں ڈالے جا رہے ہیں۔ ان کو کوئی بندہ پرنسپل نہیں ملا، گورنمنٹ کالج کے 17 گریڈ کی ایک لیکچرار کو ڈال دیا گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے چھ اسسٹنٹ پروفیسرز کو ڈال دیا گیا ہے۔ ان کو member of eminence ساہیوال سے کوئی ملا نہیں؟ یہ میری جدوجہد کوئی میرے اپنے نام کے لئے نہیں ہے، یہ VC جس کو look after charge دیا گیا تھا، آپ آج لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ کا ریکارڈ منگوالیں کہ وہاں سے direction ہو چکی ہے کہ یہ بدترین VC ہے۔ اس نے وہاں پر کوئی انتظامی معاملات میں داخل اندازی کی تو ہائی کورٹ نے اس کے سارے آرڈر کو set-aside کیا ہے اور وہ syndicate بنا رہا ہے۔ Syndicate بھی وہ ہے جو پولیٹیکل اور ہارے لوگوں پر مشتمل ہے اور لاہور کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ میری humble suggestion ہے کہ میرے سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ منسٹر صاحب! آپ وہاں نیا وائس چانسلر نہیں لگا رہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں سب جواب دے دوں گا۔ پہلی جو چیز سمجھنا ضروری ہے اور آپ نے بالکل ٹھیک identify کی کہ وائس چانسلر کچھ یونیورسٹیز میں بادشاہ بنے ہوئے ہیں، وہ کسی کی نہ سنتے ہیں اور وہاں پر ہر طرح کی problems ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں issue یہ ہے کہ تین مختلف قسم کی legislations میں یونیورسٹیز کو divide کر سکتے ہیں۔ ایک وہ جو انگریز دور میں تھی اور پھر ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں بنیں۔ اس کے بعد سیکنڈ فیز وہ تھا جو آپ کے دور میں یونیورسٹیز بنیں اور ان کی legislation کا

سٹائل تھوڑا different تھا اور پھر آخری وہ ہیں جو گزشتہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں شروع ہوئیں اور ابھی تک جاری ہیں ان کے چارٹر میں تھوڑا فرق ہے۔ ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ جو آخری والی ہیں اس میں منسٹر syndicate کا ہیڈ ہوتا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں جو کوئی میٹنگ attend کرتا ہوں، اگر کوئی اسمبلی کا بزنس آجائے تو اس میں جب عام طور پر منسٹر جاتا ہے تو پھر سرکاری محکمے کے سینئرز افسران بھی آجاتے ہیں تو اس میں ہم کوشش کرتے ہیں کہ کوئی غلط کام نہ ہونے دیا جائے اور میں بڑے یقین سے آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ بالکل نہیں ہوتا اور آپ چیک بھی کر سکتے ہیں۔ جن یونیورسٹیز کا آپ ذکر کر رہے ہیں یہ وہ ہیں جو سیکنڈ یا first فیز کی ہیں ان کے وائس چانسلر واقعی بہت زیادہ بااختیار ہیں۔ جب ان کے اختیار کو چھیڑنے کے لئے کوئی legislations کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو لوگ سڑکوں پر آجاتے ہیں اور اس کو politicize کر دیتے ہیں کسی بھی دور میں، ان کے دور میں ہو تو ظاہر ہے کہ اپوزیشن ہم ہوتے ہیں تو ہم ساتھ کھڑے ہو جائیں گے اور ہمارے دور میں ہو گی تو یہ ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر آپ یہ direction دیں اور یہ ایوان مل کر فیصلہ کرے تو ہمیں ایسی legislation کرنی ہے تو اس میں پھر اپوزیشن بھی فیصلہ کرے کہ انہوں نے سڑک پر نہیں آنا تو اس کو change کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات تو صرف اتنی ہو رہی ہے کہ آپ کئی یونیورسٹیز میں وائس چانسلر کیوں نہیں لگا رہے؟ آپ وائس چانسلرز لگائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں اس بات کا جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہیں problem یہ ہے کہ جو اوکاڑہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر جس کے پاس ساہیوال یونیورسٹی میں کا look after charge ہے وہ خراب کر رہا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں، عرض یہ ہے کہ ہم تقریباً 17 وائس چانسلر already appoint کر چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جہاں تک آپ کے خود جانے کا سوال ہے تو دیکھیں پبلک سیکٹر میں گورنمنٹ کی کتنی یونیورسٹیز ہیں؟

وزیر ہائر ایجو کیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ابھی اس وقت کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ صرف ساہیوال یونیورسٹی کا جو وائس چانسلر ہے وہ استعفیٰ دے کر چلا گیا ہے کیونکہ COVID میں Canada گئے تھے اور ان کی فیملی نے ان کو واپس نہیں آنے دیا تو انہوں نے resign کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ position vacant ہوگئی ہے اور یہ پوسٹ next week advertisement میں جانی والی ہے۔ ہم نے فیصلہ یہ کیا تھا کہ کسی اور یونیورسٹی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کسی اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو دیکھ لیں۔

وزیر ہائر ایجو کیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ جو اوکاڑہ یونیورسٹی کے VC ہیں جن کو ہم نے چارج دیا تھا جس پر وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے خلاف charges ہیں تو ہم اس وائس چانسلر کو change کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرا سوال pending فرمادیں۔ یہ لاہور سے کوئی اپنی مرضی اور ذمہ داری سے VC لے آئیں۔۔۔

وزیر ہائر ایجو کیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر کم از کم اس کا جواب تو سن لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! ایک اور چیز ہے۔ آپ بات سنیں، یہ تو آپ کے محکمے کا کام ہے۔ اب یہ ایسے بیٹھے رہیں گے کہ جب اشتہار دیں گے، وہ کہیں گے کہ اچھا جی اشتہار ہو گیا ہے تو آپ کے پاس اس دوران اختیار نہیں ہے کہ آپ کسی کو temporary وائس چانسلر لگا دیں۔

وزیر ہائر ایجو کیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! temporary VC بھی انہی کو لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو اوکاڑہ یونیورسٹی کا ہے۔

وزیر ہائر ایجو کیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ چانسلر صاحب نے فیصلہ یہ کیا تھا کہ جب آپ نے یونیورسٹی کوئی نیا VC لگانا ہے تو already جو selected VC ہیں جو کسی معیار پر کسی یونیورسٹی میں لگے ہیں تو ان میں سے تین نام بھیجے جائیں تو اس میں سے پھر ایک کی selection چانسلر آفس کرتا ہے۔ اب ساہیوال یونیورسٹی کے جو قریب ترین تین VC تھے تو ہم نے ایڈیشنل چارج کے لئے ان تین کے نام recommend کر کے بھیجے ہیں۔ اس

میں سے انہوں نے اوکاڑہ یونیورسٹی کے VC کو select کیا۔ اگر کوئی observation ہے تو ٹھیک ہے۔ ہمیں تو اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اب تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ تبدیل کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، جب مسئلہ حل ہو گیا تو اب آگے بھی چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس VC کو چارج دیا گیا ہے جو look after پر آیا ہے جس نے نگرانی کرنی تھی جو اوکاڑہ یونیورسٹی کو دیکھ رہا ہے وہ ساہیوال یونیورسٹی کا نگران ہے وہ آج پوری syndicate لگا رہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Syndicate بعد میں بنتا ہے پہلے وائس چانسلر کا مسئلہ تو حل ہو جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اصل میں problem یہ ہے اور آپ mind نہ کیجئے گا کہ The Minister is very competent and brilliant ان کا fault نہیں ہے جو ہمارے پنجاب کا چانسلر ہے جو کہ میرے خیال میں گورنر صاحب ہیں [********************]

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بات ہی یہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو! نہیں، اس طرح اچھا نہیں لگتا۔ گورنر صاحب کے بارے میں ویسے بھی آپ نہیں کہہ سکتے۔ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس طرح سارے ساہیوال یونیورسٹی اور پنجاب دے VCs دے حوالے نال گل ہوئی اے۔ میرا ڈویژن وی فیصل آباد اے تے اسانوں دو یونیورسٹیاں ایگریکلچر یونیورسٹی اور جی سی یونیورسٹی لگدیاں نیں۔ پچھے اوتھے کوئی کلاس فور دیاں بھرتیاں ہویاں نیں۔ اگر اُناں دا ریکارڈ وزیر صاحب خود منگوا کے ویکھ لین۔ ماسوائے فیصل آباد، اوہ یونیورسٹیاں ساڈیاں وی نیں۔ میرے چنیوٹ وچ وی جی سی یونیورسٹی دا کیمپس اے۔ میرے حلقے دے لوگ اس یونیورسٹی وچ work charge اور daily wages تے کام کر دے سَن۔ اُناں نُوں فارغ کر کے، sir فیصل آباد دے جیڑھے لوگ نیں، syndicate وچ ساڈے ممبر نیں۔ میں چیئر نوں عرض کر رہیا ہاں کہ اگر اُوہ یونیورسٹی دے spelling دس دیون تے میں من لواں گا۔ اُنہاں اپنے کلاس فور دے بندے رکھوا کے میرے حلقے، میرے ضلع دے لوگاں نوں بے روزگار کر دتا اے۔ سمجھ توں باہر اے جدوں وی کسے جگہ بھرتی ہوندی اے، اسیں وی شہری ہاں، ساڈے وی rights نیں، سانوں ووٹ دین والیاں نوں وی نوکری چاہیدی اے، ڈویلپمنٹ چاہیدی اے، منسٹر صاحب اُنہاں یونیورسٹیاں دا ریکارڈ منگوا کے دیکھ لیون کہ میرے حلقے دے لوگاں نو کڈیا گیا اے، اُنہاں دی جگہ تے نویں بھرتی کر دتی گئی اے کیوں؟ اگر ایس قسم دے کم VC اور syndicate کر رہی اے تے اُہندے تے ایکشن نیں ہونا چاہیدا؟ حکومت وقت جہیڑی اے اُسدے لئی تے سارے بچیاں دی طرح نیں، حکومت ماں ہندی اے، اے پہلی ماں ویکھی اے جیہڑی اک پُتر دے منہ وچوں روٹی کھوہ کے دُوجے دے منہ وچ پائی جاندی اے، ونڈ کے دے دیو سانوں تھوڑی دے دیو سوکھی دے دیو، باسی دے دیو، سانوں وی دیو ساڈے کولوں تُسیں نوکریاں وی کھوئی جاندے اُو، پھر جگا وی لیندے جے، جزیہ وی لیندے جے، ٹیکس وی لیندے جے بے شرمی تے ہٹ دھرمی دی حد ہندی اے۔ میں توقع کرنا کہ وزیر صاحب میری ایس گزارش تے inquiry کرن گے اور ہاؤس وچ report دین گے شکریہ۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر سید حسن مرتضیٰ exactly بتا دیں کیونکہ ایگری کلچر یونیورسٹی محکمہ زراعت کے under ہے اگر کوئی معاملہ particular Higher Education Department سے متعلق ہے تو مجھے بتا دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب گھٹ لبھدے نیں میں انہاں کول بندا وی بھیج دیاں گا جس نے پنج سال اُوتھے نوکری کیتی اے۔ اور انہاں بھرتیاں توں دو مہینے پہلے اُس نوں نوکری توں کڈ کے نئی بھرتیاں کر لیاں نیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ یہ معاملہ written میں میرے پاس بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ منسٹر صاحب کے پاس اس شخص کو بھیج دیں۔ اب یہ سوال ختم ہو گیا ہے اگلا سوال نمبر 5818 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5821 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5894 جناب بلال اکبر خان کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6042 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6100 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جی، جناب محمد طاہر پرویز اپنا سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4531 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4531: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو سال18-2017، 19-2018 اور20-2019 میں کتنا فنڈ ملا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) کیا ان یونیورسٹی کی بلڈنگ ان سالوں کے دوران تعمیر ہوئی ہے تو ان کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان یونیورسٹیز کی بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) GCUF کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال18-2017, 19-2018 اور20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی فنڈز	ترقیاتی غیر فنڈز	کوسٹ سنٹر	مالی سال
Nill	13.505	FQ4004	2017-18
Nill	45.364	FQ4004	2018-19
Nill	35.328	FQ4004	2019-20

GCUF کو ملنے والی غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

GCWU کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال18-2017, 19-2018 اور20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز	کوسٹ سنٹر	مالی سال
Nill	158.078	LQ4790	2017-18
Nill	194.820	LQ4790	2018-19
Nill	173.094	LQ4790	2019-20

GCWU کو ملنے والے غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کی مالی سال 18-2017 اور19-2018 میں ترقیاتی کاموں اور ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹیوں کے تمام فنڈز کا باقاعدگی سے آڈٹ کیا جاتا ہے جو کہ حکومت کے متعلقہ محکمہ کے متعین کردہ آڈٹ افسران کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان دونوں یونیورسٹیوں کے فنڈز کا آڈٹ برائے مالی سال 18-2017 اور 19-2018 ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا ان یونیورسٹیز کی بلڈنگ ان سالوں کے دوران تعمیر ہوئی ہے تو ان کی تفصیل دی جائے۔ تو اس کی تفصیل میں جو مجھے annexure دیئے گئے ہیں اُس میں کچھ سکیمیں، کچھ blocks۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اس کی تفصیل ساتھ نہیں لگی ہوئی؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! تفصیل ساتھ لگی ہوئی ہے اُسی کا ذکر کرنا چاہ رہا ہوں کہ کچھ blocks کا کام ابھی تک جاری ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ کام کب سے جاری ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! یہ کام کون سے blocks کا جاری ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ڈی ایس بلاک، فاطمہ بلاک اور آمنہ بلاک۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ان کا جو سوال ہے technically تو یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ سوال میں انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ کام کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا۔ VCs کو funding ہائر ایجوکیشن کمیشن کرتا ہے یہ فیڈرل محکمہ ہے۔ جو سکیمز پنجاب کی ہیں اُن کی detail تو میں ابھی ڈیپارٹمنٹ سے لے سکتا ہوں۔ اگر معزز ممبر fresh question پوچھ لیں جس میں exact پوچھ لیتے کہ یہ سکیم کب شروع ہوئی ہے اور کب ختم ہونی ہے تو ہم VC سے منگوا لیتے۔

جناب سپیکر: وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں! ہم اس سوال کو pending کر لیتے ہیں آپ اس کی detail پتہ کر کے اگلی دفعہ بتا دیں۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا ہی ہے آپ سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5526 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (بوائز اور خواتین) فیصل آباد میں تعینات رجسٹرار سے متعلقہ تفصیلات

*5526: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (بوائز) اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں تعینات رجسٹرار کون کون سے افسران ہیں ان کے نام، تعلیم، تجربہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) ان کو مالی سال 20-2019 کے دوران کتنی رقم T.A/D.A کی مد میں ادا کی گئی؟

(د) ان کو کون کون سی ماڈل کی سرکاری گاڑیاں میسر ہیں ان گاڑیوں کے 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات ڈیزل اور مرمت کے بتائیں؟

(ہ) کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر انکوائری چل رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد میں فی الوقت غلام غوث صاحب بطور رجسٹرار (ایڈیشنل چارج) کام کر رہے ہیں۔ ان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

تعلیم: ایم فل (تاریخ)

تجربہ: تقریباً 32 سال کا تدریسی و انتظامی

گریڈ: بی-پی-ایس 19

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد میں راحت افزا، ایسوسی ایٹ پروفیسر (BPS-19)، چیئرپرسن شعبہ انگریزی کو سنڈیکیٹ نے رجسٹرار کا ایڈیشنل چارج دیا ہے۔ ان کی تعلیم ایم۔اے انگریزی ہے جو تدریسی اور انتظامی امور کا وسیع تجربہ رکھتی ہے۔

(ب) **گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد:**

متعلقہ سٹیچوٹری باڈیز کی منظوری کے مطابق رجسٹرار صاحب درج ذیل سہولیات کے مستحق ہیں:

1۔ سرکاری گاڑی مع پٹرول (200 لیٹر تک ماہانہ)

2۔ موبائل فون (4،000 روپے ماہانہ)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد:

1۔ فی مہینہ فیول الاؤنس 10000 روپے

2۔ فی مہینہ موبائل 5000 روپے

(ج) **گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد:**

رجسٹرار صاحب کو 20-2019 کے دوران مبلغ -/14،760 روپے (چودہ ہزار سات سو ساٹھ روپے) TA/DA کی مد میں دیئے گئے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد:

مبلغ -/112240 روپے

(د) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں قوانین کے مطابق رجسٹرار صاحب کو ایک وقت میں سرکاری طور پر ایک ہی گاڑی الاٹ ہوتی ہے اور ان کے زیر استعمال وہی ایک گاڑی رہتی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ 18-2017 میں ان کے زیر استعمال کلٹس ماڈل 2008 اور بعد ازاں کلٹس ماڈل 2018 رہی۔ جبکہ ستمبر 2018 میں انہیں سوزوکی سوئفٹ ماڈل 2018 الاٹ کر دی گئی۔ اس دوران کسی بھی گاڑی کی مرمت کی مد میں کوئی خرچہ نہیں ہوا، جبکہ تقریباً ہر 3،500 کلومیٹر کے بعد موبل آئل کی تبدیلی کی گئی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال 18-2017 میں اخراجات: 8،000 روپے

مالی سال 19-2018 میں اخراجات: 8،000 روپے

مالی سال 2019-20 میں اخراجات: 8،000 روپے

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد:

رجسٹرار کے زیر استعمال کلٹس 2015 ماڈل رہی ہے جو صرف Pick & Drop کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ رجسٹرار کے لئے الگ کوئی گاڑی مختص نہیں تھی اور اُنہیں جنرل ٹرانسپورٹ پُول سے ہی Pick & Drop کی سہولت دی گئی اس لئے مرمت یا پٹرول کا خرچہ الگ سے متعین نہیں ہو سکتا۔

(ہ) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد میں جن ملازمین کے خلاف انکوائری چل رہی ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے ایک گزارش آپ کی خدمت میں کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال پہلے بھی discuss on the floor of the House ہو چکا ہے اور چیئر کی طرف سے یہ direction جاری کی گئی تھی کہ یونیورسٹیز کے statutes کو بنایا جائے تا کہ وہاں پر جو رجسٹرار ہیں یا اسسٹنٹ پروفیسرز ہیں یا پروفیسرز ہیں اُن کو تعینات کیا جا سکے۔ پچھلے اجلاس میں بھی منسٹر صاحب نے یہاں ہاؤس میں یہ commit کیا تھا کہ اب جو ہماری next میٹنگ آئے گی، next اجلاس آئے گا میں یہ کام کروا کر ہاؤس کو بتاؤں گا لیکن آج تک میری معلومات کے مطابق وہ بات کسی صورت بھی پوری نہ ہوئی ہے۔ آج بھی پھر مجھے یہی سوال دہرانا پڑ رہا ہے کہ GC University for Women جس کے منسٹر موصوف syndicate کے چیئرمین بھی ہیں وہاں پر syndicate کے اندر ایک فیصلہ ہوتا ہے وہاں پر ایک رجسٹرار کو تعینات کیا جاتا ہے اور اس کی تعیناتی پھر روک دی جاتی ہے وہ اس لئے روک دی جاتی ہے کہ وہاں پر اپنے منظور نظر افراد کو چارج دیا جاتا ہے جو کہ اب تک وہاں پر وہ محترمہ تعینات ہیں۔ مجھے منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کیونکہ انہوں نے مجھے یہ کہا تھا کہ میں syndicate کی میٹنگ خود لوں گا، مدینہ ٹاؤن یونیورسٹی فیصل آباد میں خود آؤں گا، وہاں پر جو بھی مسئلہ ہو گا انشاءاللہ شام تک ہم حل کر کے اُٹھیں گے لیکن آج تک وہ مسئلہ جوں کا توں ہے اور اسی پر پھر میں

نے یہ سوال نمبر 5526 کیا ہے اور میں نے پوچھا ہے کہ رجسٹرار کون تعینات ہیں؟ یہاں پر پھر اُسی ڈھٹائی سے یہ جواب دیا گیا کہ وہاں پر ہم نے عارضی طور پر چارج دیا ہے کیا اُس یونیورسٹی کے اندر، کیا فیصل آباد کے اندر کوئی قابل بندہ نہیں ہے جس کو رجسٹرار بنایا جا سکے؟ یہ پچھلے دو سے تین سال سے وہاں پر temporary بندوں کو لگایا جا رہا اتنی اہم پوسٹ ہے اور اتنی اہم یونیورسٹی ہے وہاں پر ہماری بیٹیوں کا مستقبل ہے اور یہ منسٹر صاحب کی طرف سے بار بار اس طرح کا جواب آنا میں سمجھتا ہوں یہ غیر مناسب ہے۔ چیئر آج مجھے حکم کریں میں Privilege Motion لے آتا ہوں، کیونکہ منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ بات commit کی تھی کہ اگلے اجلاس تک ہم تعیناتی کریں گے، وہاں پر مستقل رجسٹرار لگائیں گے تو آج تک وہ رجسٹرار کیوں نہیں لگایا گیا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں کیونکہ پنجاب میں ایک بہت بڑی تعداد میں یونیورسٹیز ایسی تھیں جن کے statutes نہیں بنے ہوئے تھے۔ آپ کے دور کے بعد جتنی بھی یونیورسٹیز بنیں اُن میں کسی کے statutes نہیں تھے اور جب ہماری گورنمنٹ آئی تو ہمیں یہ problems آئیں کیونکہ میں syndicate چیئر کرتا ہوں تو اُس میں یہی مسئلہ آ رہا تھا کہ تعیناتی ممکن نہیں ہے statutes کیوں نہیں بنتے کہ ہم تعیناتی کے لئے لکھ کر بھیجتے ہیں Law Department واپس بھیج دیتا ہے تو Law Department سے پوچھا گیا آپ اسے کیوں واپس بھیجتے ہیں تو وہ کہتے ہیں flawed ہے اور یونیورسٹی کو کہتے تھے کہ flawed کیوں بناتے ہو تو وہ کہتے ہیں capacity نہیں ہے تو ایک catch-22 تھا۔ میں نے اس کا حل نکالا گورنر صاحب سے یہ request کی کہ آپ ایک high level committee constitute کریں اور تمام اٹھارہ یونیورسٹیز کے statutes ان تمام محکموں کو ایک table پر بٹھا کر بنواتے ہیں تو وہ ہم نے تمام یونیورسٹیز کے statutes بنوا دیئے پھر اُس کا process ہوتا ہے کہ جب statutes بن جاتے ہیں تو اُن کو syndicate سے approve کروانے کے بعد Finance Department, Law Department or Cabinet Committee on Legislative Business اور گورنر تک approve کروانا پڑتا ہے۔ جس یونیورسٹی کی معزز ممبر بات کر رہے ہیں اس کے statutes بن گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محمد طاہر پرویز صاحب! معاف کرنا آپ کی پارٹی کے دس سال میں آپ نے ہر ایسا کام کیا ہے کہ یونیورسٹیز کے اتنے hurdles create کئے ہیں۔ میں نے اپنے دور میں یہ سارے bottlenecks ختم کر دیئے تھے اور کوئی ضرورت ہی نہیں تھی جو جو آپ کی حکومت نے کام کئے یہاں ایچ ای سی کے بنانے کا کیا تک ہے؟ یہ ایسا ادارہ ہے جو ان یونیورسٹیز کو کام نہیں کرنے دیتا، ان کو چلنے ہی نہیں دیتا، یہ جو ایچ ای سی پنجاب میں بنا ہوا ہے یہ صرف معتبری کے لئے بنایا گیا تھا اس کا اور کوئی کام نہیں تھا۔ آپ کے دور میں جو یونیورسٹیز بنیں ہیں یہ سارے مسائل ان میں ہیں کیونکہ وہاں idea یہ تھا کہ یہ بھی نہیں ہونے دینا؛ یہ بھی نہیں ہونے دینا؛ یہ بھی نہیں ہونے دینا تو اگر اس یونیورسٹی کو proper طریقے سے چلنے ہی نہیں دینا تھا تو اس یونیورسٹی کا فائدہ ہی کیا، کیوں پھر یہ یونیورسٹی بنائی گئی تھی؟ اب آپ اس یونیورسٹی کا کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ اب تو رونا ہی ہے جو کہ ہم سب اور آپ بھی رو رہے ہیں اور منسٹر صاحب بھی اس کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں compliance دے دوں جیسا کہ معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ ہم نے commitment دی تھی تو اس حوالے سے statutes بھی بن گئے ہیں تو ہم اسی وقت یہ statutes بنا کر approval کے لئے بھیج چکے تھے، process میں دیر ضرور لگتی ہے لیکن اب انہوں نے ان positions کے لئے advertise بھی کر دیا ہے۔ ہمارے محکمے کا delay کرنے کے حوالے سے بہت چھوٹا سا role ہوتا ہے، ہر محکمے میں جا کر کام رکتا ہے۔ یہ جو رولز آف بزنس ہیں یہ میں نے تو نہیں بنائے لہٰذا اس وجہ سے کچھ دیر لگی ہے اب چونکہ تمام statutes بن چکے ہیں اور positions advertised ہیں اور ان کے انٹرویوز بھی کچھ دنوں میں ہو جائیں گے۔ میں assume کر رہا ہوں کہ جس رجسٹرار پر ان کو اعتراض تھا وہ بھی change ہو گئی ہیں۔ ابھی مجھے بھی کچھ دیر پہلے معلوم ہوا ہے کہ وائس چانسلر نے temporary طور پر محترمہ ظل ہما کو رجسٹرار تعینات کیا ہے ان محترمہ پر اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو یہ written دے دیں اگر ان کو merits کے خلاف عارضی چارج دیا گیا ہے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں لیکن اس طرح زبانی تو ہر کسی پر اعتراض ہو سکتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ یہ سوال پہلے بھی discuss ہو چکا ہے اور میں اس معزز ایوان کا وقت ضائع کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں منسٹر صاحب کو ایسے ہی criticize کرنا چاہتا ہوں۔ اصل ایشو یہ ہے کہ ایک رجسٹرار منسٹر صاحب کی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں approve کیا جاتا ہے اس رجسٹرار کی qualification بھی پوری ہوتی ہے اور سنڈیکیٹ کمیٹی کے ممبران اس رجسٹرار کو approve کرتے ہیں لیکن آج تک اس رجسٹرار کو چارج نہیں دیا گیا۔ میری تو صرف اتنی گزارش ہے کہ پہلے تو آپ سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں اس حوالے سے فیصلہ ہی نہ کرتے لیکن اگر آپ نے فیصلہ کر لیا تھا تو پھر اس فیصلے پر آپ نے implement کیوں نہیں کروایا؟ سنڈیکیٹ کمیٹی کا یہ فیصلہ ہے اور میری یہ گزارش ہے کہ میرا یہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہاں سے میں اصل documents لا کر کمیٹی کے سامنے پیش کر سکوں کیونکہ جس طرح وہاں یونیورسٹی میں مذاق اڑایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میرے خیال میں ایک چھوٹی سی کمیٹی بنا دیں اور معزز ممبر سے آپ تمام documents لے لیں اور ان کو دیکھ لیں۔ اگر یہ ایک issue point out کر رہے ہیں تو یہ یونیورسٹی کی بہتری کے لئے ہی کر رہے ہیں تو آپ ایک کمیٹی بنا کر یہ تمام کوائف دیکھ لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو ہاؤس کی سپیشل کمیٹی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اب ہاؤس کی کوئی کمیٹی نہیں بنی بلکہ ایک کمیٹی بناتے ہیں جو کہ صرف آپ کے اس ایشو کے حوالے سے ہی کام کرے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ لہٰذا ان کے سوال نمبر 6092 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 6099 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 6101 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6256 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حمایت اسلام لاء کالج میں 5 سالہ لاء پروگرام کے داخلوں میں سیٹوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6256: جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی نے 5 سالہ ایل ایل بی پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت ایف اے رکھی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حمایت اسلام لاء کالج چوک یتیم خانہ لاہور نے 5 سالہ ایل ایل بی پروگرام شروع کیا ہے داخلہ کے لئے ان کا کیا معیار ہے 5 سالہ ایل ایل بی پروگرام کی اجازت کن سے حاصل کی ہے نوٹیفکیشن / اجازت کی کاپی فراہم کی جائے؟

(د) حمایت اسلام لاء کالج کس یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہے اور یہ الحاق کب ہوا نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیا مذکورہ کالج میں داخلے مکمل ہو گئے ہیں داخلوں کا اشتہار کب اور کس اخبار میں دیا گیا فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ کیا تھی کتنے فارم جمع ہوئے کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنے محروم رہے، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(و) مذکورہ کالج میں یونیورسٹی کی طرف سے کتنی کم و بیش داخلہ کی سیٹیں دی گئی ہیں اور کیا اتنے ہی سٹوڈنٹ داخل ہوئے ہیں؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایف اے کا رزلٹ ابھی اعلان ہوا نہیں تھا داخلے مکمل کر لئے گئے ان داخلوں کے لئے اشتہار کب دیا گیا ہے اور اس پر اسس کے لئے کتنے دن طلبہ کو دیئے گئے ہیں اور کتنے پراسپکٹس فروخت ہوئے اشتہار کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ح) کیا کالج کی عمارت میں طلبہ کے لئے بنیادی سہولیات میسر ہیں لیکچرار کتنے ہیں کتنی تنخواہ فی لیکچرار لیتا ہے ان کی تفصیل مع نام تعلیمی قابلیت مع ڈگری کی نقل فراہم فرمائیں؟

(ط) اس کے پرنسپل اور داخلہ کمیٹی کے ممبران کے نام مع عہدہ بتائیں۔؟

(ی) 5 سالہ پروگرام میں کتنی فیس سالانہ / ماہانہ وصول کی جائے گی اس کی تفصیل بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کی روشنی میں پنجاب یونیورسٹی نے ایل ایل بی تین سالہ پروگرام ختم کرتے ہوئے (ایل ایل بی) 05 سالہ پروگرام کا آغاز کیا۔

(ب) درست ہے ایل ایل بی 05 سالہ پروگرام میں داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت انٹر میڈیٹ کم از کم سیکنڈ ڈویژن مع (LAT) میں کم از کم (50 فیصد) نمبر ہونے ضروری ہیں۔

(ج) درست ہے کہ کالج ہذا نے ایل ایل بی 5 سالہ پروگرام پنجاب یونیورسٹی کی ہدایت کے مطابق شروع کیا ہے جس کی اجازت محکمہ تعلیم پنجاب اور پنجاب یونیورسٹی الحاق کمیٹی نے صادر کی ہے جہاں تک داخلے کے معیار کا تعلق ہے پہلے سوال (ب) میں دے دیا گیا ہے۔ یونیورسٹی سے الحاق کے خط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کالج ہذا کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے ہے پہلی مرتبہ الحاق 1969 میں ہوا تھا ازاں بعد 1988 میں دوبارہ الحاق لیا گیا تھا۔ یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ اب پنجاب یونیورسٹی الحاق کمیٹی کالج کا باقاعدہ معائنہ کرکے الحاق میں سالانہ بنیادوں پر توسیع کر دیتی ہے۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی نے پانچ سالہ ایل ایل بی پروگرام میں داخلہ کی تعداد صرف 100 مقرر کی ہے کوئی بھی لاء کالج مقرر تعداد سے ایک بھی زائد طالب علم کا داخلہ نہیں کر سکتا۔ کالج ہذا کی ایک شاندار تاریخ اور ساکھ ہے نیز فیس کم ہونے کی بناء پر طالب علم پہلے سے ہی مسلسل رابطہ کر رہے تھے چنانچہ جونہی پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے داخلہ کی اجازت دی گئی تو کالج کے اطراف میں داخلہ شروع ہونے کے بینرز لگا دیئے گئے تھے اور چند ہی دنوں میں داخلے مکمل ہو گئے۔

(و) پنجاب یونیورسٹی نے تمام کالجز کی ان ٹیک تعداد صرف 100 مقرر کی ہے۔ کوئی بھی لاء کالج مقرر تعداد سے ایک بھی زائد داخلہ نہیں کر سکتا۔

(ز) یہ بات درست نہیں ہے۔ کالج میں رزلٹ آنے کے بعد داخلے کئے گئے تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ نشستوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے مقابلہ بہت سخت تھا یونیورسٹی قواعد وضوابط کے مطابق گزشتہ دو سال میں انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کرنے والے بھی داخلہ لینے کے اہل ہیں چنانچہ گزشتہ دو سالوں کے کچھ طلباء و طالبات کالج

کے ساتھ رابطے میں تھے لیکن داخلہ اسی وقت کیا گیا جب یونیورسٹی کی طرف سے اجازت دی گئی۔ کل 151 پراسپیکٹس فروخت کئے گئے جس میں سے 100 طلبہ کے رجوع کرنے پر ان کا داخلہ کیا گیا۔

(ح) تمام بنیادی سہولیات کالج میں طلبہ کے لئے میسر ہیں۔ مستقل لیکچرار کی تعداد (14) ہے جن کی تنخواہ (40,331) روپے سے شروع ہو کر (58,096) روپے ماہوار ہے۔ تعلیمی اسناد کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ط) چودھری محمد نواز پرنسپل، چودھری اعظم خورشید اور خدیجہ شان لیکچرار ممبران داخلہ کمیٹی ہیں۔

(ی) کالج کی سالانہ فیس ایک لاکھ وصول کی جاتی ہے جو دو اقساط میں وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے ۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 6373 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6548 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گرلز و بوائز کالجز کی تعداد نیز پرنسپل کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6548: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے کالجز کے پرنسپل کام کر رہے ہیں اور کتنے کالجز میں پرنسپل کی سیٹیں کب سے خالی ہیں اور پرنسپل کی سیٹیں خالی ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالجز میں پرنسپل کے عہدے کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے آن لائن کلاسز کے انعقاد میں مشکلات کا سامنا ہے، انتظامی مسائل میں اضافہ ہونے لگا ہے اور آن لائن کلاسز بدانتظامی کا شکار ہیں؟

(د) کیا حکومت ان کالجز میں پرنسپل کی خالی سیٹوں پر تقرریاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور میں 35 گرلز، 24 بوائز اور 2 خود مختار ادارے چل رہے ہیں، (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) 1۔ گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور 24.12.2019
2۔ گورنمنٹ ایم اے او کالج لاہور 14.10.2020
3۔ گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور 14.04.2020
4۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج بوائز لاہور کینٹ 02.12.2020
5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلبرگ لاہور 23.08.2019
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بلال گنج لاہور 01.06.2018
7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین شالیمار ٹاؤن لاہور 01.04.2020
8۔ گورنمنٹ فاطمہ جناح کالج برائے خواتین چونا منڈی لاہور 09.03.2020
9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مانگا منڈی لاہور Newly established college
10۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین گلشن راوی لاہور 31.12.2020
11۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مصطفیٰ آباد لاہور 13.09.2020
12۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 25.06.2018
13۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس ٹاؤن شپ لاہور 19.11.2020
14۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور 12.04.2016
15۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین رکھ چھبیل، مناواں لاہور 27.02.20201

Vacant due to retirement of regular principals

(ج) جی نہیں، آن لائن کلاسز کا اجراء باقاعدگی سے جاری ہے اور جہاں ریگولر پرنسپل موجود نہیں ہیں اُن کالجز میں most senior اساتذہ کو DDO چارج دیا گیا ہے اور وہ آن

لائن کلاسز اور انتظامی امور کو بخوبی انجام دے رہے ہیں۔اس ڈائریکٹوریٹ نے دسمبر اور جنوری میں تمام سرکاری کالجز کے پرنسپلز اور فوکل پرسنز کو اس ضمن میں تربیت دی ہے جنہوں نے آگے اپنے کالجز میں تمام اساتذہ کو انفرادی طور پر تربیت دی ہے۔

(د) محکمہ تعلیم پرنسپل کی خالی سیٹوں پر انٹرویوز کا سلسلہ جاری ہے اور جلد ہی ان خالی سیٹوں پر تقرریاں کر دی جائیں گی۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ لاہور کے تقریباً 15 ایسے کالجز ہیں جہاں پر ابھی تک پرنسپلز تعینات نہیں کئے گئے۔ آپ دیکھیں کہ 2018 اور 2019 سے وہاں پر پرنسپلز تعینات نہیں کئے گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے جیسا کہ معزز منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ ابھی کرونا وائرس کی وجہ سے آن لائن کلاسز جاری ہیں اور ٹیچرز آن لائن کلاسز لے رہی ہیں تو مجھے بتائیں کہ اگر کسی کالج میں پرنسپل ہی نہیں تو ٹیچرز کی کارکردگی کون check کر رہا ہے، اور کب تک ان 15 کالجز میں پرنسپلز تعینات کر دیئے جائیں گے اور محکمہ یہ جواب نہ دے کہ جلد ہی بھرتی مکمل کر لی جائے بلکہ I need proper answer on this question.

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! محترمہ نے بالکل درست سوال کیا ہے کیونکہ بہت سارے کالجز میں ابھی تک پرنسپلز تعینات نہیں کئے گئے تو میں نے اس پر نوٹس بھی لیا ہے حالانکہ ہم 300 سے زائد پرنسپلز تعینات کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود بہت سارے کالجز میں ابھی تک permanent principals تعینات نہیں ہیں اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ سات یا آٹھ سال سے appointment of principals کا process چل رہا تھا جب ہم نے بہت سارے پرنسپلز کا انٹرویو کر کے ریگولیشن ڈیپارٹمنٹ کو سمری بھجوائی تو ریگولیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس پر اعتراض لگا کر واپس بھجوا دی کہ آپ اپنا criteria revise کریں لہٰذا ہمیں وہ تمام summaries واپس بھجوانی پڑیں جس کے نتیجے میں سارے کا سارا کام ہی undo ہو گیا جو ہم 40 سے 50 امیدواران کے انٹرویوز بھی کر چکے تھے۔ ہم نے اس criteria کو

revise کیا اور اب وہ criteria revise ہو کر آگیا ہے۔ ان 15 کالجز میں EDO level کے لوگ as principals تعینات ہیں جو کہ میرا خیال ہے کہ غلط طریق کار ہے وہاں پر permanent principals تعینات ہونے چاہئیں۔ دو ہفتے پہلے میں ان میں سے کچھ پرنسپلز کے انٹرویوز کر کے ان کی summaries move بھی کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جن کے انٹرویوز آپ نے کر لئے ہیں ان میں سے جو قابل لوگ ہیں ان کو آپ جلدی تعینات کر دیں کیونکہ محترمہ ٹھیک فرما رہی ہیں کہ اگر وہاں کسی کالج میں پرنسپل ہی نہیں ہو گا تو پھر اس طرح progress بھی نہیں ہو سکتی اور جب ان ٹیچرز کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہو گا تو سارا نظام کیسے چلے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے محکمے کی اس حوالے سے تین چار مرتبہ سرزنش بھی کی ہے کہ آپ جلدی سے پرنسپلز کو تعینات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ جس طرح ابھی معزز منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے 300 پرنسپلز تعینات کئے ہیں تو کیا ان کے لئے جو minorities کے لئے 5 فیصد کوٹہ جو کہ mandatory ہے تو کیا اس حوالے سے کوئی کوٹہ دیا گیا ہے اور یہ اشتہار کب دیا گیا تھا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس حوالے سے تھوڑی clarification ضروری ہے یہ 300 پرنسپلز جو تعینات کئے ہیں ان کو ہم کہیں باہر سے hire نہیں کرتے بلکہ اس کا طریق کار یہ ہے جو کہ ہمیشہ سے ہے کہ جو existing professors ہوتے ہیں ان کو allowed ہوتا ہے کہ وہ پرنسپل کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ عام طور پر ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز ایک پینل بھیجتا ہے لیکن ہم نے مزید transparency کے لئے ایک ویب سائیٹ بنا دی ہے جس کا تمام ٹیچرز کو علم ہے اس پر ہم advertise کرتے ہیں جو بھی teacher interested ہے وہ apply کرے

چاہے وہ 10 لوگ آجائیں ان کے لئے 70 فیصد مارکس objective کے ہیں اور 30 فیصد مارکس انٹرویو پر dependent ہوتے ہیں۔ تین لوگ انٹرویوز لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم سی ایم آفس کو یہ سمری بھجواتے ہیں تو یہ طریق کار ہے اس میں کوئی نیا آدمی hire نہیں ہوتا اس لئے minorities کو ہم کوٹہ نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6549 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی کے داخلوں کا طریق کار اور سیٹوں کی تعداد و کیٹیگری سے متعلقہ تفصیلات

*6549: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی کے لئے داخلوں کا طریق کار کیا ہے اور پروگرام میں کتنی سیٹیں کس کس کیٹیگری کی مقرر کی گئی تھیں؟

(ب) مذکورہ پروگرام میں ایڈمشن کس تاریخ کو شروع کیا گیا اور آخری تاریخ کیا تھی آخری تاریخ تک کتنے طالبعلموں نے آن لائن اور دوسرے ذرائع سے اپنے ایڈمیشن فارم جمع کروائے ان میں سے کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنے کی درخواستیں مسترد ہوئیں ان کے ناموں کی الگ الگ کیٹیگری وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ میں این ٹی ایس کے ذریعے پی ایچ ڈی کا داخلہ کیوں نہیں کیا گیا جبکہ کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا اور باقاعدہ طور پر این ٹی ایس کے امتحان کی تجویز پیش کی تھی این ٹی ایس کا امتحان نہ لینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ ہیڈ کے قریبی ساتھی اور دوست ہی کیوں نوازے گئے جبکہ بقیہ امیدواروں کا حق کیوں مارا گیا؟

(ہ) پنجاب یونیورسٹی ایم ایس (بغیر ریسرچ ورک) والے امیدوار جن کا فارم بھی فل نہیں ہو سکتا تھا کیسے آن لائن فارم قبول ہوا ایسے امیدواروں کو کس نے امتحان کی اجازت دی اور پیپر کی سیکریسی کو کیسے یقینی بنایا گیا تھا؟

(و) کیا پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ پی ایچ ڈی کے تھیسز سپروائز کروانے کی اہلیت رکھتے ہیں؟

(ز) کیا حکومت نے پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی کے داخلوں میں بے ضابطگیوں کی انکوائری کروائی ہے۔تو اس میں کتنے لوگ ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل بتائی جائے نیز اگر انکوائری نہیں کروائی گئی تو کب تک اعلیٰ سطح کی انکوائری کروائی جائے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) شعبہ سپورٹس سائنسز میں داخلے کا طریق کار HEC اور Doctoral Program Coordination Committee ، (DPCC) کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق ہے۔شعبہ کی Ph.D. میں داخلے کے لئے منظور شدہ سیٹیں 15 ہیں۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات میں Ph.D. کے داخلوں کے لئے DPCC کی طرف سے اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔سال 21۔2020 کے لئے DPCC کی طرف سے 2020۔11۔15 کو اشتہار شائع کیا گیا اور آن لائن فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2020۔12۔01 تھی۔داخلہ کے لئے آن لائن درخواست کے علاوہ کسی بھی دوسرے ذرائع سے درخواست قابل قبول نہیں تھی۔شعبہ سپورٹس سائنسز اینڈ فزیکل ایجوکیشن میں کل 83 امیدواروں نے Ph.D. میں داخلے کے لئے آن لائن اپلائی کیا۔کل 24 امیدوار سکروٹنی کے دوران دیئے گئے معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے انٹری ٹیسٹ کے لئے نا اہل قرار دیئے گئے۔کل 59 امیدوار انٹری ٹیسٹ کے لئے اہل قرار پائے۔کل 7 امیدوار ٹیسٹ سے غیر حاضر رہے۔کل 52 امیدواروں نے داخلہ ٹیسٹ میں شرکت کی جن میں سے 4 امیدواروں نے ٹیسٹ پاس کیا اور انٹرویو کے لئے کوالیفائی کیا۔کل 4 امیدواروں نے انٹرویو کلئیر کیا اور Ph.D. میں داخلہ کے

لئے سلیکٹ ہوئے۔کیٹیگری وائز تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف پنجاب کے مطابق، شعبہ سپورٹس سائنسز اینڈ فزیکل ایجوکیشن میں Ph.D. کے داخلوں کے لئے کسی بھی کمیٹی میں این ٹی ایس کے ذریعے داخلہ کی کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی۔پنجاب یونیورسٹی DPCC کے مطابق Ph.D. میں داخلہ کے لئے متعلقہ شعبہ کا انٹری ٹیسٹ HEC کے طریق کار (Criteria) کے مطابق پاس کرنا ضروری ہے جو کہ پنجاب یونیورسٹی کے داخلہ کے اشتہار میں واضح لکھا ہوا ہے جس کے مطابق یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات میں Ph.D. کے لئے ٹیسٹ منعقد کئے گئے۔

(د) رجسٹرار، یونیورسٹی آف پنجاب کے مطابق یہ سراسر غلط ہے کہ شعبہ کے سربراہ کے قریبی دوستوں کو نوازا گیا۔ٹیسٹ میں شریک ہونے والے تقریباً 50 فیصد امیدوار شعبہ سپورٹس سائنسز اینڈ فزیکل ایجوکیشن سے ہی ایم ایس سی کی ڈگری کے حامل تھے اور سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں تو اس بنیاد پر کسی کو داخلہ ٹیسٹ میں بیٹھنے یا داخلہ سے روکنے کا کوئی جواز بنتا ہے اور نہ ہی ایسا کوئی قانون ہے۔

(ہ) Ph.D. کے داخلے کا اشتہار HEC کے معیار کے مطابق دیا گیا جس میں ایسے امیدواروں کے اپلائی کرنے پر پابندی ہی نہیں تھی جنہوں نے بغیر ریسرچ ورک کے MS کی ڈگری کی ہو تو اس لئے آن لائن فارم اپلائی کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔مزید برآں HEC کی ویب سائٹ پر بھی کوئی ایسی چیز موجود نہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ ایسے امیدوار اپلائی نہیں کر سکتے۔ایسے تمام امیدوار جنہوں نے بغیر ریسرچ ورک کے MS کی ڈگری لے رکھی ہے Ph.D. کے داخلہ کے لئے اپلائی کرنے کے اہل ہیں جس کی باقاعدہ طور پر یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے بھی منظوری دے رکھی ہے۔انٹری ٹیسٹ کے لئے شعبہ نے قوانین کے مطابق GRE ٹیسٹ کمیٹی منظور کروائی اور منظوری کے بعد رجسٹرار آفس نے نوٹیفکیشن کیا اور اسی کمیٹی نے پیپر تیار کیا۔ٹیسٹ کے وقت تمام فیکلٹی ممبر اور متعلقہ عملہ ٹیسٹ کی نگرانی کے لئے موجود تھا اور بعد میں کمیٹی نے ہی سنٹر مارکنگ کی۔

(و) جی ہاں! شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر ظفر اقبال بٹ ایچ ای سی سے منظور شدہ پی ایچ ڈی سپر وائزر ہیں۔ کوئی بھی ٹیچر 3 سال کے پوسٹ پی ایچ ڈی تجربے کے بعد پی ایچ ڈی سپر وائزر لگتا ہے۔

(ز) اگر محکمہ کو پی ایچ ڈی سپورٹس سائنسز، پنجاب یونیورسٹی کے حوالے سے کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کی بھرپور تحقیق کروائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ صحافت میں پی ایچ ڈی اور ایم فل میں داخلہ لینے کے لئے این ٹی ایس کا امتحان لینا ضروری ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی میں جب میٹنگ ہوئی تو ایک رکن نے یہ بات raise کی کہ این ٹی ایس امتحان کے ذریعے سے یہ داخلہ ہونا چاہئے؟ تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ بات درست ہے؟ اگر یہ بات درست ہے تو جو ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی اس میٹنگ کے minutes اس ایوان میں پیش کئے جائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرا اپنا personal opinion بھی یہی ہے کہ این ٹی ایس کے ذریعے سے داخلہ ہونا چاہئے تاکہ transparency میں اضافہ ہو لیکن ہم سب کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ universities ایک charter کے تحت چلتی ہیں اور وہ قانون بھی ظاہر ہے کہ اس معزز ایوان نے پاس کیا تھا تو اس میں ان کے پاس ایک certain powers ہوتی ہیں تو ان کے قانون میں کہیں بھی یہ بات نہیں لکھی گئی کہ وہ داخلے این ٹی ایس کے ذریعے ہوں البتہ ایک direction دی جاسکتی ہے جیسا کہ جن universities کا میں ممبر ہوں ان کو یہ direction دی ہے لیکن وہ اس پر عمل درآمد کریں یا نہ کریں یہ ان کی صوابدید ہے unless کہ کوئی majority decision ہو تو ایک ممبر نے ضرور اس حوالے سے پوائنٹ آؤٹ کیا ہو گا اگر ان کو minutes of meeting چاہئیں تو وہ ہم یونیورسٹی سے منگوادیتے ہیں۔ اگر پھر اس میں کوئی ان کو force کرنے کے حوالے سے کوئی قانونی طریقہ ہو گا تو پھر وہ ہم کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہے آپ وہ منگوالیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ چار لوگ جن کو appoint کیا گیا تھا ان میں ایک Science Lecturer / Sports عدنان تھا اور پنجاب یونیورسٹی کی ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس ہو رہا تھی اب چار لوگ ڈیپارٹمنٹ سے related تھے so this proposal that NTS should be there, it ensures that people on merit appoint ہو سکتے ہیں۔

دوسری بات کہ پنجاب یونیورسٹی کی ان تعیناتی پر انکوائری بھی ہوئی ہے۔ انٹری ٹیسٹ لینے سے پہلے جو thesis submit کروانے ہوتے ہیں اس کو بھی cancel کیا گیا ہے تو اس چیز کی اجازت کس نے دی تھی تو براہ مہربانی ایوان کو اس چیز سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: Question Hour کا وقت ختم ہو گیا ہے لیکن منسٹر صاحب آپ اس سوال کا جواب دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی کے charter کو بہت زیادہ independence ملی ہوئی ہے وہاں ڈیپارٹمنٹ کی بہت کم مداخلت ہوتی ہے۔ چانسلر آفس اس کی cognizance لے سکتا ہے۔ محترمہ کو جو بھی اعتراضات ہیں وہ یہ مجھے لکھ کر دے دیں میں چانسلر صاحب کو پیش کر دوں گا اور اس کی cognizance لے لوں گا۔

جناب والا! بڑے عرصے سے سوالات pending ہو رہے ہیں ان میں اکثر سوال similar سے ہیں میری استدعا ہے کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دوں؟

جناب سپیکر: کچھ ایسے سوالات ہیں جو pending ہیں لہٰذا بقیہ سوالات pending کر دیتے ہیں انہیں پھر take up کر لیں گے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور: پی پی۔251 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5818: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں کہاں کہاں بوائز و گرلز سرکاری کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے، تفصیل کالج وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات ٹھیک ہیں اور طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے؟

(و) کیا ان کالجوں میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں صرف ایک گرلز کالج گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ہتھیجی میں واقع ہے جبکہ بوائز کالج کوئی نہ ہے۔

(ب) بجٹ برائے مالی سال 21-2020 مبلغ 63.614 ملین برائے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ہتھیجی میں ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیاں 22 ہیں جن میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ اسامیوں کی تفصیل:۔

لیکچرار BS-17

نمبر شمار	اسامی کا نام	تعداد	عہدہ

1-	لیکچرار باٹنی	01	BS-17
2-	لیکچرار کیمسٹری	01	BS-17
3-	لیکچرار سوکس	01	BS-17
4-	لیکچرار اکنامکس	01	BS-17
5-	لیکچرار ایجوکیشن	01	BS-17
6-	لیکچرار انگلش	01	BS-17
7-	لیکچرار ہوم اکنامکس	01	BS-17
8-	لائبریرین	01	BS-17
9-	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	01	BS-17
10-	لیکچرار فزکس	01	BS-17
11-	لیکچرار سوشیالوجی	01	BS-17
12-	لیکچرار شماریات	01	BS-17

اسسٹنٹ پروفیسر BS-18

نمبر شمار	اسامی کا نام	تعداد	عہدہ
1-	اسسٹنٹ پروفیسر انگلش	01	BS-18
2-	اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات	01	BS-18
3-	اسسٹنٹ پروفیسر ریاضی	01	BS-18
4-	اسسٹنٹ پروفیسر اردو	01	BS-18

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں نان ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیاں 28 ہیں جن میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نان ٹیچنگ اسامیوں کی تفصیل:

نمبر شمار	آسامی کا نام	تعداد	عہدہ
1-	ہیڈ کلرک	01	BS-16
2-	سینئر کلرک	01	BS-14
3-	جونیئر کلرک	02	BS-11
4-	کیئر ٹیکر	01	BS-09
5-	لیکچرار اسسٹنٹ	05	BS-07
6-	لائبریری کلرک	01	BS-05
7-	نائب قاصد	02	BS-01

8۔ لیبارٹری اٹینڈنٹ	03	BS-01
9۔ مالی	01	BS-01
10۔ چوکیدار	04	BS-01

(د) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی نئی تعمیر شدہ عمارت ہے اور طالبات کی تعداد 147 ہے، کالج میں 12 کلاس رومز موجود ہیں جن میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر نہیں ہے۔

(و) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے۔ جس میں کرسیوں کی تعداد 100 ہے۔ مزید بر آں اضافی فرنیچر کے لئے حکومت کی طرف سے فنڈز موصول ہو چکے ہیں۔ جو کہ اسی سال مہیا کر دیئے جائیں گے۔

بہاولپور میں یونیورسٹی کالجز اور کیمپس و مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5821: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور شہر میں کون کون سی یونیورسٹیز اور کالجز کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) اس شہر میں کس کس یونیورسٹی کے کیمپس قائم ہیں اور یہ کس قاعدہ قانون کے تحت چل رہے ہیں؟

(ج) کتنی پرائیویٹ یونیورسٹی اور کالجز ہیں؟

(د) سرکاری یونیورسٹی اور کالجز کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کس کس سرکاری یونیورسٹی اور کالجز میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس شہر میں زیر تعمیر سرکاری کالجز و یونیورسٹی کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ ہے ان کا کتنا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بہاولپور شہر میں تین یونیورسٹیز اور پانچ کالجز تعلیم و تدریس کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں اور ایک کالج زیر تعمیر ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل یونیورسٹیز:

ا۔ اسلامیہ یونیورسٹی، بغداد کیمپس حاصل پور روڈ بہاولپور۔

۲۔ گورنمنٹ صادق کالج وویمن یونیورسٹی ریاض کالونی بہاولپور۔

۳۔ چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز نزد ڈی ایچ اے بہاولپور۔

تفصیل کالجز:

ا۔ گورنمنٹ ایس ای کالج نزد جی پی او بہاولپور۔

۲۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور۔

۳۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاولپور۔

۴۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن حاصل پور روڈ بہاولپور۔

۵۔ گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس چیمہ ٹاؤن بہاولپور۔

تفصیل زیر تعمیر کالج:

بہاولپور شہر میں گورنمنٹ ہوم اکنامکس کالج زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر جون 2021 تک مکمل ہو جائے گی۔

(ب) بہاولپور میں یونیورسٹیاں اسمبلی سے پاس شدہ ایکٹ کے تحت قائم کی گئی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

۲۔ گورنمنٹ صادق کالج وویمن یونیورسٹی ریاض کالونی بہاولپور۔

(ج) بہاولپور شہر میں کوئی پرائیویٹ یونیورسٹی نہیں ہے جبکہ پرائیویٹ کالجز کی تعداد 39 ہے۔

(د) تفصیل مختص کی گئی رقم برائے کالجز سال 21-2020 درج ذیل ہے۔

ا۔ گورنمنٹ ایس ای کالج نزد جی پی او بہاولپور۔ -/62.959 ملین روپے

۲۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور۔ -/46.575 ملین روپے

۳۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاولپور۔ -/17.595 ملین روپے

۴۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن حاصل پور روڈ بہاولپور۔
-/34.838 ملین روپے

۵۔ گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس چیمہ ٹاؤن بہاولپور۔ -/38.885 ملین

۶۔ گورنمنٹ کالج ہوم اکنامکس کالج بہاولپور زیر تعمیر ہے اور اس کی ترقیاتی سکیم کی مد میں اب تک 188.322 ملین جاری کئے جا چکے ہیں اور محکمہ کی مواصلات و تعمیرات پر اب تک 165.880 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ہ) سرکاری یونیورسٹی کی خالی اسامیاں مندرجہ ذیل ہیں:-

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور:

Cadre	Grade	Total Sanctioned Post			
		Permanent		Temporary/Count	
		Filled	Vacant	Filled	Vacant
Professor	21	40	83	N/A	N/A
Associate Professor	20	52	197	N/A	N/A
Assistant Professor	19	328	555	11	N/A
Lecturer	18	158	389	20	N/A
		578	1224	31	0

۲۔ گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی بہاولپور۔

گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی بہاولپور کے Service Statutes تا حال چانسلر / گورنر سے منظور نہیں ہوئے۔ یونیورسٹی میں خالی اسامیوں کی تعداد Service Statutes کی منظور ہونے کے بعد ہی طے کی جا سکے گی۔

سرکاری یونیورسٹی کالجز کی خالی اسامیاں درج ذیل ہیں۔

کالج کا نام	تدریسی	غیر تدریسی
گورنمنٹ ایس ای کالج نزد جی پی او بہاولپور	11	22
گورنمٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور	6	6
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاولپور	کوئی نہیں	4
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن حاصل پور روڈ بہاولپور	کوئی نہیں	3
گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس چیمہ ٹاؤن بہاولپور	4	3

(و) بہاولپور شہر میں کوئی بھی سرکاری یونیورسٹی زیر تعمیر نہیں ہے البتہ گورنمنٹ ہوم اکنامکس کالج زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر جون 2021 تک مکمل ہو جائے گی۔ حکومت پنجاب

کی طرف سے مالی سال 21-2020 تک مبلغ -/188.322 ملین روپے جاری کئے گئے اور 31.10.2020 تک مبلغ -/165.880 ملین محکمہ تعمیرات خرچ کر چکا ہے۔

پی پی۔49 نارووال میں خواتین و بوائز کالجز کی تعداد اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5894: **جناب بلال اکبر خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔49 نارووال میں کہاں کہاں کالج برائے خواتین و بوائز ہیں؟

(ب) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے کس کی بلڈنگ خستہ حال اور ناکافی ہے؟

(ج) ان کالجوں کے لئے کتنا فنڈز موجودہ مالی سال 21-2020 میں فراہم کیا گیا ہے اور کتنا مزید فراہم کیا جائے گا؟

(د) ان میں اساتذہ کی پوزیشن کیسی ہے کتنی اسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) اس کی تمام مسنگ فسیلٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی اور خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) چونکہ پی پی۔94 نارووال کے دیہات پر مبنی حلقہ ہے اس میں صرف ایک کالج گورنمنٹ زینب بی بی حمیدہ گرلز ڈگری کالج تلونڈی بھنڈراں میں واقع ہے۔

(ب) گورنمنٹ زینب بی بی حمیدہ گرلز ڈگری کالج کی بلڈنگ بہترین حالت میں ہے اور ابھی تک موجودہ حالت کی تعداد کافی ہے۔

طالب علموں کی تعداد	کرسیوں کی تعداد
529	577

(ج) گورنمنٹ زینب بی بی حمیدہ گرلز ڈگری کالج کے لئے مالی سال 21-2020 میں 30.056 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے مذکورہ کالج کو مالی سال 21-2020 میں طالبات کے لئے 367 عدد کرسیاں فراہم کر دی گئی ہیں۔

(د) اس کالج میں اساتذہ کی پوزیشن / اسامیوں کی صورتحال مندرجہ ذیل ہے۔

سکیل	اسامیاں	خالی
BS-19	1	1
BS-18	4	4
BS-17	17	16

(ہ) کالج ہذا میں طالبات کے لئے کرسیوں کی ضرورت تھی جو کہ 367 کرسیاں فراہم کر کے پوری کر دی گئی ہیں۔ کالج ہذا میں ایک عدد ہال کی ضرورت ہے۔

(و) 367 عدد کرسیاں طالبات کے لئے فراہم کر دی گئی ہیں جو کہ موجودہ صورت طالبات کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہیں کالج ہذا کو ایک عدد ہال کی ضرورت ہے جس کو فراہم کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کے مطابق ترقیاتی سکیم میں شامل کرنے کی تجویز دی جائے گی۔ PPSC کے ذریعے لیکچرارز کی 2400 اسامیاں پر بھرتی کا عمل مکمل ہونے پر کالج ہذا میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج صادق آباد میں تدریسی عملہ کی تعداد اور درجہ چہارم کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6042: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں تدریسی عملہ کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) تدریسی عملہ کے نام، قابلیت اور عہدہ جات کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کالج میں مردانہ عملہ کی تعداد، نام عہدہ اور قابلیت سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کالج میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد بیان فرمائیں نیز حکومت کب تک ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 30 ہے جس میں تدریسی عملہ کی تعداد 22 ہے جبکہ کل 08 اسامیاں خالی ہیں جن کی سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

بنیادی سکیل	کل منظور شدہ اسامیاں	کل خالی اسامیاں
17	11	5
18	16	1
19	2	2
20	1	0
کل	30	8

(ب) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں اس وقت تدریسی عملہ کی کل تعداد 22 ہے جن کے نام تعلیمی قابلیت اور عہدہ جات کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) کالج میں مردانہ عملہ کی تعداد 26 ہے جن کے نام تعلیمی قابلیت اور عہدہ جات کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) کالج میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 44 ہے جس میں سے 10 اسامیاں خالی ہیں۔ نیز حکومت جلد ہی ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز صادق آباد میں طلبہ کی تعداد اور کھیلوں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*6100: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز صادق آباد میں طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ کالج میں کمپیوٹر لیب موجود ہے تو کب قائم کی گئی اور اس سے سالانہ کتنے طلباء مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ کالج میں طلباء کے لئے کن کن کھیلوں کی سہولت اور سامان موجود ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج مذکورہ میں طلباء کی کل تعداد 1471 ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج صادق آباد میں کمپیوٹر لیب موجود ہے جو کہ 2014 میں بنی اور سالانہ 305 طلباء اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج) کالج مذکورہ میں کرکٹ، ہاکی، فٹ بال اور کبڈی کے کھیلوں کی سہولت اور سامان موجود ہے۔ نیز ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تعاون سے کالج کے اندر ADP 2017-18 کے تحت جدید سہولیات سے لیس کرکٹ، والی بال اور ان ڈور گیمز کے لئے سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر جاری ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) صادق آباد کے قیام، رقبہ، خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6092: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) صادق آباد کا قیام کب عمل میں آیا اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسرز ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) مذکورہ کالج میں غیر تدریسی اور ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد مع تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) صادق آباد 1976-01-01 کو قائم ہوا۔ اس کا کُل رقبہ 99 کنال اور 11 مرلہ ہے۔ اس کی عمارت 14 کلاس رومز، 06 پریکٹیکل لیبز،

01 کمپیوٹر لیب، 01لائبریری، 01امتحانی ہال، 01 کنٹین ، ایڈمن آفس،14واش رومز،01سٹاف روم اور02سٹورز پر مشتمل ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز صادق آباد میں تدریسی عملہ کی کُل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد33ہے جن میں سے12 اسامیاں خالی ہیں جن کی سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	کُل منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیوں کی تعداد
لیکچرار	15	06
اسسٹنٹ پروفیسر	12	02
ایسو سی ایٹ پروفیسر	06	04
کُل تعداد	33	12

(ج) کالج میں غیر تدریسی عملہ کی کُل تعداد40ہے جس میں سے09اسامیاں خالی ہیں۔خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ دیگر سٹاف کی تفصیلی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

01۔	جونیئر کلرک	(BS-11) کی	03اسامیاں خالی ہیں۔
02۔	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ	(BS-10) کی	01اسامی خالی ہے۔
03۔	لیکچرار اسسٹنٹ	(BS-07) کی	02اسامیاں خالی ہیں۔
04۔	نائب قاصد	(BS-01) کی	01اسامی خالی ہے۔
05۔	لیبارٹری اٹینڈنٹ	(BS-01) کی	01اسامی خالی ہے۔
06۔	خاکروب	(BS-01) کی	01اسامی خالی ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264اور266میں گرلزوبوائز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*6099: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔264 اور پی پی۔266 رحیم یار خان میں گرلز اور بوائز ڈگری کالج کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ جات میں کالجز کے قیام کے لئے کوئی تجویز موجودہ حکومت کے زیر غور ہے تو کب تک عملدرآمد متوقع ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حلقہ پی پی۔264اور پی پی266رحیم یار خان میں گرلز یا بوائز کالج واقع نہیں ہیں۔ڈگری کالج برائے خواتین"ڈگری کالج بوائز اور انسٹیٹیوٹ آف کامرس پی پی۔267میں موجود ہیں جو کہ تحصیل صادق آباد کا شہری علاقہ ہے جو کہ پوری تحصیل کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

(ب) دونوں مذکورہ حلقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ نے متعلقہ ڈائریکٹر سے Feasibility رپورٹ منگوائی ہے تا کہ محکمہ نئے مالی سال میں ان حلقوں کی ضرورت کے مطابق اور حکومت کی طرف سے فنڈز کی فراہمی کے حساب سے پی پی۔264اور پی پی۔266میں بوائز اور گرلز کالج قائم کرنے پر عمل درآمد کر سکے۔

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں ٹیچنگ سٹاف اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6101: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز) صادق آباد میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی، کون کون سی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں۔

(ب) مذکورہ کالج میں غیر تدریسی اور ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد مع خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین صادق آباد میں ٹیچنگ سٹاف کی کل 30اسامیاں ہیں۔خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیٹ	عہدہ	تعداد
انگلش	ایسوی ایٹ پروفیسر	01
عربی	ایسوی ایٹ پروفیسر	01
نفسیات	اسسٹنٹ پروفیسر	01
فزیکل ایجوکیشن	لیکچرار	01
نفسیات	لیکچرار	01

پولیٹیکل سائنس	لیکچرار	01
اردو	لیکچرار	01
اردو	لیکچرار	01

(ب) کالج میں غیر تدریسی سٹاف میں کل اسامیاں 44ہیں جن میں 11اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بنیادی سکیل	کل منظور شدہ اسامیاں	کل خالی اسامیاں
سپرنٹنڈنٹ 17	01	0
ہیڈ کلرک16	01	0
سینئر کلرک14	01	0
لیب سپروائزر14	01	0
جونیئر کلرک11	04	03
سینئر لیکچرار اسسٹنٹ01	02	0
جونیئر کلرک اسسٹنٹ07	03	03
بس ڈرائیور04	03	01
نائب قاصد01	04	0
لیبارٹری اٹنڈنٹ01	07	02
بس کنڈکٹر01	02	0
بیلدار01	06	01
چوکیدار01	06	0
خاکروب01	03	01
کل	44	11

(ج) حکومت نے PPSC کے ذریعہ ٹیچنگ کی خالی اسامیوں کا اعلان کیا تھا جن کے ٹیسٹ / انٹرویو ہو رہے ہیں۔ جلد ہی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

بہاولپور بورڈ کے ملازمین اور اسامیوں کی تعداد مع دو سالوں کی آمدن اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6373: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) BISEبہاولپور کی سال 19-2018 اور20-2019 کی آمدن اوراخراجات کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) بورڈ میں اس وقت کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام،عہدہ کی تفصیل گریڈ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) بورڈ میں اس وقت کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں کتنی پر ہیں اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈآف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاول پور کی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مالی سال	اوپننگ بیلنس(ملین)روپے	آمدن(ملین) روپے	اخراجات(ملین) روپے	کلوزنگ بیلنس(ملین) روپے
1	2018-19	606.132	745.911	730.973	621.070
2	2019-20	621.070	720.076	791.731	549.415

(ب) بورڈ ہذا میں اس وقت 322 آفیسرز / ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 2 ملازمین عارضی طور پر دیگر بورڈز میں ٹرانسفر کئے گئے ہیں

تمام افیسران/ملازمین کے نام،عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ ہذا میں اس وقت کل 469 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 324 پُر ہیں جبکہ 145 اسامیاں خالی ہیں۔ منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید عرض ہے کہ خالی اسامیوں میں سے کچھ اسامیاں بذریعہ پرموشن پُر کی جاتی ہیں جبکہ کچھ خالی اسامیوں پر تقرری کا عمل جاری ہے۔ ان اسامیوں کی مکمل تفصیل ضمیمہ (C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے تحاریک التوائے کارے کار لیتے ہیں۔سید حسن مرتضیٰ کی تحریک التوائے کار ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں اور مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ کی یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔جی شاہ صاحب! آپ بات کریں لیکن اس سے پہلے چودھری ظہیر ایک رپورٹ lay کرنا چاہتے ہیں۔جی چودھری ظہیر الدین!

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال حافظ آباد کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا پیش کیا جانا

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): شکریہ، جناب سپیکر!

I lay the Audit Report on performance of District Head Quarter Hospital Hafizabad for the audit year 2017-18

MR. SPEAKER: The report has been laid and is referred to the Public Account Committee No. II for examination and its report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): شکریہ

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! بہت شکریہ، کافی عرصے توں بعد ساڈا House in session اے، میں سمجھنا آں کہ جس طرح دو تن مہینے بعد ساڈا اجلاس ہو رہیا اے، کافی ساریاں چیزاں pending سن جہڑیاں بدمزگی دا باعث وی بنیاں، اس ہاؤس نوں چلان لئی جتنی ذمہ داری حکومت دی اے اتنی ہی ذمہ داری اپوزیشن دی وی اے۔ میں سمجھنا کہ اگر متواتر ساڈے sessions ہوندے رہن تے شاید ایہہ اتنا بزنس pending ہوئے اور نہ ای اس قسم دیاں غلط فہمیاں ہون۔ اک چیز بڑی ضروری اے کہ جدوں قوماں، ملکاں تے کوئی ناگہانی آفات آندیاں نیں، کوئی وباواں آندیاں نیں، کوئی مشکل حالات آوندے نیں تے جہڑی قیادتاں نیں، لیڈرشپ اے اوہ ادارے بند نہیں کر دیندیاں بلکہ بہہ کے اوہناں نوں resolve کرن، اوہناں نال مقابلہ کرن دی کوشش کیتی جاندی اے۔ اسیں تساڈے توں توقع کردے آں کہ جہڑیاں حکومت دیاں خامیاں ہیں اوہ ساری قوم دے سامنے نیں، شاید دوسری طرف بیٹھے دوست سوچ رہے ہون کہ میں اوہناں تے کوئی تنقید کر رہیاں اور میرا صرف اوہناں دی تضحیک کرنا مقصد اے، ہرگز نہیں۔ میں تے ایہہ چاہنداں کہ اپوزیشن دی مثبت تنقید توں کجھ تھوڑا جہیا سنبھلن، اس تے کجھ تھوڑا جہیا غور کرن، بہت تیزی نال ٹائم گزر رہیا اے، الحمدللہ اسیں اپنے تن سال مکمل کر لئے نیں اور الحمدللہ بہتری ول ساڈا اک قدم وی نہیں اے۔ اس دے جہڑے نتیجے آ رہے نیں اہوی تساڈے سامنے نیں کہ ضمنی انتخابات دے اندر حکومت نوں آئے روز شکست دا سامنا اے۔ کراچی دا جہڑا حالیہ الیکشن ہویا اے ہار جیت ہونا کوئی issue نہیں اے، اوہندے تے (ن) لیگ دے تحفظات وی قابل غور نیں بالکل اوہناں نوں consider کرنا چاہیدا اے، اوہناں دیاں جہڑیاں انتخابی عذرداریاں نیں اوہناں نوں وی الیکشن کمیشن آف پاکستان نوں ویکھنا چاہیدا اے، باقی سارے ادارے موجود نیں، عدلیہ موجود اے اوتھے اوہناں نوں اہدی شفافیت لئی جانا چاہیدا اے، بالکل اوہناں نوں آواز اٹھانی چاہیدی اے ایہہ اوہناں دا قانونی، آئینی تے اخلاقی حق اے جہڑا اوہناں نوں ملنا چاہیدا اے لیکن لمحہ فکریہ اے کہ اوتھے ساڈی موجودہ سرکار چھویں نمبر تے اے۔ اس وجہ توں چھیویں نمبر تے اے کہ اوتھے ستواں امیدوار کوئی نہیں سی۔ ایہہ بہت تیزی دے نال ایہہ تنزلی ہوئی اے۔

جناب والا! امید اے کہ میری بھیناں وی مینوں سکون نال سنن گیاں، مینوں پتا اے کہ ایہہ باہر جا کے میری اصلاح کر لین گیاں لیکن ایتھے اینہاں دی اصلاح دی گل اے، اینہاں بھیناں تے مینوں پوری توقع اے کہ ایہہ اج سکون نال مری گل سنن گیاں۔اساں اس الیکشن نوں وی چھڈ دیندے آں کوئی گل نہیں بندہ چھیوں نمبر تے وی آ جاندا اے کوئی issue نہیں اے۔ پچھلے دناں وچ جیہڑا TLP تے حکومت دا اک agreement سامنے آیا---

جناب سپیکر: شاہ صاحب! TLP دی گل کل کر لیناں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری عرض تے سن لیئو میں کوئی ست جگہ تے لڑناں اے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پرسوں دا ٹائم رکھیا اے ناں اس وقت گل کر لینا۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ---

سید حسن مرتضیٰ: تساڈا کوئی اس حکومت وچ stake اے؟ خدا دا واسطہ اے گل کر لین دیو، کی ہو گیا جے؟ میں تساڈے جیہاں تساڈا بھرا آں مینوں کیوں تنگ کر دے جے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اینہاں نوں ذہن چوں کڈھو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری چھوٹی جہی گل سنو! میں حلفاً ایہہ گل آکھ رہیا آں کہ وقت تیزی نال گزر رہیا اے۔اینہاں دا جاناں کجھ نہیں تے ساڈا رہنا کجھ نہیں۔اینہاں ادوں آرام نال اٹھنا اے تے نال آلے بنچ تے بہہ جانا اے چونکہ اینہاں نوں پوچھن آلا وی کوئی نئیں اے ۔اینہاں نوں ایہہ احساس وی نہیں اے کہ سیاسی وفاداری تبدیل کرن آلے دا پبلک دی نظر وچ کی حیثیت اور کی اوقات ہوندی اے لیکن ایہہ bother نہیں کر دے۔ایہہ میرا بھرا (ن) لیگ دا سب توں وڈا سپورٹر ہوندا سی بھڑک بھڑک کے کہندا سی کہ شہباز شریف زندہ باد شہباز شریف زندہ باد۔

جناب سپیکر: چلو پھر کی اے۔

سید حسن مرتضیٰ: اج اس دے موڈھیاں تے کوئی labiality نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ٹرجان تے پھر کی اے؟

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! تساں میری گزراش سن لیئو۔ ایہہ مینوں de-track کرن دی کوشش کر دے پئے نیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میرے نال مسلم لیگ دا کوئی بندہ گل کرے، قائد حزب اختلاف حمزہ شہباز صاحب گل کرے تے پھر میں جواب دیاں، ایہہ کون اے میرے نال گل کرن آلا۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! تساں floor مینوں دتا اے یا سارے جہان نوں دے دتا اے؟ تسیں اوہناں نوں چھڈو اوہناں نوں کر لین دیو لیکن تساں تے میرے ول توجہ رکھو۔ دس دن تک اس ملک دے اندر Law and order دی صورت حال۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Law and order پر بات کرنے کے لئے ایک دن رکھا ہوا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جس طریقے دے نال ملک چلایا گیا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Law and order پر بحث کے لئے ایک پورا دن رکھا ہوا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! مینوں گل کر لین دیو۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 6۔ مئی 2021 کو 11.30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات، 6۔ مئی 2021

(یوم الخمیس، 23۔ رمضان المبارک 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 3

161

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.
MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER :	to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

162

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

مورخہ 9- مارچ 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں

1- محترمہ شازیہ عابد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سندھ کے طلبہ کے لئے مختص ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں ختم کرنے کے فیصلے کو واپس لے کر ان نشستوں کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

2- جناب مظفر علی شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائداعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس امر پر فوری Ban لگایا جائے۔ مزید بر آں Printed شدہ نوٹ مارکیٹ سے فوری طور پر Forfeit کئے جائیں۔

3- شیخ علاؤالدین: معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

163

4۔ محترمہ خدیجہ عمر: یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل:
اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

2۔ محترمہ خدیجہ عمر: 2007 میں بچوں کے تحفظ کیلئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

164

3- محترمہ سبرینا جاوید: انٹرنیشنل ادارے سینٹر آف سائنس ان پبلک انٹرسٹ کی رپورٹ میں غیر متوازن غذا کے استعمال کو امراض قلب اور ذیابیطس کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دُنیا بھر کے طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسی فاسٹ فوڈ / غیر صحتمندانہ خوراک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے جو انسان کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور جن سے انسان موٹاپا، شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

4- جناب محمد طاہر پرویز: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

5- محترمہ ثانیہ کامران: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں کمرشل وہیکلز کے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ کمرشل وہیکلز کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے پہلے حقیقی طور پر گاڑیوں کی مکمل جانچ پڑتال ہونا ضروری ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کمرشل وہیکلز کی حقیقی طور پر مکمل جانچ پڑتال کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے عمل کو شفاف بنایا جائے۔

165

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعرات، 6۔ مئی 2021

(یوم الخمیس، 23۔ رمضان المبارک 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 01 بج کر 05 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝٢
لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ
فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝٥

سُورَۃُ القدر آیات 1 تا 5

ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیاO اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہےO شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہےO اس میں فرشتے اور روح القدس ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیںO یہ رات طلوع فجر تک امن وسلامتی ہےO

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

نبی خاتم الانبیا کے بر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
محمد ﷺ کا ثانی محمد ﷺ ہمسر پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد ﷺ سے اعلی ہے ورنہ
محمد ﷺ سے اعلیٰ محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
جسے حق نے بلوایا عرش عُلیٰ پر ہوئے فضل حق سے وہ مہمان داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیانہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر جو محکمہ جیل خانہ جات کے سوالات pending ہوئے تھے ان کو take up کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 1449 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال نمبر 1817 بھی چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1901 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1938 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 2116 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل اور ہائی سکیورٹی جیل کے ہسپتال میں "اے" اور "بی" کلاس میں اسیران کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*2116: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ضلع ساہیوال اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں ہسپتال موجود ہیں اگر موجود ہیں تو کتنی کلاسز پر مشتمل ہیں کیا ہسپتال میں اے کلاس اور بی کلاس کیٹیگری میں اسیران کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا ہسپتال میں موجود اے، بی کلاسز میں اسیران سے ماہانہ رقم وصول کی جاتی ہے کیا ان اسیران کا سرکاری کھاتہ سے مفت علاج معالجہ کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس پر کتنی لاگت

آتی ہے وہاں پر کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں تمام طبی سہولیات ادویات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت سنٹرل جیل ساہیوال اور HSP ساہیوال میں موجود طبی سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں 48 بیڈز پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں بلا تفریق کسی بھی کلاس کے اسیر کا علاج کیا جاتا ہے۔ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں ہسپتال موجود ہے۔ ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال پر کیونکہ خطرناک دہشت گرد اسیران موجود ہیں اس لئے ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال کے ہسپتال میں اے کلاس، بی کلاس کیٹیگری موجود نہ ہے۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال ہسپتال میں کوئی بھی مریض اے کلاس اور بی کلاس داخل نہ ہے اور نہ ہی کسی سے ماہانہ رقم وصول کی جاتی ہے تمام بیمار اسیران کا مفت علاج کیا جاتا ہے جس کے لئے حکومت فنڈ مہیا کرتی ہے۔

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال ہسپتال میں "اے"، "بی کلاس" کیٹیگری کا کوئی بھی قیدی موجود نہ ہے۔ کوئی ماہانہ رقم وصول نہ کی جاتی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال میں موجود اسیران کو ہر قسم کی طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اسیران کے بہترین علاج معالجہ کے لئے جیل میں تعینات میڈیکل آفیسر اسیران کا علاج معالجہ کر رہا ہے اور مزید تشخیص کے لئے متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز بلوا کر اسیران کا چیک اپ کروایا جاتا ہے اور ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ سنٹرل جیل ساہیوال میں 10 بیڈز پر مشتمل ایک Drug Rehabilitation Center قائم ہے اور جیل ہسپتال میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کرنے کی سہولت میسر ہے۔

1. Drug screening test
2. HCV screening test
3. HBV screening test

HIV screening test .4

BSR screening test .5

مزید بر آں دیگر ٹیسٹوں کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال سے رابطہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے دریافت کیا تھا کہ جو سنٹرل جیل ساہیوال ہے اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال ہے اس میں ہسپتال موجود ہیں تو انہوں نے جواب میں بتایا کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں 48 بیڈز کا ہسپتال موجود ہے اور ہائی سکیورٹی جیل میں کتنے بیڈ کا ہسپتال ہے انہوں نے اس کا نہیں بتایا تو secondly میں آپ کے توسط سے supplementary question یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سنٹرل جیل اور ہائی سکیورٹی جیل میں کتنے prisoners ہیں۔ ان قیدیوں کے مطابق یہ ہسپتال کافی ہے یا اس میں کوئی گنجائش بڑھائی جا سکتی ہے یا اس میں اور کتنی بہتری لا سکتے ہیں یعنی کتنے بیڈز کا اضافہ کیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس میں انہوں نے جو قیدیوں کی تعداد کے حوالے سے پوچھا ہے تو یہ question نیا بنتا ہے کیونکہ اس سوال میں تعداد نہیں پوچھی گئی تھی تو یہ دوبارہ سے question put کر دیں گے تو تعداد کا بھی پتا چل جائے گا۔ انہوں نے دوسرا ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال کے بارے میں پوچھا ہے تو یہ ہمارے پورے پنجاب کے اندر sensitive جیل ہے جس میں دہشت گرد اور شیڈول میں جس قسم کے کریمینل ہوتے ہیں، اس میں تھوڑی obligations تھی کہ ہم اس کی اندر کی information باہر لیک نہیں کر سکتے۔ باقی بتا دیا ہے جو انہوں نے اے کیٹیگری اور بی کیٹیگری کا پوچھا ہے۔ اب اے کیٹیگری کا concept ختم ہو چکا ہے جو کہ آپ کے دور کے اندر ہوتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے ہائی سکیورٹی جیل کا پوچھا ہے قیدیوں کے نام نہیں پوچھے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہاں قیدی جتنے بھی ہیں ان کو facilitate کرنے کے لئے ہسپتال کی capacity ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! وہ جواب میں آ گیا ہے کہ ہسپتال موجود ہے اور مناسب طریقے سے ان کی hospitality ہوتی ہے، ان کو facility دی جاتی ہے اور یہ سارا کچھ موجود ہے انہوں نے کچھ detail پوچھی تھی وہ detail بھی دی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ یہ جو قیدی ہیں ان کو بھی وہی facility مل رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بالکل ان کو facility مل رہی ہے۔

جناب سپیکر: لیکن آپ اِن کو اُن کے ساتھ mix کیسے کریں گے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہائی سیکورٹی جیل میں صرف ایک ہی کیٹیگری ہے۔

جناب سپیکر: کیا وہاں ان کا ایک علیٰحدہ ہسپتال ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، علیٰحدہ ہسپتال ہے۔

جناب سپیکر: کتنے بیڈز کا ہسپتال ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے اس کی detail نہیں پوچھی۔

جناب سپیکر: انہوں نے نہیں پوچھی لیکن کچھ چیزیں ہیں جو میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ چوہان صاحب! جو maximum security والا idea تھا یہ ہمارے دور میں، میں نے شروع کیا تھا اور ہم نے باقاعدہ نقشے بھی باہر سے منگوائے اور اس پر ہم نے بہت کام کیا تاکہ عام قیدی کے ساتھ نہ ان کا کھانا پینا اور نہ ہی ان کی medical facility ساتھ ہو بلکہ یہ کوشش کی گئی تھی کہ ان کی ہر چیز وہیں ہو اور علیٰحدہ ہو۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جو دہشت گرد اور سپیشل قسم کے کریمینلز اندر رہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ مجھے پتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! human being انسانی حقوق سے متعلقہ جو ان کے rights ہیں وہ تمام facilities ان کو وہاں available ہیں۔

جناب سپیکر: میڈیکل کی facility بھی available ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میڈیکل کی بھی اور باقی تمام سہولیات available ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ آپ جتنی ذاتی دلچسپی لیتے ہیں تو میں آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ میں نے تو وہ سوال ہی نہیں کیا جس کا منسٹر صاحب کو سوالوں کے جواب دینے کی بہت جلدی ہے، نہ میں نے کلاسیں پوچھیں ہیں اور نہ ہی مجھے کلاسوں کا کوئی شوق ہے۔ supplementary question میں گزارش کی ہے اور یہ میرا پہلا supplementary question ہے کہ یہ جس کو مقدس گائے سمجھتے ہیں کہ اس کا ذکر ہی نہیں کرنا تو کیا ہے، آپ نے بالکل درست فرمایا کہ میں نے ہائی سکیورٹی جیل کا یہ پوچھا نہیں ہے کہ اس میں کتنے قیدی ہیں اور کس کس کیٹیگری کے ہیں؟ دہشت گرد ہیں کیا ہیں کیا نہیں ہیں۔ میں نے ایک simple سوال کیا ہے اور ایک تو انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے کہ میں نے تعداد نہیں پوچھی تو میں supplementary question میں یہی پوچھنا ہے۔ آپ ایک جگہ پر بتا رہے ہیں کہ ساہیوال سنٹرل جیل میں 48 بیڈز کا ہسپتال ہے تو ہم عوام جن کے حقوق کے لئے آتے ہیں تو مجھے جب یہ نہیں بتائیں گے کہ ان کے پاس prisoners کتنے ہیں اور وہ جیل میں ہسپتال ان کی سہولت کے لئے کم ہے یا زیادہ ہے تو جب یہ prisoners کی تعداد کا بتائیں گے نہیں تو ہمیں کیسے پتا چلے گا؟ Secondly یہ کہ میں نے جو عرض کیا ہے کہ جو سوال میں موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس طرح کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ ایک منٹ ذرا بیٹھ جائیں۔ چودھری ظہیر الدین! ایک منٹ ذرا مجھے بات کرنے دیں۔ جی، چوہان صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہماری سینٹرل جیل ساہیوال کی total population 1765 ہے اُس کے لئے 48 بیڈز کا ہسپتال ہے یہ جواب میں بھی آ گیا ہے۔ باقی جو میرے فاضل دوست نے پوچھا کہ High Security Prison تو اُس میں ہمارا 40 بیڈز کا ہسپتال ہے۔ باقی facilities۔۔۔

جناب سپیکر: وہ 40 بیڈ کا ہسپتال الگ سے ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! وہ HSP جیل کے لئے 40 بیڈز کا ہسپتال ہے اور جو سنٹرل جیل ہے اُس کے لئے 48 بیڈز کا ہسپتال ہے دونوں کے الگ الگ ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک آپ کی بات آ گئی۔ اب چوہان صاحب آپ دیکھیں جو 48 بیڈز ہیں تو وہ 1700 قیدیوں کے لئے کافی نہیں ہیں۔ لیکن آپ کی حکومت کو آئے ہوئے تو اڑھائی سال ہوئے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دس سال میں قیدیوں کی تعداد چلیں 200 بڑھی ہو گی یا 300 بڑھی ہو گی تو جو ارشد ملک صاحب آپ کی پارٹی کی حکومت رہی ہے آپ کا ضلع بھی ساہیوال ہے تو یہ کیا ہو تا رہا ہے؟ مجھے ویسے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو قیدیوں کا menu میں نے خود اپنے ہاتھ سے Nutritions سارے بیٹھا کر set کیا تھا اب پچھلے دس سال سے اُس کی quality وہ نہیں رہی۔ میں اس کو چیک کرتا رہتا تھا دوسرا میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے کتنی جیلوں کے جال بچھائے ہیں لیکن جو capacity اتنی بڑھی ہے تو اُس حساب سے اس طرف توجہ دس سال میں نہ ہونے کے برابر ہے یہ تو اب آئے ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے جو حقیقت ہے وہ بیان ہونی چاہئے۔ اس میں جو کمی کوتاہی رہی ہے جو کہ میں نے وہ کام بھی شروع کیا تھا کہ آتے ہی قیدی کا ایکسرے ہو، اُس کے scan کئے جائیں یہ چیزیں ہم نے مہیا کر کے دینی شروع کر دی تھیں اب یہ بھی نہیں ہو رہا۔ یہ چیزیں ignore unfortunately ہوئی ہیں۔ یہ پورا سیکٹر ہی ignore ہوا ہے۔ ارشد ملک صاحب آپ نے تو کچھ نہیں کرنا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ایک تو وہ دس سال ہیں یا پانچ سال۔۔۔

جناب سپیکر: ہن تُسیں دس سال دے پنج سال کر دتے نیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی کریں مینوں تے exempt کرو میرا اس دے وچ کوئی اتنا قصور نیں اے۔

جناب سپیکر: آپ کا تو قصور ہے ہی نہیں۔ میں بالکل نہیں کہہ رہا مجھے پتہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب اگر مجھے تھوڑی سی بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو اس وقت دور جا رہا اور جو اس وقت اس ایوان کا وزیر اعلیٰ ہے اُس کا ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے۔ میں تو on the floor of the House کھڑے ہو کر ایوان میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ کرے کہ چودھری پرویز الٰہی کا دور ہی واپس آ جائے جس کے بارے میں سنا ہے کہ وہ بڑا دور تھا تو اللہ کرے کہ آپ کا دور آ جائے۔ یہ جو اس [*****] اس سے تو آپ کا دور کروڑ درجے بہتر تھا اور میں آپ کو یہ عرض کروں منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے جو جیل کے حالات ہیں میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ سوال پر بڑا personal interest لیتے ہیں یہ دیکھیں کہ 1765 قیدی ہیں اور 48 بیڈز کا ہسپتال ہے اور اگر اُن میں سے خدانخواستہ کسی کو دل کی تکلیف ہو جائے، کسی کو کچھ ہو جائے وہ جیل سے باہر نکلتے نہیں تو اُن کی جان نکل جاتی ہے اور وہاں پر جو انہوں نے ٹیسٹ دیئے وہاں پر آپ ان سے عملہ پوچھ لیں کہ وہاں ان کا سٹاف کتنا ہے یہ مجھے سٹاف بتا دیں اور وہاں پر جو ٹیسٹ ہو رہے ہیں وہ limited سے ہیں تین سے چار ٹیسٹ ہو رہے ہیں تو کیا اُن قیدیوں کا fundamental right نہیں ہے؟

---

* بحکم جناب چیئرمین مباحثات مورخہ 7۔ مئی 2021 کے صفحہ نمبر 287 کے تحت الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: محمد ارشد ملک! آپ کی ایک چیز بنتی ہے اس کے بارے میں اگر چوہان صاحب کے پاس information ہے تو چلیں دے دیں اور جو 48 بیڈز کا ہسپتال ہے اُس میں testing کی facility کیا ہے اور اُس میں کون کون سا شعبہ اُن کے پاس ہے کیا کوئی Cardiologist کی بھی facility حاصل ہے کیا کوئی جو دوسری بیماریاں ہیں اُس حوالے سے بھی کوئی شعبہ ہے؟ مجھے یاد ہے 1996 میں بھی جیل گیا تھا تو وہاں پر ایک ہی ڈاکٹر ہر فن مولا تھا اور کچھ بھی نہیں تھا تو میں وہاں رہ کر اُس وقت دیکھتا رہا تو جب اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تو پھر میں نے سارا ٹھیک کیا لیکن اب اس ہسپتال میں کیا کیا سسٹم ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ایک تو میرے فاضل دوست نے عملے کی تعداد پوچھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک extra question ہے وہ fresh question put کر دیں تو اُس کی بھی detail آجائے گی باقی جہاں تک آپ نے کہا کہ ڈاکٹرز کی اور medical facilities کیا ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ ہر ہسپتال کے اندر ایک میڈیکل آفیسر ہوتا ہے، ایک ڈسپنسر ہوتا اور تمام میڈیکل کی جو facilities ہیں اگر کسی کو کوئی ایمرجنسی ہو جاتی ہے تو متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے اور اگر شہر کا کوئی متعلقہ بڑا ہسپتال ہو نہیں تو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہو گا، نہیں تو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہو گا وہاں پر اُن کو۔۔۔

جناب سپیکر: فیاض الحسن چوہان! آپ کے پاس محکمہ آئے دو مہینے ہوئے ہیں۔ کوئی نہیں ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ there is no concept of the classes in the jail and recently جو 1984 کے Prisons Rules ہیں انہوں نے amendments کی ہیں تو میرے خیال میں منسٹر صاحب کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ انہوں نے classes کے حوالے سے amendments کی ہیں ان کے جیل کے rules میرے پاس ہیں میں نے ان کو re-check بھی کیا ہے اور جو fundamental rights ہیں اور آپ نے بالکل درست فرمایا ہے جو آپ نے جرمنی اور دوسری جگہوں سے یہ سارا

sketchلیا، ہمیں یاد بھی ہے بلکہ ہم نے حفظ کیا ہوا ہے تو اُس میں یہ ہے کہ better classاور فلاں classاور کیا کیا چیزیں وہ قیدی رکھ سکتے ہیں۔ لہذا اس حد تک میں چاہوں گا جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ معزز منسٹر صاحب کو یہ بتائے کہ ہم نے اُس میں یہ یہ amendments کی ہیں rules 72,74,75,76ان میں amendmentsہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب ہم اور سوال لے لیتے ہیں سوال کو ختم کرنے سے پہلے چوہان صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میں نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے سوال کر لئے ہیں آپ نے دو ضمنی سوال کرنے تھے وہ آپ نے دو تین ضمنی سوال کر لئے ہیں۔ اب آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیں اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک ضمنی سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں اب آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، کیا بات ہے؟ last one

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بالکل۔ آپ کا شکریہ میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت سنٹرل جیل ساہیوال اور HSP Sahiwalمیں موجود طبی سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے اقدامات اُٹھا رہی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو وجوہات بیان فرمادیں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر جو طبی سہولیات ہیں وہ نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو منسٹر صاحب بار بار بات فرمارہے ہیں کہ آپ انہیں بتائیں کہ اس floorپر ہم آئے ہیں تو ہر سوال نیا سوال نہیں ہے۔ supplementary question کس کو کہتے ہیں جب ایک مین سوال ہو گیا تو اُس کے بعد ضمنی سوال ہی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں یہ تو بات ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر نہ تو سٹاف ہے اور نہ وہاں پر WMOہے نہ وہاں پر heartکا Specialistہے، نہ وہاں پر کوئی Skin Specialistہے اور

وہاں پر جو قیدی ہیں وہ تو بے چارے پہلے ہی ستائے ہوئے ہیں، پہلے ہی حالات کے معاملات کے ستائے ہوئے ہیں تو کون اُن کا خیال کرے گا؟

جناب سپیکر: جناب ارشد ملک! اب آپ بیٹھ جائیں میری بات سنیں دیکھیں جو سٹاف جو پچھلے دس سال سے چلا آ رہا ہے وہ سٹاف چوہان صاحب نے بتا دیا ہے اب اس کو جانے دیں۔ چوہان صاحب آپ ایک منٹ میری بات سنیں آپ کے لئے یہ بات ہے کہ آپ جتنا عرصہ جیل خانہ جات کے منسٹر ہیں کم از کم آپ کچھ چیزیں ایسی کر جائیں کہ جو کہ قیدیوں کی طبی سہولت میں اضافہ ہو جائے اُن کی میڈیکل facilities میں اضافہ ہو جائے وہ آپ کو ایک credit جائے گا یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے وہ آپ کر لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، بہتر۔

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال نمبر 3808 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی اُنہی کا ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ تو بولتی نہیں آپ بیٹھی ہوئی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں آپ کا wait کر رہی تھی آپ کہیں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں محترمہ عظمیٰ کاردار آپ اپنا سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3477 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں اسیران کی دادرسی کی درخواستیں بذریعہ جیل سپرنٹنڈنٹ ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*3477: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیل میں بند سزا یافتہ قیدی دستی یا بذریعہ ڈاک اپنی کوئی بھی دادرسی کی درخواست کسی بھی محکمہ کو بھجوا سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں بند بعض سزایافتہ قیدی اپنے مخالفین کو انڈر پریشر کرنے کے لئے دیگر اداروں میں ملازم ان کے دوست احباب کے خلاف نام نہاد شکایات پر مبنی درخواستیں ملی بھگت سے سپرنٹنڈنٹ جیل کے کورنگ لیٹر کے ساتھ متعلقہ محکمہ کو بھجوا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جیل مینول کی رو سے سپرنٹنڈنٹ جیل کسی بھی قیدی کی ذاتی درخواست پر آفیشل کورنگ لیٹر لگانے کا مجاز نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اختیارات سے تجاوز پر بعد از انکوائری سپرنٹنڈنٹ مذکورہ کے خلاف انضباطی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ سپرنٹنڈنٹ نے 2019 کے دوران کورنگ لیٹر کے ساتھ جو درخواستیں محکمہ جات کو بھجوائیں ان کی تفصیل مع نام قیدی اور درخواست کا نتیجہ بھی بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) جی ہاں! بمطابق قوانین جیل خانہ جات درست ہے کہ کوئی بھی قیدی بذریعہ ڈاک اپنی دادرسی یا صفائی پیش کرنے کے لئے کسی بھی سرکاری محکمہ کو خط بھجوا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس امر کی اجازت سپرنٹنڈنٹ جیل دے۔ پاکستان پریزن رولز کے درج ذیل قواعد کے تحت قیدی اپنا خط بھجوا سکتا ہے۔

قاعدہ نمبر 542 حکومت یا حکومتی افسران سے عرضداشت:

"قیدیوں کو حکومت، انسپکٹر جنرل اور حکومتی آفیسران سے ان کی سرکاری حیثیت میں عرضداشت پیش کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ تاکہ وہ اپنی شکایات کا ازالہ کرسکیں۔ عرضداشت صرف شکایات کے بارے میں ہونی چاہئے۔ اور اس میں الزام تراشی اور غیر متعلقہ مواد نہیں ہونا چاہئے۔ ایک قیدی کے دوسرے قیدی کی طرف سے کوئی امر پیش کرنے یا مشترکہ عرضداشتیں یا درخواستوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

قاعدہ نمبر 565 حوالاتی اسیران کو، خطوط کی تعداد کی اجازت:

ہر حوالاتی قیدی کو ایک ہفتہ میں ایک خط حکومتی خرچے پر لکھنے کی اجازت ہو گی۔ اگر ملزم قیدی اپنی صفائی پیش کرنے کے سلسلے میں زیادہ خطوط لکھنا چاہے تو سپرنٹنڈنٹ اگر

ضروری سمجھے تو اسے گورنمنٹ کے خرچے پر اس امر کی اجازت دے سکتا ہے۔ اسے اپنے خرچے پر اور خطوط بھیجنے کی اجازت بھی دی جا سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر 568 خفیہ خطوط حوالاتی اسیران:

"کسی حوالاتی اسیر نے بطور ہدایات اپنے قانونی مشیر کے جائز رازدارانہ تحریری رابطہ کے لئے کوئی تحریر کی ہو تو وہ قانونی مشیر کو بھیج دی جائے گی اور سپرنٹنڈنٹ اس رابطے کے مندرجات یا اس کا کوئی حصہ کسی دوسرے شخص کو نہیں بتائے گا۔ اس قاعدے کے مقصد کے لئے "لیگل ایڈوائزر" سے مراد لیگل پریکٹیشنر ہے جو ایکٹ xviii آف 1879 کے معنی میں آتا ہے۔ مزید برآں تحریر خدمت ہے کہ معزز ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان جیل کا ماہانہ دورہ کرتے ہیں اور قیدیوں سے ان کے مقدمات کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ اس دورہ کے دوران اگر کوئی قیدی اپنا مقدمہ کے متعلق یا کسی انتظامی امور کے متعلق عدلیہ یا انتظامی محکموں میں اپنی درخواستیں بھجوانے کی درخواست کریں تو دورہ کرنے والے معزز جج کے حکم پر متعلقہ فورم پر ان کی درخواست بھیج دی جاتی ہے۔ ایسی درخواست اور خطوط کے ساتھ بھی بمطابق دفتری طریق کار کورنگ لیٹر لگایا جاتا ہے۔

(ب) ہر گز درست نہ ہے۔ کسی قیدی کی درخواست پر جب بھی کوئی درخواست یا خط دیگر سرکاری محکمہ کو بھیجا جاتا ہے تو ہر صورت میں اس امر کی یقین دہانی کی جاتی ہے کہ بھیجے جانے والے خط یا درخواست میں کوئی قابل اعتراض مواد نہ ہو۔ کسی درخواست یا خط میں اگر مدعیان کو بلیک میل کرنے یا انڈر پریشر کرنے کا عنصر ہو تو فی الفور ایسی درخواست / خط کورد کر دیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل جہلم سے قیدیوں کی درخواستیں کسی دیگر سرکاری ادارے میں اس وقت بھجوائی جاتی ہیں اگر ان درخواستوں / خطوط میں درخواست گزار نے پاکستان پریژن رول نمبر 565 کے تحت اپنی صفائی پیش کی ہو۔ ڈسٹرکٹ جیل جہلم سے کسی بھی قیدی کی طرف سے کوئی ایسی درخواست دیگر سرکاری ادارہ کو نہ بھجوائی گئی ہے جس میں ان کے مدعیان / مخالفین کو بذریعہ ان کے دوست احباب یا ملازمین انڈر پریشر کرنے یا بلیک میل کرنے کا مواد ہو۔ چونکہ سوال متعلقہ میں

کسی قیدی کے نام کی نشاندہی نہ کی گئی ہے۔ لہٰذا دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم کے پاس قیدی کے مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں انکوائری / تفتیش کے لئے کوئی مواد نہ ہے۔

(ج) جیل مینوئل کی رو سے سپرنٹنڈنٹ جیل کسی دیگر ادارے کی طرف بھیجے جانے والے ہر خط / درخواست / مراسلہ پر کورنگ لیٹر لگانے کا مجاز ہے۔ کیونکہ پاکستان پریژن رولز کے قاعدہ نمبر 1242 کے تحت دفتری طریق کار کی رو سے رجسٹر نمبر 17 اور رجسٹر نمبر 18 میں وصول کئے جانے اور بھیجے جانے والے تمام تر خطوط کا ریکارڈ قائم رکھنے کے لئے پابند ہے۔

قاعدہ نمبر 1242 رجسٹر رکھنے کے بارے میں ہدایات:

رجسٹر نمبر 17 اور 18 وصول کئے جانے اور بھیجے جانے والے خطوط کا رجسٹر

"(i) تمام وصول کئے جانے والے خطوط کا اندراج رجسٹر نمبر 17 میں کیا جائے گا اور تمام بھیجے جانے والے خطوط بھی اسی طریقے سے رجسٹر نمبر 18 میں درج کئے جائیں گے۔ لہٰذا درج بالا قانونی رجسٹرز کی تکمیل کے لئے لازم ہے کہ ہر بھیجے جانے والے خط / درخواست کے ساتھ کورنگ لیٹر از دفتر سپرنٹنڈنٹ جیل لگایا جائے۔

(د) جیل سے بھیجے جانے والے خطوط / درخواستوں (بشمول خطوط / درخواستیں قیدیان) کے ساتھ کورنگ لیٹر لگانا درج بالا گزارشات کے تحت دفتری طریق کار کے عین مطابق ہے اور ہر گز بھی اختیارات سے تجاوز نہ کیا گیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم نے بمطابق قوانین دفتری طریق کار کے تحت اپنی ڈیوٹی سرانجام دی ہے۔

(ہ) سال 2019 میں ڈسٹرکٹ جیل جہلم 23 قیدیوں کی درخواستیں / خطوط مختلف محکمہ جات میں بھجوائی گئیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید بر آں تحریر خدمت ہے کہ معزز جج صاحبان جیل کے دورہ پر اگر کسی قیدی یا حوالاتی کی درخواست بھجوانے کا حکم صادر فرمائیں تو ان کے حکم پر جیل کے توسط سے عدلیہ یا دیگر انتظامی محکموں کی طرف درخواست گزار قیدیوں کی درخواستیں / خطوط بھجوا دیئے

جاتے ہیں ۔ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم کے شیڈول دورہ کے دوران اگر کوئی حوالاتی اسیر اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے دیگر محکموں میں درخواست بھجوانا چاہے تو سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم بمطابق پاکستان پریژن رول نمبر565ان کی درخواستیں متعلقہ محکمہ / ادارہ کو بھجواتا ہے۔ جس پر عمل درآمد متعلقہ محکمہ کی اتھارٹی کی صوابدید ہے کہ وہ درخواست پر کیا کارروائی کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں بند بعض سزا یافتہ قیدی اپنے مخالفین کو انڈر پریشر کرنے کے لئے دیگر اداروں میں ملازم ان کے دوست احباب کے خلاف نام نہاد شکایات پر مبنی درخواستیں ملی بھگت سے سپرنٹنڈنٹ جیل کے covering letter کے ساتھ متعلقہ محکمہ کو بھجوا رہے ہیں؟ میرے سوال کے جز(ب) کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ کسی درخواست یا خط میں اگر مدعیان کو بلیک میل کرنے یا انڈر پریشر کرنے کا عنصر ہو تو فی الفور ایسی درخواست کو رد کر دیا جاتا ہے اور کوئی ایسی درخواست دیگر سرکاری ادارہ کو نہ بھجوائی گئی ہے جس میں ان کے مدعیان / مخالفین کو بذریعہ ان کے دوست احباب یا ملازمین انڈر پریشر کرنے یا بلیک میل کرنے کا عنصر مواد ہو۔ محکمے نے ایوان میں ان درخواستوں کی جو تفصیل دی ہے جو کہ 2019 میں مختلف قیدیوں کی طرف سے دی گئی تھیں اس میں ایک قیدی ایسا ہے جس نے سات درخواستیں دی ہیں۔ اس قیدی نے کئی لوگوں سے ٹھیکے پر زمینیں لی ہوئی تھیں اور جب اس نے زمین مالکان کو payment کرنی ہوتی تھی تو اس کے cheques bounce ہو جاتے تھے یہ covering letter بھی لے لیتا تھا اور بعد میں پتا چلتا تھا کہ نیچے سے درخواستیں بھی تبدیل کر والی ہیں۔ اس شخص کی پہلی درخواست نمبر 8 ہے جو کہ 2019-03-15 میں دی گئی اس قیدی شخص کا نام غلام مصطفیٰ ولد محمد حسین ہے۔ اس کی پہلی درخواست جب سپرنٹنڈنٹ کے covering letter کے ساتھ گئی تو اس کا آگے سے جو محکمے نے جواب دیا وہ یہ تھا کہ اے ایس پی نے اس درخواست کی بابت انکوائری کی اور بعد از انکوائری درخواست حقیقت پر مبنی نہ ہونے کی بناء پر داخل دفتر کی گئی

یعنی کہ اس درخواست میں اس شخص نے غلط بیانی کی ہوئی تھی لیکن انہوں نے وہ درخواست آگے بھجوادی ۔ اس کے بعد اس نے پھر 2019-06-27 میں درخواست بھجوائی تو محکمے نے وہ درخواست MCB Bank کو بھجوادی تو اس کا آگے سے جواب یہ آیا کہ درخواست دہندہ کا مؤقف غلط ثابت ہونے پر درخواست داخل دفتر نہ ہوئی۔ اس بات کا پتا ہونے کے باوجود کہ یہ قیدی مدعیان کو جھوٹی درخواستوں کی آڑ میں مدعیان کو انڈر پریشر کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کے باوجود اس قیدی کی سات درخواستیں بھیجی گئی ہیں تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ یہ جو covering letter بھیجا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہوتی ہے، کیا اس بابت سپرنٹنڈنٹ کو علم ہوتا ہے کہ جو درخواستیں بھیجی جارہی ہیں وہ اندر کھاتے تبدیل کی جارہی ہیں یا سپرنٹنڈنٹ جیل بھی پیسے لے کر مدعیان پر پریشر ڈالنے کے لئے ایسے قیدیوں کی درخواستیں آگے بھیجتے ہیں تو کیا وہ بھی اس میں ملوث ہوتے ہیں؟ مجھے اس بابت ذرا وزیر موصوف بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ وہ مجھ سے میرے آفس میں ملاقات کرلیں تب تک میں اس حوالے سے proper investigation کرلوں گا اس قیدی کے حوالے سے محترمہ کی جو بھی apprehensions ہیں وہ بھی دور کردیں گے۔ میں خود بھی اس جیل کا وزٹ کروں گا کیونکہ اللہ پاک کے کرم سے ان چھ مہینوں میں، میں نے کم از کم 15 جیلوں کا وزٹ کیا ہے جو شاید ہی کسی وزیر جیل خانہ جات نے 5 سالوں میں کئے ہوں گے جو کہ میں نے گزشتہ چھ ماہ میں کئے ہیں۔ میں انشاءاللہ جہلم جیل کا وزٹ بھی کروں گا اور آئی جی جیل خانہ جات بھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اس حوالے سے investigation کریں اگر کوئی قیدی اس قسم کی malfunctioning practice میں involve ہوا تو ہم اس کی پوری information محترمہ کو دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معزز رکن نے سوال ہاؤس میں کیا تو معزز منسٹر اس کا جواب بھی ہاؤس میں ہی دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ایسی کوئی بات نہیں مقصد تو سوال کرنے کا یہ ہے کہ سوال کرنے والا مطمئن ہو جائے تو ٹھیک ہے، جی، منسٹر صاحب آپ آئی جی سے مل کر اس حوالے سے پوچھ لیجئے گا۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے ان کی request آئی ہے لہٰذا ان کے سوالات نمبر 3596 اور 3597 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: میرا سوال نمبر 3633 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قید خواتین کی بریسٹ کینسر کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*3633: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قید خواتین میں بریسٹ کینسر کے متعلق آگاہی سیمینار کروائے گئے ہیں؟

(ب) کیا جیل میں مقید خواتین کی بریسٹ کینسر کے متعلق تشخیص اور ٹیسٹ کروائے گئے ہیں؟

(ج) کتنی خواتین میں بریسٹ کینسر کی نشاندہی ہوئی ہے اور انکے علاج کے لئے کیا لائحہ عمل اپنایا گیا ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین میں بریسٹ کینسر کے متعلق آگاہی سیمینار کروائے گئے ہیں (تفصیل ضمیمہ " الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس

ضمن میں جیلوں میں تعینات وومن میڈیکل آفیسر اور LHV جیلوں میں مقید خواتین اسیران کو بریسٹ کینسر کے متعلق گاہے بگاہے آگاہی مہیا کرتی ہیں۔

(ب) جیل میں نئی آنے والی خواتین کے بریسٹ کینسر کی بنیادی تشخیص و ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ اگر کسی خاتون اسیر میں یہ علامات پائی جائیں تو متعلقہ DHQ ہسپتال سے رابطہ کیا جاتا ہے۔

(ج) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں مقید قیدی خواتین میں کسی بھی خاتون اسیر میں بریسٹ کینسر کی شکایت یا بریسٹ کینسر سے متعلق مشتبہ کیس نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا صوبہ بھر کی جیلوں میں قید خواتین میں بریسٹ کینسر کے متعلق آگاہی سیمینار کروائے گئے ہیں؟ تو اس کی تفصیل میرے پاس آگئی ہے۔ میری پہلی تجویز یہ ہے کہ مزید اس طرح کے آگاہی پروگرامز ہونے چاہئیں اور جیلوں میں بریسٹ کینسر سے آگاہی کے متعلق وقتاً فوقتاً ڈیسک قائم ہونے چاہئیں۔ میرا ضمنی سوال جز(ب) سے متعلق ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا جیل میں مقید خواتین کی بریسٹ کینسر کے متعلق تشخیص اور ٹیسٹ کروائے گئے ہیں؟ تو اس کے جواب میں محکمے نے بتایا ہے کہ ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں اور اگر کسی خاتون اسیر میں یہ علامات پائی جائیں تو اس کو متعلقہ ہسپتال refer کر دیا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ٹیسٹ ان خواتین کے لئے جاتے ہیں کیا وہ کسی خاتون کی شکایت یا اس میں پائی جانے والی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے کروائے جاتے ہیں یا پھر جیسے ہی کوئی خاتون جیل میں enrolled ہوتی ہے تو اس کے باقاعدہ سے یہ ٹیسٹ کروالئے جاتے ہیں تو یہ مجھے اس حوالے سے آگاہ فرمادیں کیونکہ مجھے اس حوالے سے تھوڑی confusion ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جب تک کسی خاتون میں علامات ظاہر نہ ہوں تو اس وقت تک اس قسم کی بڑی بیماری کے حوالے سے medication کا intitiative نہیں لیا جا سکتا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میں آپ کو اس حوالے سے تھوڑا بتا دیتا ہوں کہ بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی مشین کوئی مہنگی نہیں ہے اور 50 سے 60 فیصد تک بریسٹ کینسر کے مریض میں کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتیں جب تک کہ آپ اس مریض کا ٹیسٹ نہ کروالیں۔ یہ کوئی مہنگی مشین نہیں ہے لہذا اس حوالے سے آپ فنڈ لے کر وہاں پر مشینیں خرید لیں اور وہاں قیدی خواتین کا آپ general check up کروالیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Basic spirit اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو قیدی جیل میں آ گیا ہے اس کی ایک ایک چیز کی ذمہ دار حکومت ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی قیدی جیل سے باہر ہے تو پھر اس کی ذمہ دار حکومت تو نہیں ہے پھر تو اس قیدی کے لواحقین کی صوابدید ہے چاہے وہ ٹیسٹ کروائیں یا نہ کروائیں لیکن چونکہ ایک قیدی جو کہ آپ کی custody میں ہے تو یہ چیز پھر آپ کے فرائض میں شامل ہے۔ خواتین میں بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کی علامات ظاہر ہی نہیں ہوتی ہیں اس لئے یہ کام آپ کے کرنے والا ہے کیونکہ یہ مشین کوئی اتنی مہنگی بھی نہیں ہے لہذا یہ مشینیں جیلوں میں لگوائیں تا کہ آپ کا نام بنے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! انشاءاللہ آپ کے اس پوائنٹ کو consider کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آئی جی جیل خانہ جات یہاں ایوان میں تشریف رکھتے ہیں وہ بھی ماشاءاللہ صحیح کام کر رہے ہیں لیکن آپ کو اور آئی جی صاحب کو بھی چاہئے کہ یہ ٹیسٹ ویسے ہی شروع کروادیں کیونکہ یہ کوئی مہنگا ٹیسٹ نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس میں ہوتا یہ ہے کہ جو کوئی viral disease ہونے والی ہوتی ہے ایسے مریض کے فوری طور پر ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں اس کی بات نہیں کر رہا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! جب تک آپ اپنی مشینیں نہیں خریدتے اس وقت تک آپ یہ ٹیسٹ باہر لیب سے شروع کروادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے انشاءاللہ اس کو کرتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے جس حوالے سے سوال کیا تھا آپ نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میں بھی یہی کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستانی خواتین میں بریسٹ کینسر بہت تیزی سے پھیل رہا ہے تو جو خواتین جیل سے باہر ہیں ان میں اتنا شعور نہیں ہے تو جو خواتین جیل کے اندر بیٹھی ہیں وہ تو پھر اس شعور سے بہت دور ہیں۔ اگر یہ ٹیسٹ سسٹم شروع ہو جائے گا تو یہ بہت اچھا ہو جائے گا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ ٹیسٹ اتنا مہنگا بھی نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک سوال رہتا ہے اس کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کے سوال نمبر 3676 کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: سنٹرل جیل کوٹ لکھپت اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں قیدیوں / حوالاتیوں کو رکھنے کی گنجائش اور علاج معالجہ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1449: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور کتنے رقبہ پر محیط ہے، یہ جیلیں کتنے قیدی و حوالاتی رکھنے کے لیے بنائی گئی تھیں اور اس وقت ان میں کتنے قیدی / حوالاتی رکھے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ جیلوں میں کتنے کتنے بیڈز کے ہسپتال بنائے گئے ہیں، ان ہسپتالوں میں قیدیوں / حوالاتیوں کو تشخیص اور علاج کی کون کونسی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں کو سال18۔2017 اور19۔2018 میں کتنا بجٹ قیدیوں / حوالاتیوں کو علاج معالجہ و دیگر اخراجات کے لئے فراہم کیا گیا؟

(د) کیا مذکورہ ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنائے یا مخیر حضرات کے تعاون سے بنائے گئے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) 1۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور 32ایکڑ رقبے پر محیط ہے، اور منظور شدہ اسیر ان کی گنجائش 2000ہے۔ جبکہ اس وقت 3200اسیر ان مقید ہیں۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور 62 ایکڑ اور 4 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ جیل ہذا پر منظور شدہ گنجائش2350 ہے۔ جبکہ اس وقت جیل ہذا میں 3693 اسیر ان قید ہیں۔ جن میں 2470قیدی، 1043حوالاتی اور 180اسیر ان سزائے موت کے ہیں۔

(ب) 1۔ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں ٹی بی وارڈ میں16 بیڈز، وارڈ برائے عادی منشیات بحالی مرکز میں 27بیڈز، جنرل وارڈ میں 33بیڈز، لیبارٹری، الٹراساونڈ، ڈینٹل یونٹ، ECGمشین، نیبلائز مشین، ایکسرے اور میڈیسن کی سہولیات موجود ہیں۔ جیل ہسپتال OPD, Indoorجنرل وارڈ، T.Bوارڈ اور Rehabilitation Centerوارڈ پر مشتمل ہے نیز مریضوں کے ٹیسٹ وغیرہ کے لیے جدید لیبارٹری اور MAH 500 کی ایکسرے مشین موجود ہے جو کہ Fully Functionalہے۔ نیز میڈیسن سٹور اور ڈینٹل آوٹ ڈور کے لیے ڈینٹل یونٹ بھی موجود ہے۔ الٹرا ساؤنڈ مشین، سکشن مشین، ریفریکٹو میٹر، ECGمشین اور کارڈیک ایمر جنسیز کو ڈیل کرنے کے لئے Defibrillator بھی موجود ہے۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور پر 56بیڈز پر مشتمل ہسپتال ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مین جنرل وارڈ32 بیڈز

آئسو لیشن وارڈ12 بیڈز

ٹی بی وارڈ12 بیڈز

جیل میں اسیران کو علاج معالجہ کی تمام تر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

20بیڈز ہسپتال کا یونٹ زیر تعمیر ہے جو کہ متوقع ہے کہ اگلے مالی سال سے پہلے مکمل ہو جائے گا۔

(ج) 1۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر مالی سال 18-2017 میں قیدیوں / حوالاتیوں کو علاج معالجہ اور دیگر اخراجات کی مد میں 21 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ جبکہ مالی سال 2018-19 میں 12 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور پر جیل اسیران کے علاج معالجہ / ادویات کے لیے سال 18-2017 میں -/3863478 روپے، سال 19-2018 میں -/3136262 روپے اور سال 20-2019 میں -/2999832 روپے صرف کئے گئے۔

(د) 1۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں موجود ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنایا۔ تاہم ہسپتال وارڈز کی تزائین و آرائش اور لیبارٹری میں CBC Analyzer اور Chemistry Analyzer کی مشینیں مخیر حضرات کی مدد سے مہیا کی گئیں۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور میں ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنایا۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس بی "سی "اور ٹی بی کے امراض میں مبتلا اسیران سے متعلقہ تفصیلات

*1817: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام اور ٹی بی کنٹرول پروگرام کے تحت قیدیوں میں ہیپاٹائٹس بی سی اور ٹی بی کی تشخیص کے لئے سال 2018 سے آج تک کتنی مرتبہ کیمپ لگائے گئے؟

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں مقید اسیران میں سے کتنے اسیران ہیپاٹائٹس بی سی اور ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہیں؟

(ج) حکومت صوبہ بھر کی جیلوں میں مقید اسیران جو ہیپاٹائٹس " بی سی "اور ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہیں کے علاج معالجہ اور تشخیص کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سال 2018 سے آج تک صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس بی، سی اور ٹی بی کے جن تواریخ میں کیمپ لگائے گئے اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید بر آں پنجاب بھر کی جیلوں میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت کئے گئے اسیران کے ٹیسٹوں اور علاج معالجہ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس بی کے مرض میں مبتلا 154 اسیران مقید ہیں۔ ہیپاٹائٹس "سی" کے مرض میں مبتلا 526 اسیران مقید ہیں۔ ٹی بی کے مرض میں مبتلا 102 اسیران مقید ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی تمام جیلوں میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیران کا مکمل طبی معائنہ کیا جاتا ہے۔ ان امراض میں مبتلا اسیران کو جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ کو چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت و خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اسیران کو پینے کے لئے فلٹر شدہ پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ہیپاٹائٹس اور ایڈز میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ ان امراض میں مبتلا اسیران میڈیکل، پیرا میڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی و نگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے صوبہ بھر کی جیلوں میں مقید اسیران کی سکریننگ شروع کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جیلوں میں وقتاً فوقتاً ان امراض سے متعلقہ آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے ان امراض کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہیں۔

فیصل آباد: سنٹرل جیل کی عمارت و تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*1901: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد سنٹرل جیل کتنے رقبہ پر مشتمل ہے۔اس کی عمارت کتنے بیرکس، کمروں اور دفاتر پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں تعینات ملازمین کی تعداد، عہدہ، گریڈ اسامی وائز علیٰحدہ علیٰحدہ کتنی کتنی ہے؟

(ج) اس میں گریڈ16 اوراوپر کے کتنے ملازمین تعینات ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(د) اس میں قیدیوں / حوالاتیوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس میں قیدیوں کے کیا کیا سامان میسر ہے؟

(و) اس جیل کے سال18-2017اور19-2018 کے اخراجات مدوار بتائیں؟

(ز) اس جیل میںConjugal Rights کے لئے کتنے کمرے / روم بنانے کی منظوری کب ہوئی تھی ان کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔کیا یہ کمرے / رومز تیار ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل فیصل آباد 125ایکڑ 04 کنال اور 05 مرلہ پر مشتمل ہے۔ جس میں جیل کا رقبہ 55ایکڑ ہے رہائش گاہ کالونی کا رقبہ 18 ایکڑ ہے زرعی رقبہ 27ایکڑ ہے ڈویلپمنٹ سکیم کا رقبہ 25ایکڑ اور 05 مرلہ ہے سنٹرل جیل فیصل آباد میں اسیران کے لئے 9عدد بیرک، 08 سیلز، 01 ہسپتال، 01عدد کچن، 06 سزائے موت سیلز، 03 ہائی سکیورٹی انکلوژرز، 01ہائی سکیورٹی سیل سزائے موت، 01یو بارک ہائی سکیورٹی پر مشتمل ہے۔ ملازمین کی بیرکس 03 ہیں اور ملاقاتیان کے لئے 01 انتظار گاہ شیڈ اور 01 ملاقات شیڈ ہے۔ جیل ہذا کے 12 دفاتر 01 مین ڈیوڑھی بھی شامل ہے۔

(ب) سنٹرل جیل فیصل آباد میں تعینات ملازمین کی تعداد، عہدہ گریڈ اسامی وار کی تفصیل ضمیمہ (A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل فیصل آباد پر تعینات گریڈ 16 اور اوپر کے ملازمین کی تفصیل ضمیمہ " B " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سنٹرل جیل فیصل آباد میں قیدیوں / حوالاتیوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔اشیاء خورد و نوش اور اشیاء ضروریات بمطابق جیل مینوئل فراہم کی جاتی ہیں۔

2۔علاج معالجہ کے لئے جیل کے اندر ہسپتال موجود ہے جس میں میڈیکل آفیسر ز اور پیرا میڈیکل سٹاف تعینات ہے۔ علاوہ ازیں بیمار اسیر ان کی سہولت کے لئے سنٹرل جیل فیصل آباد پر ایک عدد ایمبولینس موجود ہے۔ جو کہ اسیر ان کو ایمر جنسی کی صورت میں استعمال کی جاتی ہے۔

3۔پی سی او کی سہولت موجود ہے۔

4۔ قانونی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔

5۔LED کی سہولت موجود ہے۔

6۔ٹھنڈے پانی کی فراہمی کے لئے چیلرز لگائے گئے ہیں۔

8۔ اسیر ان کے لئے صاف شفاف اور میٹھے پانی کی دستیابی کے لئے 02 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔

9۔ تعلیم و تربیت کے لئے مذہبی ٹیچرز جو کہ سرکاری طور پر اور ادارہ تعلیم والقرآن کی جانب سے تعینات ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل فیصل آباد میں قیدیوں / حوالاتیوں کے لئے قیدی کمبل، قیدی دریاں، اور قیدی کپڑے فراہم کئے جاتے ہیں۔

(و) سنٹرل جیل فیصل آباد میں اخراجات کی تفصیل ضمیمہ "C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) سنٹرل جیل فیصل آباد میں Conjugal Rights کی بلڈنگ کے لئے 54 عدد رومز ہیں ان کی منظوری مورخہ 11.12.2020 کو ہوئی اور ان کی تعمیر پر 109.255 ملین روپے خرچ ہوئے اور کمرے / رومز تیار ہیں۔

سنٹرل جیل ملتان اور راولپنڈی کے بارے میں تفصیلات

*1938: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل ملتان اور راولپنڈی کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں قیدیوں / حوالاتیوں کو رکھنے کی گنجائش کتنی کتنی ہے اور اس وقت ان میں علیٰحدہ علیٰحدہ کتنے قیدی / حوالاتی رکھے گئے ہیں؟

(ج) ان جیلوں کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات مد وائز علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) ان جیلوں میں گریڈ 16 اور اوپر کے کتنے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) ان میں قیدیوں کو کون کونسی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) ان جیلوں میں Conjugal Rights کے لئے کتنے کمرے اور رومز زیر تعمیر کب سے ہیں۔ ان پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ا۔ سنٹرل جیل ملتان 115 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی کا کل رقبہ 75 ایکڑ 2 کنال پر مشتمل ہے

(ب) ا۔ سنٹرل جیل ملتان میں 1612 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت جیل ہذا میں 307 حوالاتی، 1026 قیدی اور 247 سزائے موت کے اسیران مقید جیل ہیں۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی میں 2174 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ اس وقت جیل ہٰذا میں درج ذیل اسیران بند ہیں۔

1۔ مرد اسیران حوالاتی 3058 = نفر

2۔ خواتین اسیران حوالاتی 93 = نفر

3۔ نوعمر اسیران (مرد حوالاتی) 55 = نفر

4۔ مرد اسیران قیدیان 2029 = نفر

5۔ خواتین اسیران قیدیان 58 = نفر

6۔ نوعمر اسیران (مرد قیدیان) 3 = نفر

کل تعداد 5296 = نفر

(ج) ا۔ سنٹرل جیل ملتان کے اخراجات مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی کے اخراجات مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ا۔ سنٹرل جیل ملتان کے ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی کے ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ا۔ سنٹرل جیل ملتان

میڈیکل و مفت ادویات اور حفظان صحت کے اُصولوں کے عین مطابق فلٹر شدہ پینے کا پانی، بہتر خوراک، مذہبی تعلیم، نصابی و غیر نصابی سرگرمیاں، کھیلوں کے مقابلے، ٹیوٹا کی طرف سے ٹیکنیکل تعلیم، پی سی او کی سہولت۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی

جیل ہذا میں بند اسیران کو بمطابق جیل قواعد تمام تر سہولیات بہم پہنچائی جارہی ہیں۔

جیل ہذا میں بند اسیران کو گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ہفتہ وار مینو کے مطابق صبح کا ناشتہ، دن اور شام کا کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔

جیل ہذا میں اسیران کی تمام بارکس اور سیل بلاکس میں پنکھے اور ایگزاسٹ فین لگائے گئے ہیں۔

اسیران کو صاف ستھرا پانی مہیا کرنے کے لئے فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں مزید ٹھنڈا پانی مہیا کرنے کے لئے فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں۔

اسیران کے علاج معالجہ کے لئے ہسپتال موجود ہے جہاں Life saving ادویات و دیگر ادویات ضرورت کے مطابق وافر مقدار میں موجود ہیں۔ جیل ہسپتال میں دو میڈیکل آفیسر مرد اور خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے دو خواتین میڈیکل آفیسر تعینات ہیں۔

نفسیاتی / ذہنی بیماریوں میں مبتلا اسیران کے علاج معالجہ کے لئے حال ہی میں گورنمنٹ کی طرف سے خواتین سینئر سائیکالوجسٹ اور جونیئر سائیکالوجسٹ تعینات کی گئی ہیں۔

خواتین اسیران کے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک نجی NGO وومن ایڈ ٹرسٹ کے تعاون سے کنڈر گارٹن سکول قائم ہے مذکورہ NGO کی طرف سے بچوں کو پڑھانے کے لئے ایک ٹیچر تعینات ہے۔ مزید خواتین اسیران کو فری لیگل ایڈ کے لئے مذکورہ NGO کی طرف سے دو خواتین ایڈووکیٹ ہفتے میں دو مرتبہ خواتین وارڈ کا وزٹ کرتی ہیں مفلس اور بے سہارا خواتین کے کیسوں کی فری پیروی کرتی ہیں۔ پچھلے دو سال کے دوران 137 خواتین کے کیسوں کی پیروی مذکورہ وکلاء نے کی۔

مزید خواتین اسیران کو پڑھنا لکھنا سیکھانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اگست 2014 سے تعلیم بالغاں (لٹریسی) پروگرام شروع ہے جس میں چار ماہ کے دورانیے کا کورس کروایا جاتا ہے اب تک 177 خواتین اسیران مذکورہ کورس کر چکی ہیں اور موجودہ کورس میں 21 خواتین زیر تعلیم ہیں۔

خواتین اسیران کو فنی مہارت سیکھانے کے لئے گورنمنٹ پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی(TEVTA) کے تعاون سے بیوٹیشن اور ڈومیسٹک ٹیلرنگ کے تین ماہ دورانیے کے کورس کروائے جارہے ہیں۔ اب تک 05 کورس کروائے جا چکے ہیں۔ ڈومیسٹک ٹیلرنگ کلاس میں 86 خواتین اور بیوٹیشن کلاس میں 73 خواتین فنی تعلیم حاصل کر چکی ہیں اور چھٹا کورس بلا تعطل جاری ہے جس میں 36 خواتین اسیران زیر تعلیم ہیں۔

خواتین اسیران کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے جمعیت تعلیم القرآن کے تعاون سے ایک خاتون معلمہ روزانہ خواتین وارڈ میں خواتین اسیران کو دینی تعلیم دینے کے لئے آتی ہے۔

خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے خواتین وارڈ میں ایمرجنسی میڈیکل یونٹ قائم ہے جس میں الٹرا ساؤنڈ، ڈلیوری کٹ، ECG، آکسیجن سلنڈر، نیبلائزراور دیگر بنیادی میڈیکل آلات کی سہولت موجود ہے۔ مزید یہ کہ ایک مکمل ڈینٹل یونٹ بھی خواتین وارڈ میں قائم ہے۔

دو خواتین میڈیکل آفیسر زاور ایک لیڈی ہیلتھ وزٹر تعینات ہے اس کے علاوہ میڈیکل سپیشلسٹ شیڈول کے مطابق وزٹ کرتے ہیں۔

اپنی مدد آپ کے تحت مخیر حضرات کے تعاون سے جرمانہ، دیت ارش دمان میں بند اسیران کے ذمہ واجب الادار قم کا بندوبست کر کے انہیں رہا کیا جاتا ہے

(و) ا۔ سنٹرل جیل ملتان میں Conjugal Rights کے لئے کل 54 کمرے تعمیر ہو چکے ہیں اور ان پر 91.560(ملین) رقم خرچ ہو چکی ہے۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی میں Conjugal Rights کے لئے کل 54 کمرے تعمیر ہو چکے ہیں اور ان 139.720 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔

جیل میں قید مرد و خواتین کی تعلیم کے انتظام سے متعلقہ تفصیلات

*3634: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا جیل میں قید خواتین و مرد قیدیوں کے لئے کوئی رسمی اور غیر رسمی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے؟

(ب) کیا رسمی و غیر رسمی تعلیم کے لئے سرکاری سطح پر کوئی ٹیچرز Appoint کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جوابات نفی میں ہیں تو کیا محکمہ اس کے متعلق کوئی پلان / لائحہ عمل رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین و مرد قیدیوں کے لئے رسمی و غیر رسمی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

رسمی تعلیم:

پنجاب کی جیلوں میں رسمی تعلیم کا باقاعدہ بندوبست نہ ہے کیونکہ بنیادی طور پر رسمی تعلیم کی ذمہ داری محکمہ تعلیم پنجاب کی ہے۔ تاہم جیل میں موجود مرد و خواتین قیدیان مڈل، میٹرک، ایف اے، ایم اے، فاضل پنجابی، اردو فاضل اور ادب اردو میں بطور پرائیویٹ امیدوار اور یونیورسٹیوں کے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب لٹریسی اینڈ فارمل بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے جیلوں میں اسیران کے لئے سنٹرز بنائے گئے ہیں جس میں اسیران کو رسمی تعلیم دی جاتی ہے۔

غیر رسمی تعلیم

پنجاب کی جیلوں میں مذہبی تعلیم کے لئے موجود مرد و خواتین قیدیوں کے اللسان العربی، تعلیم القرآن کورسز، ناظرہ قرآن، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن اور درس نظامی کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کی طرف سے مرد قیدیان کو موٹر مکینک، ویلڈنگ، الیکٹریشن، ہوم اپلائنس ریپئر، موٹر وائنڈنگ کے کورسز اور خواتین قیدیان کو

بیوٹیشن، ٹیلرنگ اور فیشن ڈیزائننگ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ مختلف این جی اوز مثلاً " رہائی" وغیرہ جیلوں میں اسیران کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری کا ہنر اور کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا بندوبست کرتے ہیں۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں رسمی تعلیم کے لئے سرکاری طور پر کوئی ٹیچر موجود نہ ہے کیونکہ بنیادی طور پر رسمی تعلیم کی ذمہ داری محکمہ تعلیم پنجاب کی ہے۔ جبکہ غیر رسمی تعلیم کے لئے مذہبی ٹیچر موجود ہے جو کہ باقاعدہ طور بارکس میں دینی کلاسز کا اہتمام کرتے ہیں جن میں مختلف کلاسز مثلاً نماز کلاس، کلمہ کلاسز وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بنیادی لٹریسی تعلیم کے لئے بھی تعلیم یافتہ قیدیان کو بطور استاد منتخب کیا جاتا ہے۔ جس کے عوض قیدیان اساتذہ کو لٹریسی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے چھ (06) ہزار روپے ماہانہ معاوضہ بھی ملتا ہے۔ غیر رسمی تعلیم کے لئے ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے مرد مذہبی ٹیچرز مرد اسیران کو اور لیڈی ٹیچر خواتین اسیران کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کے گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر کی طرف سے مرد ٹیچرز قیدیان کو اور لیڈی ٹیچرز خواتین اسیران کو تکنیکی کورسز کروانے کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔

(ج) جوابات نفی میں نہ ہیں۔

صوبہ کی جیلوں میں قید بچوں کی تعلیم اور جسمانی سرگرمیوں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3691: **محترمہ طحیٰانون:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں بچوں کی جامع تعلیمی Comprehensive Education اور جسمانی سرگرمیوں Physical Activites تک رسائی کے لئے کون سا نظام موجود ہے اور ان کو Ensure کرنے کے لئے کون سا سسٹم موجود ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

پنجاب کی جیلوں میں اس وقت 694 ایسے بچے مقید ہیں کہ جن کے کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور چھیاسی (86) ایسے بچے مقید ہیں کہ جن کو مختلف عدالتوں سے سزائیں ہو چکی ہیں ان نوعمر اسیران کے لئے جیلوں میں علیحدہ بارکیں مخصوص کی ہوئی ہیں جہاں انہیں بڑے اسیران سے الگ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ پنجاب میں بچوں کے لئے دو جیلیں مخصوص کی گئی ہیں۔ جو کہ بہاولپور اور فیصل آباد میں ہیں۔ ان نوعمر اسیران کی فلاح کے لئے مندرجہ ذیل منصوبوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

1۔ ان نوعمر اسیران کو دینی، دنیاوی اور فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

i. دینی تعلیم میں ان نوعمر اسیران کو مختلف NGO's جیسے جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ اور پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے مقرر کئے گئے ٹیچرز کے ذریعے بنیادی تعلیم نماز روزہ وغیرہ سے لے کر ناظرہ قرآن، ترجمہ قرآن اور حفظ قرآن مجید تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ii. دنیاوی تعلیم میں پرائمری سے لے کر ایم اے تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

iii. فنی تعلیم میں TEVTA کے تعاون سے ان کو ویلڈنگ، الیکٹریشن، موٹر سائیکل مکینک، موٹر وائنڈنگ، ڈومیسٹک ٹیلرنگ، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن وغیرہ کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے اور خواتین نوعمر اسیران کو ڈومیسٹک ٹیلرنگ اور بیوٹیشن وغیرہ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ نوعمر اسیران بعد از رہائی مفید شہری بن سکیں۔ TEVTA کی طرف سے ٹوٹل 808 نوعمر اسیران امتحان پاس کر چکے ہیں۔

iv. نوعمر اسیران کی جسمانی سرگرمیوں کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ڈرل انسٹرکٹر بوسٹل جیلوں پر تعینات ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر تمام اسیران کو پی ٹی کے ساتھ ساتھ فٹ بال، والی بال کے کھیل کی تربیت دیتے ہیں۔

2۔ جبکہ ان نو عمر اسیران کی Welfare/Counseling کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسر اور ماہر نفسیات بھی تعینات کئے گئے ہیں۔

3۔ ان اسیران کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے میڈیکل کی تمام سہولیات میسر ہیں اور کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز برائے معائنہ جیل کا وزٹ کرتے ہیں۔

4۔ ان نوعمر اسیران کو کسی بھی قانونی امداد کی ضرورت کی صورت میں مختلف NGO's اور Punjab Bar Council وغیرہ کی طرف سے مفت قانونی امداد بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

لاہور: کی جیلوں میں شدید بیمار قیدیوں کی تعداد اور ان کے علاج معالجے سے متعلقہ تفصیلات

*3713: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت لاہور کی تمام جیلوں میں شدید بیمار قیدیوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا حکومت جیلوں میں بند شدید بیمار قیدیوں کے علاج معالجے کے لئے کتنی رقم رکھتی ہے تفصیل مہیا فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان جیلوں میں بند شدید بیمار قیدیوں کے علاج معالجے کے لئے معیاری ادویات اور خوراک مع دیکھ بھال کی سہولتیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت 03 شدید بیمار مریض / قیدی ہیں۔

1۔ حسن نواز بٹ ولد عبدالرشید بٹ کینسر کا مریض ہے اور اس کا آپریشن جناح ہسپتال لاہور سے کروایا گیا ہے۔

2۔ محمد ریاض ولد محمد عاشق ایچ آئی وی اور وائرل اینکفلائیٹس کا مریض ہے اور اس کا علاج جناح ہسپتال اور سروسز ہسپتال لاہور سے کروایا گیا ہے۔

3۔ محمد ریاض ولد طالب حسین دل کے عارضہ میں مبتلا ہے اور اس کا علاج / بائی پاس آپریشن پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور سے کروایا گیا ہے۔ مزید برآں تمام اسیران کا مفت علاج کروایا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں ہیپاٹائٹس سی کے 26 مریض، T.B کے 12 اور HIV کے 30 مریض ہیں جن کو تمام ادویات مفت دی جاتی ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں 34 لاکھ 82 ہزار نومبر 2020 تک علاج معالجے کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں سال 19-2018 میں علاج معالجہ کے لئے خرچ کی گئی رقم 1425089/- روپے جبکہ سال 2020 میں اب تک 05 لاکھ رقم خرچ کی گئی۔

(ج) جی ہاں! جیلوں میں بیمار اسیران کا مناسب علاج اور دیکھ بھال کی جاتی ہے اور مناسب مقدار میں معیاری اور بہترین ادویات اور سپیشل خوراک مثلاً چاول، دودھ اور ڈبل روٹی وغیرہ مہیا کی جاتی ہے۔ ہر مہینے کے دوسرے ہفتے سروسز ہسپتال لاہور سے ماہر امراض ہڈی جوڑ، ناک، کان، گلا، جلد، آنکھ، میڈیکل اور ماہر نفسیات جیلوں کا وزٹ کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر شدید بیمار اسیران کو بیرون ہسپتال بھیجا جاتا ہے اور وہاں پر ہر قسم کا علاج معالجہ مفت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور کے ہسپتال میں 01 جنرل وارڈ، T.B وارڈ، HIV وارڈ، Mental Cell، منی لیبارٹری، منی آپریشن تھیٹر، ایکسرسائز مشین، ڈینٹل یونٹ، الٹراساؤنڈ مشین اور ریفکٹو میٹر موجود ہے۔ جناح ہسپتال، جنرل ہسپتال، میو ہسپتال اور سروسز ہسپتال لاہور سے MRI, CT Scan اور پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور سے Stress Thallium Scan، CT Angiogram اور Angiography ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

پنجاب میں جیلوں اوران میں مرد خواتین وغیر ملکی قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3808: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنی جیلیں ہیں اور ان جیلوں میں کل کتنے قیدی بند ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے عمر قید کے قیدی ہیں اور کتنے قیدیوں کو موت کی سزا سنائی گئی ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں کتنی خواتین قید ہیں اوران خواتین قیدیوں کی تربیت کے لئے کیاانتظام کیا گیاہے؟

(د) صوبہ بھر کی جیلوں میں کتنے غیر ملکی قیدی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) پنجاب میں کل 43 جیلیں ہیں اور ان میں کل 52303 اسیر ان بند ہیں۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں 8738 عمر قید کے اسیر ان مقید ہیں اور اس کے علاوہ 2531 سزائے موت کے اسیر ان مقید ہیں۔

(ج) پنجاب کی جیلوں میں 891 خواتین اسیر ان مقید ہیں جن کی تعلیم وتربیت کے لئے جیلوں میں انتظامات موجود ہیں، خواتین اسیر ان مڈل، میٹرک، ایف اے، ایم اے وغیرہ کے امتحانات میں بطور پرائیویٹ امیدوار شرکت کر سکتی ہیں۔اس کے علاوہ پنجاب کی جیلوں میں خواتین اسیر ان کے لئے مذہبی تعلیم کا بندوبست بھی کیا گیاہے جن کے تحت تعلیم القرآن کورسز، ناظرہ قرآن، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن اور درس نظامی کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کی طرف سے خواتین اسیر ان کو بیوٹیشن، ٹیلرنگ اور فیشن ڈیزائننگ کے کورسز کروائے جاتے ہیں اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 216 خواتین اسیر ان کورسز کر رہی ہیں جب کہ 1951 خواتین اسیر ان نے TEVTA کے تعاون سے مختلف کورسز مکمل کر لئے ہیں جن کی (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مزید یہ کہ مختلف این جی اوز مثلاً "رہائی" وغیرہ کے تعاون سے جیلوں میں خواتین اسیر ان کو دستکاری اور کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا بندوبست بھی کیا گیاہے۔

(د) پنجاب کی جیلوں میں 153 غیر ملکی اسیر ان مقید ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

رحیم یار خان: سنٹرل جیل میں قیدیوں کی گنجائش اوران کے لئے تدریسی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3858: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل رحیم یار خان میں بیرک کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ جیل میں کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے؟

(ج) 2018اور2019میں گنجائش سے اوسطاً کتنے زیادہ قیدی رکھے گئے؟

(د) مذکورہ جیل میں فنی اور تدریسی سہولیات کی دستیابی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں کل بارکوں کی تعداد14ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں316قیدیوں کی گنجائش ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں سال 2018اور سال2019میں 200 تا300قیدی اوسط سے زیادہ رکھے گئے۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کو ٹیلرنگ کورس، کمپیوٹر کورس، مذہبی تعلیم، پرائمری تعلیم، سیکنڈری تعلیم، ہائرایجوکیشن اور خواتین وارڈ میں خواتین اسیران کو بیوٹی پارلر کورس اور سلائی کڑھائی وغیرہ کی سہولیات دی جاتی ہیں۔

رحیم یار خان: سنٹرل جیل میں قید خواتین کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*4103: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان سنٹرل جیل میں کتنی خواتین اسیران رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس وقت مذکورہ جیل میں کتنی خواتین مقید ہیں اوران کے ساتھ بچوں کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) جیل میں حاملہ اور مریض خواتین کو دی جانے والی خوراک اور سہولیات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) جیل میں خواتین کو کرائے جانے والے فنی اور تعلیمی کورسز کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) رحیم یار خان میں صرف ایک جیل موجود ہے جو کہ ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان ہے جبکہ اس جیل میں 10 خواتین اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں 07 خواتین اسیران مقید ہیں اور ان 07 خواتین اسیران میں سے 01 خاتون اسیر کے ساتھ 01 بچہ بھی مقید ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں آنے والی حاملہ اور مریض خواتین کو باقی اسیران کی طرح ہفتہ وار بہترین خوراک فراہم کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ان خواتین کو دودھ، چینی اور پھل وغیرہ بھی اضافی طور پر فراہم کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مقید تمام خواتین اسیران کو بمطابق جیل قوانین تمام طبی سہولیات بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ ایک لیڈی ڈاکٹر اور LHV محکمہ صحت کی طرف سے تعینات ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر خواتین اسیران اور حاملہ خواتین کا علاج معالجہ کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں ضرورت محسوس ہونے پر DHQ ہسپتال سے گائناکالوجسٹ کو بھی کال کر کے بلایا جاتا ہے۔ اگر کسی حاملہ خاتون کی طبعیت زیادہ خراب ہو تو سپیشلسٹ ڈاکٹر کی ہدایت پر اس کو مزید علاج کے لئے DHQ ہسپتال ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(د) **تعلیمی کورسز کی تفصیل:**

1۔ ناظرہ قرآن مجید
2۔ نماز
3۔ مسائل طہارت اور چھ کلمہ جات
4۔ لٹریسی کلاسز

فنی کورسز کی تفصیل:

1۔ ٹیلرنگ
2۔ دستکاری
3۔ کشیدہ کاری
4۔ بیوٹیشن کورسز

رحیم یار خان ڈسٹرکٹ جیل میں مرد و خواتین قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4146: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان ڈسٹرکٹ جیل میں مرد اور خواتین قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) جیل ہذا میں قیدیوں کی گنجائش کتنی ہے اور کتنے قیدی رکھے جا رہے ہیں؟

(ج) جیل ہذا میں قیدیوں کا مینو کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مرد / خواتین قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہیں:۔

مرد حوالاتی	=	497
مرد قیدی	=	117
مرد قیدی سزائے موت	=	46
خواتین حوالاتی	=	10
کل تعداد	=	670

(ب) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کی گنجائش 316 ہے اور اس وقت 670 اسیران مقید ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کو دیئے جانے والے کھانے کا مینو مندرجہ ذیل ہے:۔

دن	ناشتہ	کھانا دوپہر	کھانا شام
سوموار	چائے، روٹی	گوشت مرغی، سفید چنا، روٹی	سبزی۔روٹی
منگل	چائے، روٹی	دال چنا، روٹی	گوشت مرغی۔روٹی
بدھ	چائے، روٹی	دال ماش، روٹی	گوشت مرغی و آلو۔روٹی
جمعرات	چائے، روٹی	گوشت مرغی، دال چنا، روٹی	سبزی۔روٹی
جمعۃ المبارک	چائے، روٹی	سفید چنا، روٹی	گوشت مرغی۔روٹی
ہفتہ	چائے، روٹی	سبزی۔روٹی	گوشت مرغی۔روٹی
اتوار	چائے۔روٹی	مکس دال (مونگ / مسور)۔روٹی	لوبیا سفید۔روٹی

لاہور: کیمپ جیل کے توسیعی منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4358: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیمپ جیل لاہور کا توسیعی منصوبہ کب شروع ہوا؟

(ب) اس وقت یہ منصوبہ کس حد تک پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت کوئی نیا توسیعی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) کیمپ جیل میں قیدیوں کے لئے تین عدد بیرکس (2عدد سنگل سٹوری اور 01 ڈبل سٹوری) کی تعمیر کا منصوبہ گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی نمبری SO(DEV)HD/15-32/2016 مورخہ 30.12.2016 کے تحت منظور ہوا جن کی تعمیر کے لئے فنڈز مورخہ 28.09.2017 کو الاٹ ہوئے اور عملی کام کا آغاز کیا گیا۔

(ب) بیرکس کی تعمیر میں اس وقت 02 سنگل سٹوری بیرکس کا ڈھانچہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور اس بابت ماہ نومبر 2020 میں 40 فیصد فزیکل پراگرس ہے۔

(ج) صدر دفتر لاہور کی چٹھی 85-40774/2020/Bldgs مورخہ 07.05.2020 کے تحت دفتر ہذا کو مطلع کیا گیا کہ حکومت کیمپ جیل پر مزید 02 عدد ڈبل سٹوری بیرکس تعمیر کرنا چاہتی ہے جس کا تخمینہ لاگت لگا کر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا گیا ہے۔

صوبہ میں والدین کے ساتھ جیلوں میں مقید بچوں کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*4515: **محترمہ طحیٰانون:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

والدین کے ساتھ جیلوں میں مقید بچوں کو اقوام متحدہ کے طے کردہ تمام حقوق دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

والدین کے ساتھ جیلوں میں مقید بچوں کو جیل مینول کے مطابق تمام سہولیات دی گئی ہیں۔ اندرون جیل بچوں کی تعلیم و تربیت کا مناسب بندوبست موجود ہے اور بچوں کو سرٹیفائڈ سکول میں Prep / Nursery / Pre Nursery کی کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے، ان کو دینی و دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے اور اخلاقی تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ایک سال سے کم عمر بچوں کو ایک لیٹر دودھ اور ایک سال سے زائد عمر کے بچوں کو آدھا لیٹر دودھ اور دال چاول روزانہ کی بنیاد پر فراہم کئے جاتے ہیں، بچوں کی بہتر نشو نما کے لئے موسمی پھل، آئسکریم، چپس، چاکلیٹ وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔ صحت کے حوالے سے روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل آفیسر جیل سے بچوں کا چیک اپ کروایا جاتا ہے۔ بچوں کے بہتر نشو نما کے لئے ماہر نفسیات روزانہ مختلف کھیل اور جسمانی سرگرمیاں بچوں سے کرواتی ہیں۔ جیل مینول کے مطابق 06 سال سے زائد عمر کے بچوں کو انکے لواحقین کے حوالے یا اسیر کی رضامندی سے SOS Village / Child Protection Bureau بھجوایا جاتا ہے۔

پاکستان پریژن رول 1978 کے قاعدہ نمبر 323 کے مطابق بچے کی پیدائش جیل کی بجائے جیل سے باہر ہسپتال میں کروائی جاتی ہے اور ان کے پیدائشی سرٹیفیکٹ میں جائے پیدائش (جیل) کا ذکر نہ کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں جیلوں کی تعداد اور ایمبولینس کی میسر سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*4792: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کتنی جیلیں کہاں کہاں پر ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ب) صوبہ بھر کی کتنی جیلوں میں قیدی مریضوں کے لئے ڈاکٹر اور ایمبولینس کی سہولت موجود ہے، کون کون سی جیلوں میں ڈاکٹر اور ایمبولینس کی سہولت نہ ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر کی تمام جیلوں میں ایمبولینس کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) صوبہ بھر میں جیلوں کی کل تعداد 43 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

لاہور ریجن 07 جیلیں:

سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل گوجرانوالہ، ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ، ڈسٹرکٹ جیل قصور، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ اور ڈسٹرکٹ جیل نارووال

ساہیوال ریجن 06 جیلیں:

سنٹرل جیل ساہیوال، ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال، ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ، ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن، ڈسٹرکٹ جیل خانیوال اور ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی

راولپنڈی ریجن 06 جیلیں:

سنٹرل جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل جہلم، ڈسٹرکٹ جیل اٹک، سب جیل چکوال، ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین اور ڈسٹرکٹ جیل گجرات

فیصل آباد ریجن 05 جیلیں:

سنٹرل جیل فیصل آباد، بورسٹل جیل فیصل آباد، ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد، ڈسٹرکٹ جیل جھنگ اور ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

سرگودھا ریجن 06 جیلیں:

سنٹرل جیل میانوالی، ہائی سکیورٹی پریژن میانوالی، ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا، ڈسٹرکٹ جیل شاہپور، ڈسٹرکٹ جیل بھکر اور ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد

ملتان ریجن 04 جیلیں:

سنٹرل جیل ملتان، ڈسٹرکٹ جیل ملتان، وومن جیل ملتان اور سب جیل شجاع آباد

بہاولپور ریجن 05 جیلیں:

سنٹرل جیل بہاولپور، بورسٹل جیل بہاولپور، ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان، ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر اور ڈسٹرکٹ جیل لودھراں

ڈی جی خان ریجن 04 جیلیں:

سنٹرل جیل ڈیرہ غازی خان، ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ، ڈسٹرکٹ جیل راجن پور اور ڈسٹرکٹ جیل لیہ

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں (31) میڈیکل آفیسر اور (09) وومن میڈیکل آفیسر تعینات ہیں جبکہ (25) میڈیکل آفیسر اور (04) وومن میڈیکل آفیسر متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی / سول ہسپتال کی طرف سے عارضی طور پر تعینات ہیں (تفصیل ضمیمہ " الف " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ جو کہ بیمار اسیر ان کے علاج معالجہ کے لئے 24 گھنٹے میسر ہیں۔ مزید بر آں محکمہ داخلہ پنجاب لاہور کو محکمہ جیل خانہ جات پنجاب میں مردوخواتین ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے دفتر ہذا کی چٹھی نمبری No.Estt/27965 مورخہ 20.03.2020، No.Estt/2020/32673 مورخہ 01.04.2020، No.Covid19/34007 مورخہ 03.04.2020، No.Estt/2020/36289 مورخہ 10.04.2020 اور No.Estt/41450 مورخہ 13.05.2020 کے تحت عرض کی گئی ہے کہ ڈاکٹرز کی خالی سیٹوں پر تعیناتی فرمائی جائے۔

اس کے علاوہ 31 جیلوں میں (33) ایمبولینس موجود ہیں جن کے ذریعے ایمرجنسی کی صورت میں بیمار اسیر ان کو برائے علاج معالجہ فوراً متعلقہ DHQ/Teaching ہسپتال میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ (ایمبولینس سے متعلقہ تفصیل ضمیمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) صوبہ پنجاب کی 43 جیلوں میں سے 31 جیلوں پر 33 ایمبولینس کی سہولت میسر ہے۔ تاہم جن جیلوں میں ایمبولینس کی سہولت میسر نہ ہے وہاں اسیر ان کو ایمرجنسی کی صورت میں بیرون جیل ہسپتال منتقل کرنے کے لئے ریسکیو 1122 کی خدمات حاصل کی جاتی ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز ٹیسٹ اور ان کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*5024: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز ٹیسٹ کے نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے آخری دفعہ سنٹرز کب قائم کئے گئے؟

(ب) جیلوں میں موجود قیدیوں میں سے کتنے قیدی ایڈز کا شکار ہیں؟

(ج) حکومت جیلوں میں ایڈز کے قیدیوں کے علاج معالجوں کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز ٹیسٹ کے نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے آخری دفعہ جن تواریخ میں سنٹرز قائم کئے گئے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں 305 اسیران ایڈز کے مرض میں مبتلا ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی تمام جیلوں میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیران کا مکمل طبی معائنہ کیا جاتا ہے۔ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو جیل کے میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ سے چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت و خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز میں مبتلا اسیران کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران میڈیکل، پیرا میڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علٰیحدہ رکھا جاتا ہے ان اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے رابطہ میں رہیں۔ اس کے علاوہ تمام سپرنٹنڈنٹ جیل

صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ روزانہ اپنے جیل کے دورہ کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات کو چیک کریں۔

1۔ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔

2۔ ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں(Communicable Diseases)کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔

3۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے ڈسپوزیبل برتن فراہم کئے جائیں۔

4۔ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے ڈسپوزیبل ڈینٹل / سرجیکل آلات / سرنج استعمال کی جائیں

5۔ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیو اور ناخن کاٹنے کے لئے ڈسپوزیبل آلات فراہم کئے جائیں۔

6۔ حجام حجامت کرتے وقت ڈسپوزیبل گلوز کا استعمال لازمی کریں۔

7۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے Liquid Soap فراہم کیا جائے۔

8۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولیے فراہم کئے جائیں۔

9۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔

10۔ میڈیکل آفیسران جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تاکہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

اس کے علاوہ جیلوں میں وقتاً فوقتاً ایڈز سے متعلقہ آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے اس مرض کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہے اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہے۔

لاہور میں جیلوں کی تعداد نیز خواتین اور بچوں کو جیل میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*5566: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنی جیلیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان جیلوں میں اس وقت خواتین اور بچوں کی تعداد جیل وار کتنی ہیں؟

(ج) ان خواتین اور بچوں کو جیل میں کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں؟

(د) کتنی خواتین معمولی جرائم میں قید کاٹ رہی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) لاہور میں 02 جیلیں سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور نزد کوٹ لکھپت سٹیشن اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور نزد شمع سٹاپ پر واقع ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین وارڈ نہ ہے اس لئے وہاں کوئی خاتون مقید نہ ہے۔ جب کہ سنٹرل جیل لاہور میں زنانہ وارڈ موجود ہے اور اس وقت سنٹرل جیل لاہور میں 122 خواتین مقید ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1-	حوالاتی عورتیں مع بچے	06 نفر	بچے 06 نفر
2-	قیدی عورتیں مع بچے	02 نفر	بچے 02 نفر
3-	دیگر حوالاتی عورتیں	82 نفر	
4-	دیگر قیدی عورتیں	37 نفر	
5-	قیدی سزائے موت عورت	01 نفر	
6-	انٹرنی عورت	01 نفر	
7-	غیر ملکی قیدی عورت	01 نفر	
8-	کل	122	

(ج) خواتین کو جیل خانہ جات پنجاب کے قواعد وضوابط مجریہ 1978 کے مطابق تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ خواتین کو اچھا کھانا، میڈیکل کی سہولت، نصابی تعلیم، مذہبی تعلیم، بچوں کی تعلیم اور لائبریری کی سہولیات بھی جیل میں میسر ہیں۔ فلٹرڈ واٹر، الیکٹرک واٹر کولر، روم کولر، برقی پنکھے، ٹی وی، بیڈنگ وغیرہ کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ مزید بر آں تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کی طرف سے خواتین کو بیوٹیشن ,ڈومیسٹک ٹیلرنگ اور فیشن ڈیزائننگ کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔ سنٹرل جیل لاہور میں سال 2016 سے لے کر اب تک 382 خواتین اسیران کو TEVTA کے مختلف کورسز کروائے گئے جن میں سے 374 خواتین اسیران پاس ہوئیں جب کہ اس وقت 50 خواتین اسیران سنٹرل جیل لاہور میں TEVTA کے مختلف کورسز کر رہی ہیں۔

(د) سنٹرل جیل لاہور میں کوئی بھی عورت معمولی جرائم میں قید نہ کاٹ رہی ہے۔

گوجرانوالہ: جیل کے قیام، رقبہ، اخراجات اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*6421: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ جیل کتنے رقبہ پر کہاں واقع ہے یہ کب قائم کی گئی تھی کیا یہ شہر کے اندر واقع ہے یا شہر سے باہر ہے؟

(ب) یہ کتنے بیرک، کمرہ جات پر مشتمل ہے اس میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے اس میں اس وقت کتنے قیدی اور حوالاتی بند ہیں؟

(ج) کیا اس میں قیدیوں اور حوالاتیوں کے لئے مزید کمرے اور بیرک وغیرہ بنانے کی ضرورت اور گنجائش ہے؟

(د) اس جیل کے مالی سال 2019-20 اور 2020-21 کے اخراجات کی مدوار تفصیل دی جائے کتنے اخراجات قیدیوں / حوالاتیوں کے کھانے پینے اور علاج و معالجہ پر خرچ ہوئے ہیں؟

(ہ) اس جیل میں کتنے ملازمین عہدہ و گریڈوار تعینات ہیں۔ ان کے لئے کتنے دفاتر اور رہائشی کوارٹر ہیں؟

(و) اس جیل میں گریڈ 16 اور اوپر کے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کے خلاف کیا کیا کارروائی ہو رہی ہے یا ہوئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کا کل رقبہ 40 ایکڑ 1 کنال 5 مرلہ پر مشتمل ہے۔ جیل 1854 کو قائم ہوئی اور شہر کے اندر واقع ہے۔

(ب) یہ جیل 16 بیرکس، 112 سیل پر مشتمل ہے۔ اس جیل میں 1425 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت کل 3083 اسیران قید ہیں جن میں سے 2474 حوالاتی اور 609 قیدی شامل ہیں۔

(ج) جی ہاں گنجائش ہے اور قیدیوں اور حوالاتیوں کے لئے نئی بارکس بنانے کا تخمینہ لاگت انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب، لاہور کو بھیج دیا ہے۔

(د) جیل ہذا پر مالی سال20-2019 میں اسیر ان کی خوراک پر مبلغ-/65763598 روپے اور علاج معالجہ پر مبلغ-/2799998 روپے خرچ ہوئے جبکہ مالی سال21-2020 میں اسیر ان کی خوراک پر مبلغ-/43949375روپے اور علاج معالجہ پر مبلغ-/2063895روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ہ) ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جیل ہذا میں 10 دفاتر ہیں اور 54 رہائشی کوارٹرز ہیں۔

(و)

1۔ساجد بیگ سپر نٹنڈنٹ جیل	گریڈ18
2۔بابر علی ایڈیشنل سپر نٹنڈنٹ	گریڈ17
3۔اظہر جاوید ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ(ایگزیکٹو)	گریڈ17
4۔ارسلان عارف ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ(جوڈیشل)	گریڈ17
5۔بلقیس مریم لیڈی ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ	گریڈ17
6۔حرا شیخ سائیکالوجسٹ	گریڈ17
7۔جمشید احمد ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ ڈویلپمنٹ	گریڈ16
8۔سر فراز احمد آفس سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
9۔محمد سلیم ہیڈ کلرک	گریڈ16
10۔محمد الیاس آفس اسسٹنٹ	گریڈ16
11۔عبد العرفان اکاؤنٹنٹ	گریڈ16
12۔شاہد محمود اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
13۔طاہر بشیر اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
14۔طارق سلیم اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
15۔حافظ محمد بلال اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
16۔وقاص اکبر اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
17۔زاہد حسین اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
18۔ارشد گھمن اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
19۔حمزہ وارث اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
20۔احمد نواز اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16
21۔شہر یار تارڑ اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ	گریڈ16

22- ذیشان سرور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ16
23- بشریٰ اصغر لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ16
24- تحریم نازی لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ16
25- سارہ رفیق جونیئر سائیکالوجسٹ گریڈ16

انضباطی کارروائی PEEDA ACT 2006 Amended 2017 کے تحت قانون کے مطابق case to case کی بنیاد پر عمل میں لائی جاتی ہے کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں تعینات 07 آفیسران و ملازمین کے کیس محکمہ داخلہ پنجاب میں زیر غور ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ "A" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021. Mian Shafi Muhammad and Ms Khadija Umer may move the motion for leave of the Assembly.

MIAN SHAFIMUHAMMAD: Mr Speaker!I move:

"That leave be granted to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) نور انٹر نیشنل یونیورسٹی لاہور 2021

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021 has been introduced. The mover may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 93, 94, 95 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 93, 94, 95 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That the requirements of Rule 93, 94, 95 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."
>
> "The motion for suspension of the rules be carried."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: First reading starts. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"""That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

"The Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آر take up کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ محترمہ مہوش سلطانہ کا زیرو آر نوٹس ہے لیکن ان کی طرف سے اسے pending کرنے کی request ہے۔ لہٰذا محترمہ کا یہ زیرو آر نوٹس pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 474 سید حسن مرتضیٰ کا ہے شاہ صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 477 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے یہ pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر نوٹس 479 محترمہ شازیہ عابد کا ہے محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 483 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ جی!

ماموں کانجن، محکمہ مال میں عملہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے سائلین کو پریشانی

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ قابل احترام جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔104 کے شہر ماموں کانجن تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں عوام کی محکمہ مال سے متعلقہ معاملات کو حل کرنے کے لئے سہولت سنٹر قائم ہوا ہے جس کی عمارت مکمل ہو گئی ہے۔سامان بھی پہنچ گیا ہے لیکن عملہ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے حلقہ کے عوام کو محکمہ مال کے مسائل کے لئے 35 میل کا سفر کر کے تاندلیانوالہ جانا پڑتا ہے۔لہذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر معزز رکن بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ضرور بات کریں لیکن متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا بہتر یہ ہوگا اسے pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے pending کرتے ہیں متعلقہ منسٹر آجائیں تو پھر اسے take up کر لیں گے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں صرف یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سہولت سنٹر عوام کے لئے بنایا گیا ہے، اس وقت وہاں پر لوگوں کو صرف فرد ملتی ہے اگر محترم راجہ بشارت ڈی سی صاحب کو حکم فرما دیں کہ ہفتے میں ایک دن تحصیلدار وہاں پر بیٹھے تاکہ بیانات اور انتقالات وہاں پر ہی ہو جائیں۔میری تو صرف یہی استدعا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ تو آپ تکلیف کر لیں اور ڈی سی کو کہہ دیں کہ ہفتے میں صرف ایک دن تحصیلدار ادھر چلا جایا کرے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے بات بھی کر لوں گا اور ڈی سی صاحب کو convey بھی کر دوں گا۔

جناب سپیکر: محمد صفدر شاکر! ٹھیک ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ زیرو آرdispose of ہوا۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 490 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ نے سارے کاغذ اکٹھے پکڑے ہوئے ہیں انہیں باری باری نکالا کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! کچھ تصاویر میرے ہاتھ میں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے، آپ یہ زیرو آر پڑھیں۔

کھڈیاں ضلع قصور میں مدرسہ کی معلمہ پر پولیس کا تشدد

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 6 اپریل 2021 سوشل میڈیا پر نشر ہونے والی خبر کے مطابق کھڈیاں ضلع قصور میں پولیس خواتین کے مدرسہ میں داخل ہوتی ہے اور وہاں پر بچیوں کو دینی تعلیم اور قرآن مجید پڑھانے والی خواتین معلمات پر تشدد شروع کر دیتی ہے۔ ایک خاتون معلمہ پر اتنا تشدد کرتی ہے کہ اس کے کان زخمی کر دیتی ہے۔اس کو گھسیٹ کر تھانہ میں لے جا کر تشدد کرتی ہے اور اس پر مختلف وارداتوں کا جھوٹا مقدمہ درج کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی information ہے تو وہ مختصر بتادیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ وہ تصویریں ہیں جن کی سوشل میڈیا پر پوری ویڈیوز چلی ہیں یہ بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں محترمہ سے استدعا کروں گا کہ she should not rely upon only on social media reports محترمہ نے کہا کہ پولیس نے پرچہ درج کر دیا اگر پرچہ ہوا ہے تو محترمہ

اس کا ایف آئی آر نمبر دیں تو ہم انکوائری کروالیتے ہیں۔اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو ان کی درخواست دیں اس پر انکوائری کروالیتے ہیں لیکن اگر ایک بات سوشل میڈیا پر آتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! سوشل میڈیا پر کم انحصار کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ۔۔۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): محترمہ! پہلے میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں اور راجہ صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں محترمہ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں this creates an embarrassment for the government ایک وہ واقعہ جس کا وجود ہی نہیں ہے۔میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں چونکہ میں نے اس پر ڈی پی او سے رپورٹ مانگی تھی۔ان کا آپس میں مکان کے قبضے کا جھگڑا تھا ایک کورٹ آرڈر آیا اس پر انہوں نے قبضہ لینا تھا اس قسم کا ان کا آپس میں کوئی جھگڑا تھا جس کی کسی نے ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دی اور ہم اسے لے کر اسمبلی میں آگئے ہیں میرے خیال میں جب تک آپ کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو مناسب یہ رہے گا کہ آپ اسے take up نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر واقعی یہ واقعہ ہوا ہے تو کوئی ایف آئی آر تو درج ہوئی ہو گی؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں بات کروں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس ایف آئی آر کی کاپی ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب سے عرض کروں گی کہ میرا مقصد ہرگز پولیس کے بارے میں کوئی negative بات کرنے کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بتادیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے پہلے وومن پروٹیکشن اتھارٹی کے ڈی جی سے فون پر بات کر کے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں یہ واقعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کس سے پوچھا تھا؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے ارشاد صاحب ڈی جی وومن پروٹیکشن اتھارٹی سے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ سارا معاملہ ہوا ہے اور ہم اس پر action لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے ان سے پوچھنا تھا کہ یہ واقعہ ہوا ہے تو کیا انہوں نے ایف آئی آر لی ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: میری صرف یہ التجا ہے کہ ہمارا جو gender based violence کا issue ہے ہم اسے ---

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا مقصد highlight ہو گیا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ اس کو کرنا کیسے ہے؟ آپ راجہ صاحب کو اس سلسلے میں سارے ثبوت دیں تو راجہ صاحب اس پر action لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ جہاں خواتین involved ہوتی ہیں اگر وہاں کوئی action لینا ہوتا ہے تو وہاں خواتین پولیس کا جانا بہت ضروری ہے۔ پنجاب پولیس میں کچھ کالی بھیڑیں ہیں اگر ان کو نہیں نکالیں گے ---

جناب سپیکر: آپ نکالنے کی بات چھوڑیں آپ اس کیس تک رہیں۔ آپ نے پولیس کی اصلاح کرنی ہے تو پھر آپ کا کام رہ گیا۔ آپ اپنی بات کریں، آپ رولز کے مطابق اس particular case کی بات کریں ابھی کوئی general discussion تو نہیں ہو رہی لہذا آپ کے پاس جو ثبوت ہیں وہ سارے راجہ صاحب کو دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی میں سارے ثبوت راجہ صاحب کو دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، زیرو آور نوٹس dispose of ہوا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا زیرو آور نوٹس صہیب احمد ملک کا ہے لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہذا یہ زیرو آور نوٹس dispose of ہوا۔ جی سندھو صاحب! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا تھا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے تھے۔

مینٹل ہسپتال لاہور کے چرچ میں مسیحی نرس کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ پر کارروائی کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون سے ایک humble submission کرنی چاہتا ہوں۔ مجھے وزیر قانون سے بڑی ہمدردی ہے کیونکہ انہوں نے سارا کام خود ہی سنبھالا ہوا ہے۔ آپ کے حکم کے باوجود دوسرے وزراء صاحبان ہاؤس میں نہیں آتے اور سارا کام وزیر قانون کو کرنا پڑتا ہے۔ خصوصی طور پر پی۔ ٹی۔ آئی کے وزراء بالکل ہاؤس میں نہیں آتے۔

جناب سپیکر! پچھلے ہفتے مینٹل ہسپتال لاہور کے چرچ میں ایک مسیحی نرس کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا وہ definitely وزیر قانون کے علم میں ہو گا۔ نرسوں کا شعبہ بہت مقدس تھا اور آج بھی ہے۔ Sister Ruth Pfou جنہوں نے اس شعبے میں بہت کام کیا اور انہیں ان کی خدمات کے عوض حکومت پاکستان کی طرف سے ہلال امتیاز سے نوزا گیا تھا۔ ماشاءاللہ آپ نے بھی ہمارے گجرات کے ہسپتال کے لئے بہت زیادہ کام کیا ہے اور ہم اس کے لئے شکر گزار ہیں۔ یہ ایک بڑا inhuman واقعہ ہوا ہے۔ عدم برداشت کا سلسلہ پھر سے شروع ہو رہا ہے۔ میں وزیر قانون سے اتفاق کرتا ہوں اور ہم خود بھی نہیں چاہتے کہ ایسی باتیں کی جائیں لیکن میری humble submission ہے کہ جناب وزیر قانون اس بارے میں اپنے آپ کو personally involve کریں اور ایسے اقدامات کی روک تھام کریں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! خلیل طاہر سندھو صاحب نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے وہ already میرے نوٹس میں ہے۔ یہ تقریباً دو دن پہلے کا واقعہ ہے۔ جس دن میں نے یہ ویڈیو دیکھی اسی دن میں نے concerned

authorities سے رپورٹ مانگی تھی۔ بنیادی طور پر یہ معاملہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اور یہ معاملہ سوشل میڈیا پر highlight ہوا ہے۔

میں پہلے بھی سوشل میڈیا کے حوالے سے کہہ چکا ہوں کہ ہم سوشل میڈیا کی رپورٹ پر انحصار نہیں کرتے لیکن یہ incident ہمیں اپنے sources یعنی سپیشل برانچ کی طرف سے بھی رپورٹ ہوا ہے اور اسی پر میں نے اس بابت رپورٹ مانگی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ایک دو دن میں اس کی رپورٹ آ جائے گی۔ میں خلیل طاہر سندھو صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ بہت sensitive معاملہ ہے اور کسی وقت بھی وہاں پر کوئی serious issue develop ہونے کا امکان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں اور مسیحی لوگوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی بجائے ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ احسن انداز سے حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں خلیل طاہر سندھو صاحب کو بھی مثبت کردار ادا کرنے کے لئے involve کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جی، بہتر ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مجھے آپ کی خدمت میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ کے بارے عرض کرنی ہے اور آپ کے چند الفاظ سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ مختصر بات کر لیں۔

کپ سٹور کے علاقے میں منشیات فروشی کا عام دھندہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ میری رہائش شالامار باغ کے پاس ہے۔ وہاں پر کپ سٹور چوک سے لے کر شالامار چوک تک اور شالامار چوک سے لے کر داروغے والا چوک تک بے شمار منشیات استعمال کرنے والے اور منشیات فروخت کرنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں یعنی وہاں پر منشیات کا ایک پورا دھندہ سرعام چل رہا ہے۔ آپ کسی کو بھیج کر چیک کروا سکتے ہیں۔ خاص طور پر کپ سٹور چوک پر 50 یا 60

کے قریب لوگ بیٹھے ہوتے ہیں،ان کے ہاتھوں میں سرنجیں ہوتی ہیں اور اسی کے ذریعے وہ نشہ استعمال کرتے ہیں۔ حیران کن بات یہ ہے کہ انہیں نشہ سپلائی کرنے والے بھی وہیں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ سرعام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کون سی جگہ کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں "کپ سٹور چوک" کی بات کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ اس کو نوٹ کریں۔ یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے اور اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے آپ کے حکم کے مطابق اس کو نوٹ کر لیا ہے اور میں اسے وزیر قانون کو handover کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بھی یہ لکھ کر دے دیں اور میں بھی وزیر قانون کو کہہ دوں گا۔ یہ واقعی بہت serious معاملہ ہے۔ اس نشے کی وجہ سے ہماری نسل خراب ہو رہی ہے اور اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو پھر یہ سلسلہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں تک پھیل جائے گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! with due apology مجھے آپ کا deep concern چاہئے۔ آپ دو تین مرتبہ یہ حکم دے چکے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ What is mysterious in it? چودھری ظہیر الدین اور راجہ بشارت کے علاوہ کوئی وزیر ہاؤس میں نہیں آتا۔ میری humble submission ہے کہ چیف سیکرٹری اور وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے۔ ان کے چیف وہپ تو بیٹھے ہیں۔ آج کل رمضان المبارک کی وجہ سے وہ سموسے نہیں کھلا رہے۔ وہ بے چارے تو روزانہ بیٹھتے ہیں لیکن ان کے وزراء صاحبان تشریف نہیں لاتے۔ اس وقت آپ ملاحظہ فرمالیں کہ وزراء کی ساری سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ کیا یہ سارے وزیر جہانگیر ترین گروپ میں چلے گئے ہیں؟ آپ اس حوالے سے پہلے بھی تین مرتبہ حکم دے چکے ہیں۔ اسیں تہاڈے کھبے پاسے، تہاڈے دل والے پاسے بیٹھے ہوئے آں لیکن ہمیشہ گل تہاڈی ہی مننے آں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں خود اس حوالے سے وزیر اعلیٰ سے بات کر لوں گا۔ واقعی یہ بڑی زیادتی ہے۔ محترمہ عائشہ اقبال نے بھی point out کیا ہے کہ مسلم ٹاؤن موڑ پر، نہر کے پُل کے ارد گرد دونوں کناروں پر نشہ کرنے والے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! ہم سڑکوں پر روزانہ یہ چیزیں دیکھتے ہیں لیکن پولیس اور دوسرے متعلقہ محکمہ جات کو یہ چیزیں کیوں نظر نہیں آتیں اور وہ ادارے کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین اس کو بھی نوٹ کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نوٹ کر رہا ہوں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! میرا تعلق ماڈل ٹاؤن لاہور سے ہے۔ ماڈل ٹاؤن میں 35 ایسی ریڑھیاں ہیں کہ جن کو کوئی ٹیکس دینا پڑتا ہے اور نہ ہی بجلی کا بل دینا پڑتا ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پر پھل اور سبزیاں بہت زیادہ مہنگی فروخت کی جاتی ہیں۔ وہاں پر finger bananas تین سو روپے فی درجن کے حساب سے فروخت ہو رہے ہیں۔ قیمتوں کو کنٹرول کرنے والے محکمہ کے وزیر صاحب کہاں پر ہیں اور ہماری بات کیوں نہیں سُنی جاتی؟ دوسری جگہوں پر سیب -/120 روپے کلو مل جاتے ہیں جبکہ ماڈل ٹاؤن میں یہی سیب -/300 روپے فی کلو میں فروخت ہوتے ہیں۔ میں نے پولیس والوں کو بھی فون پر اس کی اطلاع دی ہے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ منشیات کے حوالے سے بات ہو رہی تھی جبکہ آپ نے پھل اور سبزیوں کی بات شروع کر دی ہے۔ رانا محمد افضل! کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ جب سے COVID-19 آیا ہے تو ہمارے سکول اور کالج بند ہیں۔ پہلے بھی یہ معاملہ highlight کیا گیا تھا کہ سکول اور اور کالج بند ہیں لیکن فیسیں پوری وصول کی جا رہی ہیں۔ پہلے کہا گیا کہ چونکہ پرائیویٹ سکولز والوں نے اپنے سٹاف کو تنخواہیں دینی ہوتی ہیں اس لئے فیسیں وصول کی جا رہی ہیں۔ حکومت یہ مسئلہ حل کر سکتی تھی۔ لوگوں کا جرم کیا ہے؟ پہلے ہی لوگ COVID-19 کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ کاروبار بند ہیں۔ مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور بجلی کے بل بہت زیادہ آ رہے ہیں۔ بچے سکول نہیں جا رہے لیکن ہر مہینے فیسوں کے چالان آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! صرف پرائیویٹ سکول اور کالج نہیں بلکہ ظلم یہ ہے کہ جو ہمارے سرکاری سکول اور کالج ہیں وہ بھی اسی طرح فیسیں وصول کر رہے ہیں۔ کیا یہاں کوئی نظام حکومت ہے، کوئی گورنمنٹ ہے؟ جس تک شُنوائی ہو کہ بچے سکولوں میں جا نہیں رہے لیکن وہ فیسیں کس چیز کی لے رہے ہیں؟ پورے پنجاب اور پورے پاکستان میں لوگوں کی آوازیں اُٹھ رہی ہیں لیکن کوئی شُنوائی نہیں ہو رہی۔ Covid-19 آیا تھا اور سیکرٹری خزانہ کی طرف سے بڑی پریشان کن statement آئی ہے کہ IMF نے ڈیڑھ ارب ڈالر امداد دی لیکن پاکستان کے کسی بندے کو mask free ملا ہے، نہ ہی کوئی test free ملا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مختلف بین الاقوامی اداروں کی طرف سے کروڑہا ڈالرز کی جو امداد آئی ہے آنے والے وقت میں یہ ایک میگا سکینڈل ہو گا جس میں یہ تمام پکڑے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین! میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں لیکن یہاں پر وزیر قانون و پارلیمانی امور ہیں اور نہ ہی وزیر ہائیر ایجوکیشن ہیں مجھے اس سوال کا جواب چاہئے کہ سکول بند ہیں اور کالج بھی بند ہیں تو بچوں سے کیوں فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔ فیس کے چالان فارم میں tuition and transport charges بھی شامل ہیں تو سمجھ نہیں آتی کہ اس حوالے سے کس جگہ آواز اُٹھائی جائے۔ دونوں اطراف کے ہمارے بہت سے معزز اراکین نے پہلے بھی اس پر آواز اُٹھائی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر غور کر کے فیسیں ختم کی جائیں۔ مجھے یہ بھی پتا ہے کہ آپ نے پرائیویٹ سکول والوں کو بھی مافیا کا نام دے کر اپنی بے بسی کا اظہار کرنا ہے تو کم از کم گورنمنٹ کے تعلیمی ادارے ہی اپنی فیس ختم کر دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، آپ نے یہاں پر بہت valid point raise کیا ہے اس کو pending کرتے ہیں اور وزیر سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو اس پر اُن سے انشاءاللہ جواب لیں گے۔

جناب محمد ارشد: پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

فورٹ عباس کے THQ ہسپتال میں انجیو گرافی مشین فراہم کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب چیئر مین! میں نے ایک بڑے اہم مسئلے کے حوالے سے تحریک التوائے کار بھی جمع کرائی ہوئی ہے لیکن آج چونکہ اُس موضوع پر بات چل رہی تھی تو میں نے بھی مناسب سمجھا کہ میں یہاں پر اُس مسئلے کو اُٹھا سکوں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صحت اور محکمہ صحت کے حکام بالا سے ایک humble request کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری تحصیل فورٹ عباس کے THQ کے پاس 17 ایکڑ رقبہ اور 60 beds ہیں، بلڈنگ بہت بڑی ہے، ڈاکٹرز موجود ہیں اور ہم نے اُس ہسپتال میں اپنی مدد آپ کے تحت Dialyses Unit بھی لگوایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب میں دو، تین یا چار تحصیلیں ہیں جہاں کے THQ ہسپتالوں میں Cardiac Centers ہیں جن میں ایک ہماری تحصیل فورٹ عباس بھی ہے۔ فورٹ عباس میں Cardiac Center functional ہے، بلڈنگ موجود ہے، مشینری موجود ہے، Consultant موجود ہیں، ڈاکٹر بھی موجود ہیں۔ cardiac سے متعلقہ بنیادی سہولیات جن میں ECG, TTT and Echo وہاں پر موجود ہیں جن سے ہمارے علاقے کے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ گزارش ہے کہ ہمارا علاقہ ہر طرف سے ڈیڑھ سو، دو سو کلومیٹر دُور ہے اور بہت ہی پسماندہ ہے اور ہمارے cardiac patients یہاں سے tests etc. کرا کے بہاولپور، لاہور یا ملتان جاتے ہیں۔ ہمارے THQ ہسپتال کے Cardiac Center میں اگر ایک angiography کی صرف ایک مشین دے دی جائے تو اُس سے ہمارا پورا ضلع مستفید ہو سکتا ہے۔ میں نے آج یہ بات اس لئے کی ہے کہ یہاں پر صحت کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ میری گزارش ہے کہ میری اس humble request کو متعلقہ محکمہ کو پہنچائیں تا کہ ہمارا یہ بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ وزیر صحت یہاں پر موجود نہیں ہیں لیکن آپ کا point valid ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ وزیر صحت کو صحت یابی دے اور وہ یہاں پر آپ کے کام بھی کریں۔ اب ہم Privilege Motions لیتے ہیں۔ جناب احمد شاہ کھگہ!

ڈی ایف او بہاولپور کا معزز ممبر سے ہتک آمیز روّیہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے عزیز عجم شاہ کھگہ ولد پیر احمد شاہ کھگہ (مرحوم) سابق ایم پی اے ساہیوال سکنہ ساہیوال آرڈر نمبر SOP(WL)12-XVI-2001/7 مورخہ 19/3/2019 کے تحت محکمہ جنگلات کو ایک لاکھ روپیہ ایڈوانس جمع کرانے کے بعد 2 کالے ہرن کے جوڑوں کی فراہمی کی اجازت دی گئی۔ میرے عزیز اپنی نجی مصروفیات اور کرونا کی بناء پر ملک سے باہر رہے۔ انہوں نے واپس آکر متعلقہ حکام سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ محکمہ نے ملی بھگت سے کالے ہرن کے دو جوڑے میرے نام پر کسی اور کو دے دیئے ہیں۔ میں نے اس معاملہ کو حل کرنے کے لئے سعید تبسم DFO بہاولپور سے فون پر رابطہ کیا کہ مجھے اس حوالے سے اصل صورتحال سے آگاہ کریں جس پر DFO نے صاف کہا کہ میں آپ کا ملازم نہیں کہ آپ کو بتاؤں۔ میں نے کہا کہ آپ سرکاری ملازم ہیں اور مجھے اصل صورتحال سے آگاہ کرنے کے پابند ہیں۔ اس بات پر آفیسر موصوف نے کہا کہ آپ وزیر اعلیٰ، وزیر جنگلات یا سیکرٹری جنگلات کو میری شکایت کر دیں کیونکہ میں آپ کو کوئی information دینے کا پابند نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! اگر کوئی بھی سرکاری اہلکار بدتمیزی سے پیش آتا ہے تو بطور ممبر پنجاب اسمبلی شکایت کرنے کا بہترین فورم پنجاب اسمبلی کا یہ مقدس ایوان ہے۔ DFO بہاولپور کے ہتک آمیز رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور دوماہ میں اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ارشد جاوید: پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

زمینداروں کو گھریلو استعمال کے لئے گندم کا کوٹہ مختص کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! ایک تو میں گندم کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ گندم کا سیزن ختم ہونے کو ہے اور زمین داروں کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے آپ اپنی تحصیل میں دیکھ لیں کہ لوگوں کے گھروں میں جاکر اُن کے کھانے کی گندم کو بھی سیل کیا جارہا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ایک اصول بنایا جائے کہ ایک زمین دار کتنی گندم اپنے گھر رکھ سکتا ہے؟ میرے پاس 40 ملازم ہیں تو میں نے 2 من فی ملازم ہر ماہ اُنہیں گندم دینی ہے اس طرح مجھے ہر مہینے 80 من گندم اُن کے لئے چاہئے۔ میں نے 300 ایکڑ گندم کاشت کرنی ہے اُس کے لئے مجھے 450 من گندم برائے بیج درکار ہے۔ اس کے علاوہ میرے اپنے گھر کے افراد اور مہمان داری بھی ماشاء اللہ کافی زیادہ ہے تو اس طرح مجھے اپنے لئے بھی گندم کی ضرورت ہے۔ آپ مجھے کہیں کہ آپ 300 من گندم رکھ لیں باقی ہم ساری گندم اُٹھا کر لے جائیں گے تو اس کے لئے کوئی اصول بنایا جائے اور لوگوں کو بلاوجہ بے عزت نہ کیا جائے۔ آپ زمین دار کو جتنا تنگ کریں گے اگلے سال آپ اُتنا ہی تنگ ہوں گے۔ آپ یہ معاملہ گنے میں بھی دیکھ چکے ہیں اور اگلے سالوں میں آپ گندم میں بھی یہ ساری چیزیں دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر صحت کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ میں نے THQ ہسپتال خان پور کے بارے میں آپ سے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ وہاں پر Dialyses Center بنا ہوا ہے خدارا آپ اُس کو اب own کرلیں۔ ہم لوگوں سے پیسے مانگ مانگ کر تھک گئے ہیں۔ وہ ڈائیلسز سنٹر اگلے ماہ بند ہو جائے گا۔ اب ہمیں وہاں کوئی بندہ پیسے

دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے اس کا افتتاح کیا اب خدا کے لئے اس کو شروع کرا دیں۔ وہاں ساری مشینیں لوگوں نے donate کی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! آپ جس ڈائیلاسز سنٹر کی بات کر رہے ہیں۔ سیکرٹری ہیلتھ جنوبی پنجاب وہاں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اس کو آئندہ بجٹ میں own کر لیں گے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مشینوں کے بارے میں تمام سیاسی جماعتوں نے contribute کیا ہے۔ ہم انشاءاللہ ان کو چلائیں گے۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ ہم ان کو چلا کر رہیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میرے بھائی نے گندم کے حوالے سے جو بات کی ہے کہ لوگوں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے کاشتکار کے لئے کوئی طریق کار بتائیں کہ آپ اتنی گندم رکھ سکتے ہیں۔ کاشتکار نے بیج بھی رکھنا ہے، خرچے کو بھی دیکھنا ہے، اپنے بال بچوں کو بھی دیکھنا ہے اور ملازموں کے لئے بھی گندم رکھنی ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کے لئے کوئی طریق کار بنائیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین! یہ بڑا valid point ہے اور ہم سب زمینداروں کا مسئلہ ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! یہ بہت صحیح بات کی گئی ہے۔ ہمارے وزیر خوراک یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ میں یہ مسئلہ ان تک پہنچا دوں گا اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کا حل نکالا جائے گا کہ جو گندم بیج، اپنی ضرورت اور ملازمین کے لئے چاہئے اس کے لئے exemption ہونی چاہئے۔ میں اس exemption کے لئے وزیر خوراک سے request کروں گا کہ immediately اپنے محکمہ کو ہدایات جاری فرمائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

لاہور جیل روڈ پر لیبارٹریز کی لوٹ مار سے شہری پریشان

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جو کچھ ظلم و ستم، لوٹ کھسوٹ کا بازار ان نام نہاد Diagnostic Laboratories نے قوم کو عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ رب کریم سے قوم کو اجتماعی دعا مانگنی چاہئے کہ ان Diagnostic Laboratories سے اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔ ایک عام ٹیسٹ جس پر 50 روپے خرچ بھی نہیں آتا یہ Diagnostic Laboratories 800 روپے سے 3000 روپے تک وصول کر رہی ہیں۔ وہ ٹیسٹ جن پر 500 سے 700 روپے تک لگتا ہے بمعہ سٹاف سروس کے ان کے 15000 سے 20000 روپے تک لئے جا رہے ہیں۔ جیل روڈ پر واقعہ ایک Diagnostic Centre نے جو ظلم مریضوں کے ساتھ رکھا ہوا ہے اور Biopsy & Endoscopy کے چکروں میں نام نہاد ڈاکٹروں اور پروفیسروں کے ساتھ مل کر جو ظلم روا رکھا ہوا ہے کا فوری طور پر محاسبہ ضروری ہے۔ محکمہ صحت نے مجرمانہ طور پر عرصہ دراز سے ان Laboratories سے چشم پوشی کی ہوئی ہے۔ ڈاکٹروں اور پروفیسروں کا ان Laboratories سے تعلق کی حقیقت جاننا مشکل نہ ہے۔ لیکن اس کے لئے حکومت کا عوام کی خدمت کی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ امر واقعہ ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر مریضوں سے بے دریغ لوٹ مار کی جا رہی ہے۔ محرک یہ بات ذمہ داری سے کہتا ہے کہ ان Laboratories کی آمدن افیون اور ہیروئن کے ناجائز کاروبار سے اس نام نہاد جائز کاروبار میں زیادہ ہے۔ ان لیبارٹریز کے expense اور income کا Forensic Audit لازمی ہونا چاہئے۔ ایک عام بزنس، ایک عام کریانہ فروش، دودھ دہی کی دکان والا بھی لامحدود محکموں کے ٹیکسز بھگت رہا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر بے شمار محکموں کو جواب دہ ہے۔ حقیقتاً Ease of Doing Business ایک ڈھکوسلا ہے۔ کسی بھی لیبارٹری یا اس کی فرنچائز کی آمدنی آج ناقابل تصور ہے۔ یہ کوئی زیادہ پرانی بات نہ ہے جب کہ pharmacies اور Laboratories کہیں کہیں نظر آتی تھیں۔ آج ان pharmacies اور Laboratories کے جدید Outlets کنالوں میں پھیلے ہوئے ہیں جو کہ کمال ہیں۔ حکومتی

ادارے کہاں ہیں جو قوم کو بتائیں کہ اس لوٹ کھسوٹ میں بیشتر نام نہاد مسیحا ملوث ہیں لیکن ان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور مریضوں کا کوئی پرسان حال نہ ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! یہ المیہ ہے۔ میرا لاہور شہر سے بھی تعلق ہے لاہور میں میو ہسپتال کے ارد گرد کے علاقہ میں دو یا تین لیبارٹریز ہوتی تھیں۔ آپ یقین کیجئے اور میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک ہزار روپے سے زیادہ میں بڑے سے بڑا ٹیسٹ نہیں ہوتا۔ آج خدا نہ کرے کسی لیبارٹری سے واسطہ پڑ جائے۔ آپ غور کریں کہ وہ کیا لیتی ہے۔ میں ہاؤس اور آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں لاہور میں خود دو لیبارٹریز چلا رہا ہوں۔ الحمدللہ وہ دونوں فری لیبارٹریز ہیں۔ میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ خدارا حکومت ان پر توجہ دے۔ یہاں لوگ مصیبت میں گرفتار ہیں۔ یہاں وائرس نے جو حال کیا ہے کہ انسان گھر والوں سے ملنے سے بھی ڈرتا ہے اور اسے گھر میں بھی ماسک پہننا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین یہ بڑا burning issue ہے۔ وزیر صحت اس وقت یہاں پر موجود نہیں ہیں آپ اس پر کوئی ruling دیں کیونکہ یہ قوم کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! منسٹر صاحبہ نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 102/21 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 109/21 چودھری مظہر اقبال کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 110/21 جناب محمد کاظم پیرزادہ کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 126/21 جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔ جی، ملک صاحب!

ساہیوال ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا 30 گاڑیوں کی ڈبل رجسٹریشن کر کے بھاری نذرانہ وصول کرنا

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی

کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 23مارچ 2021 روزنامہ پیغام اور دُنیا کی خبر کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب میں جعلسازی عروج پر، 30 گاڑیاں لاہور میں رجسٹرڈ ہونے کے باوجود وہی 30 گاڑیاں ساہیوال میں بھی رجسٹرڈ کر دی گئیں۔ علم ہونے پر ETO ساہیوال نے رجسٹریشن منسوخ کر دیں لیکن ڈائریکٹر ایکسائز ساہیوال نے ETO ساہیوال کی منسوخی کے عوض بھاری نذرانہ لے کر ڈبل رجسٹرڈ گاڑیوں کو بحال کر دیا۔ احوال یوں ہے کہ حساس ادارہ نے 30 ناکارہ گاڑیاں نیلام کیں جو MRA لاہور میں رجسٹرڈ ہو گئیں جبکہ same Auction Voucher پر MRA ساہیوال نے 2014 میں انہی 30 گاڑیوں کو دوبارہ رجسٹرڈ کر لیا۔ اس بابت جعلسازی کی FIR تھانہ فتح شیر ساہیوال میں درج ہوئی، اس کے باوجود پنجاب میں جعلی گاڑیاں چل رہی ہیں جبکہ اس ساری جعلسازی کا ذمہ دار حال تعینات ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن DG خان ہے۔ اس کی بابت کوئی گرفتاری ہوئی ہے اور نہ ہی ذمہ داران کو نوکری سے برخاست کیا گیا جس کی بابت عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! یہ بڑا اہم issue ہے کہ کسی کو اپنی ایک genuine registration کرانے کے لئے لاکھوں خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا کیس ہے جو proved ہے کہ یہ گاڑیاں double registered ہوئی ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد فرما دیں۔ میرے پاس تمام مصدقہ ریکارڈ موجود ہے اور جعل سازی proved ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ آپ میری تحریک التوائے کار کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد فرما دیں۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 142 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔

صوبہ بھر میں نایاب جانوروں اور پرندوں کا غیر قانونی شکار کر کے گوشت ہوٹلوں کو سپلائی کیا جانا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں وائلڈ لائف محکمہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ وائلڈ لائف ایکٹ باقاعدہ بنایا گیا ہے تاکہ صوبہ بھر میں جانوروں اور پرندوں کے غیر قانونی شکار کو روکا جا سکے اور پرندوں اور جانوروں کی نسل کو ناپید ہونے سے بچایا جا سکے۔ اس کے باوجود صوبہ بھر میں پرندوں اور جانوروں کا شکار عروج پر ہے خاص کر ایسے پرندے اور جانور جن کی نسل ختم ہونے کے در پر ہے۔ اس کی مثال گوجرانوالہ شہر کی ہے۔ یہاں پر ایسے پرندوں اور جانوروں کی فروخت ہوٹلوں کو کی جاتی ہے جن کا شکار قانوناً جرم ہے۔ اس میں کالا ہرن، عام ہرن، تیتر، بٹیر، تلور، مرغابی اور ایسے ہی دوسرے جانور اور پرندے شامل ہیں جن کا وائلڈ لائف ایکٹ کے تحت شکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے باوجود گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، بھکر، جہلم وغیرہ میں ان کا شکار عام ہے اور ان شہروں کے ہوٹلوں میں ان کا گوشت اور کھانے میسر ہیں جس کی وجہ سے عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/21 محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ اس کا جواب آنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! محترمہ شازیہ عابد صاحبہ نے محکمہ لائیو سٹاک کے متعلق ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی جس میں انہوں نے روزنامہ "دنیا" مورخہ 8 جنوری 2021 کی ایک خبر کو quote کیا تھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ضلع راجن پور، ملتان اور جنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع کے اندر vaccination وقت پر نہیں ہو رہی۔ میرے پاس مکمل ریکارڈ موجود ہے اور ہمارا vaccination کا جو شیڈول ہوتا ہے اُس کے مطابق ہمارا محکمہ vaccination کر رہا ہے۔ پچھلے کچھ سالوں کے مقابلے میں اس سال منہ کُھر کی بیماری کا incidence زیادہ رہا ہے جس کو ہم ring vaccination کے ذریعے cover کر رہے ہیں۔ ہم اپنے شیڈول کے مطابق vaccination کر رہے ہیں جبکہ خبر مبالغہ آرائی اور بہت exaggerated بنی ہوئی ہے لہٰذا میری آپ سے استدعا ہوگی کہ اس بنا پر آپ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرنے کا حکم جاری فرما دیں۔

جناب چیئر مین: جواب موصول ہو گیا ہے لہٰذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، سردار صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں آج دیکھ رہا ہوں کہ تحاریک التوائے کار کے حوالے سے اگر معزز منسٹر صاحبان موجود نہیں ہیں یا وہ نہیں آسکتے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو موجود ہونا چاہئے۔ یہ پنجاب کا ہاؤس ہے لیکن ہر تحریک التوائے کار pending ہی ہوتی جا رہی ہے۔ بزنس pending کرنے سے کام نہیں چلے گا لہٰذا میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے سب کی موجودگی کو ensure کروائیں۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! سردار صاحب نے ابھی جو بات کی ہے یہ ایک المیہ ہے اور میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس اسمبلی کی آج تک تین سالہ history یہ ہے کہ 92 فیصد تحاریک التوائے کار کے جواب اسی طرح pending ہی ہیں کیونکہ بزنس کو بہت ہی light لیا جاتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ آدھی تحاریک التوائے کار ایسی ہوں گی جن میں issues اہم نہیں ہیں یا جو issue برائے issue ہیں لیکن کچھ نہ کچھ ایسی ضرور ہیں جن میں burning issues موجود ہیں لیکن ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ جہاں پر اس اسمبلی کی تاریخ لکھی جا رہی ہے وہ معاف نہیں کرے گی۔ جتنی غیر فعال صورتحال اِس وقت اس اسمبلی کی ہے پہلے کبھی نہیں تھی۔ گھر کی جو بات چیت ہوتی ہے اس میں بھی اس طرح nodding نہیں ہوتی جو اب یہاں کے حالات ہیں اور صرف دن ہی پورے کرنے ہیں۔ میں یہی سوچتا ہوں کہ صرف دن پورے کرنے کے لئے پچھلے تین سال سے اجلاس چلایا جا رہا ہے۔ میں ایک چھوٹی سی بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں اور ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ استاد امانت علی خان ایک دن سٹوڈیو گئے وہاں راگ بھیروی کے اندر میوزک چل رہا تھا اور وہ ایک طرف بیٹھ گئے۔ چونکہ خبریں 7 بجے شروع ہونی تھیں لیکن میوزک تین منٹ پہلے ہی

ختم ہو گیا اور اُس کے بعد جب دوبارہ اُس کو اٹھایا تو تان ٹوٹ گئی۔ اُستاد کے منہ سے نکل گیا کہ اوئے اوئے یہ کیا کر رہے ہو تب پروڈیوسر نے کہا کہ یہ کچھ نہیں کر رہے بس 7 بجانا چاہ رہے ہیں۔ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی شاید نہیں سنبھل سکتی کیونکہ کہیں نہ کہیں تاریخ لکھی جا رہی ہے جو معاف نہیں کرے گی۔ تین سال میں جتنی تحاریک التوائے کار اور قراردادیں آئی ہیں اُن کا کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ لوگوں کو اختیار ہے کہ اگر issue اس level کا نہیں ہے تو اس کو floor پر ہی نہ لائیں۔ اس اسمبلی کے لئے یہ بہت بڑا المیہ ہے اور صرف ٹائم پورا کرنے کے لئے ہم آتے ہیں۔ یقین کیجئے کہ یہاں آ کر وقت ضائع ہوتا ہے کیونکہ ہم عوام کے لئے کچھ نہیں کر رہے اور صرف وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یہاں آنے کے بعد بندہ سوچتا ہے کہ اگر میں اپنے دفتر میں بیٹھتا تو کسی کا بھلا ہی کرتا۔ بہت شکریہ

قراردادیں
(مفادعامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب مورخہ 9 مارچ 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شازیہ عابد کی ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی قرارداد pending کی جاتی ہے۔ اگلی زیر التواء قرارداد جناب مظفر علی شیخ کی ہے لیکن اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی زیر التواء قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے۔ اسے وہ پیش کریں۔

ملکی و غیر ملکی پاکستانی رہائشیوں کو ملکی و غیر ملکی کرنسی پر شرح منافع یکساں کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اب آپ ذرا غور کیجئے گا کہ میں جو قرارداد پیش کرنے لگا ہوں اس کو سمجھنے کے لئے بھی کوئی سمجھدار چاہئے کیونکہ میں تو خیر ایسا ہی ہوں لیکن اس کو کون سمجھے گا؟ میں جو بات کروں گا اس کو ذرا سمجھ لیجئے گا۔

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7 فیصد غیر ملکی کرنسی اور ملکی کرنسی پر 11 فیصد تک دیا جا رہا ہے جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے ایک فیصد اور پاکستانی کرنسی پر تین سے چار فیصد دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35 فیصد تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10 فیصد لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7 فیصد غیر ملکی کرنسی اور ملکی کرنسی پر 11 فیصد تک دیا جا رہا ہے جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے ایک فیصد اور پاکستانی کرنسی پر تین سے چار فیصد دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35 فیصد تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10 فیصد لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔"

شیخ صاحب! چونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ دیکھ لیں لیکن میں اس ہاؤس میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! اس بات پر سپیکر صاحب کی Ruling بھی آ چکی ہے کہ جب بھی قراردادیں آئیں گی تب متعلقہ منسٹر اور محکمے کا سیکرٹری موجود ہو گا لیکن اس حوالے

سے چیف سیکرٹری کو پروا ہے نہ چیف منسٹر کو ہے۔ یہاں کوئی منسٹر آتا ہے نہ کوئی اور آتا ہے لہٰذا اس سارے سلسلے کو بند کر دیں۔ اتنی اچھی یہ قرارداد ہے اور اس پر جس طریقے سے exploitation ہوتی ہے I can understand جو شیخ صاحب فرما رہے ہیں۔ اس کو پھر رہنے دیں اور اگر کسی نے آنا ہی نہیں ہے تو پھر ہاؤس کو adjourn ہی کر دیں۔ میرے خیال میں یہاں پر سارے جہانگیر ترین گروپ میں ہی شامل ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! کیا آپ نے بات کرنی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ بات سمجھنے کے لئے میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت اس ملک کے عوام کو جس طرح لوٹا جارہا ہے اور جس طرح اس وقت banking spread بڑھا ہے۔ آپ دیکھیں کہ بنک 60/60, 45/45, 42/42 ارب روپے کا منافع declare کر رہے ہیں لیکن کیا کوئی پوچھنے والا ہے کہ یہ banking spread کس کا ہے کیونکہ یہ پیسا اسی عوام کا ہے۔ عوام کو دو یا تین فیصد بھی نہیں دیا جارہا لیکن بنک Resident سے 12 سے 13 فیصد منافع لے رہے ہیں اور یہ ظلم ہو رہا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے کہ Residents کے پاس پیسا ضائع ہو رہا ہے یا دوسرے لفظوں میں جارہا ہے لیکن لوگوں کا reserve اور اس کو family silver کہتے ہیں وہ سارا ضائع ہو رہا ہے۔ اس قرارداد کا جواب دینے کے لئے جیسے خلیل سندھو صاحب ابھی کہہ رہے تھے کہ اس کے لئے باقاعدہ منسٹر کو یہاں بیٹھنا چاہئے اور اس کا جواب دینا چاہئے۔ میں نے صرف آپ کو دیکھا کہ آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں اور ہماری بات سن کر چلے جاتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایک اتنا بڑا issue ہے جس پر میرے ساتھ کوئی بھی بیٹھ کر پورا دن بحث کرلے جو عوام کے ساتھ حشر ہو رہا ہے۔ اس طرح pending کرنے سے معاملات نہیں چلنے۔ مجھے کوئی حکومت کی طرف سے بتا دیں banking spread اور banking profit کیوں بڑھایا ہے۔ آپ کا آج بھی current account deficit down گیا اور مسلسل دسواں مہینہ یہ down جارہا ہے۔ آج جو حال ہے اگر اس پر بحث شروع کر دوں تو رات کے 8 بج جائیں گے۔ لیکن میں صرف اس floor پر بات کر کے اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس ملک میں اب کوئی saving نہیں کرے گا۔ آج سے دس پندرہ سال پہلے ایک add آتا تھا میرے اور آپ کے بزرگ کہتے تھے اللہ تجھے مقروض نہ کرے۔ آپ مجھے بتائیں جو loaning ہو رہی

ہے وہ کس ریٹ پر ہو رہی ہے اس کے نتیجہ میں یہ ملک zero saving پر چلا جائے گا۔ بھارت کا آج بھی saving rate 23،24 فیصد ہے ذرا غور کریں ہمارا saving rate کیا ہے، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین! جی، ملک محمد احمد خان! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنی تھی۔

پوائنٹ آف آرڈر

اسمبلی گیلری میں متعلقہ افسران کی عدم موجودگی

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں نے اس نکتے پر بات کرنی ہے جو ہاؤس کی کارروائی اس میں گورنمنٹ ممبرز کے ساتھ ایک binding ہے۔ وہ binding یہ ہے کہ جب اراکین کوئی سوال رکھیں اس کے جواب کے لئے ضروری ہے کہ حکومت موجود ہو۔ اگر حکومت کی عدم توجہ کا یہ عالم ہو گا کہ جن سوالات یا قراردادوں پر جواب حکومت کی طرف سے آنا ہو گا اور حکومت غیر حاضر ہو گی تو اسمبلی کی یہ کارروائی بنیادی طور پر defeat of the scheme ہے۔ اگر Custodian کے طور پر بحیثیت چیئرمین اور بحیثیت سپیکر اور ڈپٹی سپیکر آپ ان rulings کا فیصلہ نہیں کرتے اس چیئر پر سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحب multiple times دے چکے ہیں دو چار دفعہ کا تو میں عینی شاہد میں خود ہوں اجلاس روکا گیا اور اجلاس روکنے کے بعد یہ حکم دیا گیا کہ کارروائی تب شروع ہو گی جب تک متعلقہ لوگ اس گیلری کے اندر اور ان بنچز پر موجود ہوں گے this is very strange یہ ابھی چودھری صاحب کی مہربانی ہے وہ old parliamentarian ہیں اس بات کا احساس کرتے ہے۔ لیکن جن specific subjects پر ابھی شیخ علاؤالدین نے بات کی کتنی بنیادی بات ہے کہ foreign remittances پر گورنمنٹ اس وقت اپنی ایک economic position لے economic position کوئی کوئی لے سکتا ہے۔ حکومت کا یہ موقف کہ باہر سے foreign remittances آنے سے ہمارا کتنے بلین ڈالرز کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن یہ نکتہ جو شیخ صاحب اٹھا رہے ہیں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اگر آپ کل یہ اعتراض کرتے رہے ہیں اور آپ کی پوری اس پر based ہے کہ ہم نے بہت بڑی ایک inflow inverts remittances کی لی ہے

تو وہ جناب اس طرح سے remittance ملی ہے۔ if Sheikh Allauddin is right then it is doomsday ….. اس بات پر لازمی طور پر ایوان میں بات کرنی چاہئے۔

اسسٹنٹ کمشنر کے کسانوں کے گھروں پر گندم کے ذخیرے سیل کرنے کے لئے چھاپے

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! ہم عوام کے نمائندہ ہیں کس سے جا کر بات کریں قصور میں، رحیم یار خان میں سرکاری گماشتے زمینداروں کے گھروں پر اسسٹنٹ کمشنرز کی سربراہی میں ریڈ کر کے ان کے گندم کے گوداموں کو سیل کیا جا رہا اگر ان کی وہاں پر 300 من گندم پڑی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے اپنی اس economic کو بھی چلانا ہے جہاں پر اس نے ششماہی دینی ہے، ملازمین کے لئے رکھنا ہے، جو اس کے پاس ایگریکلچرل ورکرز ہیں ان کے لئے رکھنا ہے، اس نے اپنی food security insure کو کرنا اس حد تک جا کر گندم اٹھا رہے۔ ایسے کبھی ہوا ہے یہ تو اس طرح کا دور ہے جیسے اخراج لینے کا دور ہو۔ آپ کی حکومت میں کوئی alien باہر سے آ کر قابض ہو گیا اور اس کے لوگ زمینداروں کے گھروں سے گوداموں سے زبردستی گندم چھین رہے کبھی اس طرح کا وقت نہیں دیکھا تھا۔ Is this what the government is Neither they are present in assembly کبھی کوئی کاشتکار یہ برداشت کرے گا جس کی 15، 10، 4، 2 یا 100 ایکڑ زمین ہے کہ حکومت کے اہلکار جا کر ان کے گھروں پر گوداموں پر ریڈ کر رہے گندم اٹھانے کے لئے is this procurement policy یہ تو سر it is absolutely یہ ایوان بہت سارے کاشتکاران پر مشتمل ہے یہ جن لوگوں سے ووٹ لیکر آتے ہیں 70 فیصد وہ لوگ کاشتکار ہیں What is this sir? Please House کو apprise کریں یہ matter of concern ہے

جناب چیئر مین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کرتا ہوں جو ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ گندم کے بارے میں۔ پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں ملک صاحب کا کہ انہوں نے جب بھی کسی پوائنٹ کے اوپر یہاں پر بات کی ہے تو بہت ہی ایک Decent سے پیرائے میں اور ایک اچھے طریقے سے جیسے بہت اعلیٰ Experience

پارلیمنٹرین ہوتا ہے اور ان کا طرز مخاطب بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پہلے میں تھوڑا سا کہہ چکا تھا چونکہ ہمارے فوڈ منسٹر صاحب یہاں پر تشریف نہیں رکھتے لیکن دو تین چیزیں ہیں جو میں ان کو پہنچاؤں گا۔ایک تو یہ ہے کہ زمیندار کا جتنا بھی ہے اس کی آج تک بڑی کلیئر ہے کہ جتنی ان کی زمین ہے وہ سوا من ایکڑ کے حساب سے ان کو بیج چاہئے ہوتا ہے وہ سال کے لئے۔ ایک وہ اور ایک ان کے ملازمین کے لئے ہوتا ہے وہ اپنے ملازمین کو دیتے ہیں جتنے بھی ان کے ملازمین ہوتے ہیں اور اپنے گھر کے اخراجات کے لئے اس کا تھوڑا سا plus کرکے اس کے لئے کوئی instruction جاری کی جائیں انتظامیہ کو یہ میں فوڈ منسٹر صاحب کو آپ کی تجویز پہنچاؤں گا تاکہ انتظامیہ کو یہ پہنچ جائے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہواور اس بارے میں یہ میں خود سمجھتا ہوں کہ کسان ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے ان کے مسائل ہم نے کم کرنے ہیں ان کو بڑھانا نہیں ہےاور اس پر آپ کا توجہ دلانے کا بہت شکریہ۔ ہم اس کو حل کریں گے۔

جناب چیئرمین:جی شہاب صاحب! کافی دیر سے بولنا چاہ رہے ہیں۔جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): شکریہ، جناب چیئرمین! میں شیخ علاؤالدین اور ملک محمد احمد خان کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے صرف اور صرف یہ کہوں گا کہ خدا کے لئے honorable Minister یا پارلیمانی سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے۔اگر وہ answerable نہیں ہوں گے تو اس ہاؤس کی کارروائی بے معنی ہے اور اس ہاؤس کی تضحیک ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ کوئی تحریک التوائے کار ہو، کوئی قرارداد ہو یا کچھ بھی ہو answerable Minister کو موجود ہونا چاہئے اور اگر Minister موجود نہیں ہیں تو honorable پارلیمانی سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے تاکہ وہ جواب

دے سکیں۔ خدارا خدارا خدارا اس ہاؤس کی بے حرمتی مت کیجئے اور آج میں اس حوالے سے آپ کی رولنگ چاہوں گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اس بارے میں سپیکر صاحب کی رولنگ موجود ہے۔ شہاب الدین خان! With due apology you are a Government. تو آپ کو بھی اس معاملے میں effort کرنی چاہئے کیونکہ آپ بھی پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ شہاب الدین صاحب نے being a پارلیمانی سیکرٹری کیونکہ یہ حکومت کا حصہ ہیں، لیکن حق بات کہنے کی جرات کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرے بھائی چودھری ظہیر الدین صاحب بیٹھے ہیں اور باقی بھی دوست ہیں تو جو اس ہاؤس کا حشر میں پچھلے تین سالوں سے دیکھ رہا ہوں وہ میں نے پچھلے 30 یا 35 سالوں میں کبھی اس طرح نہیں دیکھا۔ کبھی یہ possible ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں اور اس کا متعلقہ وزیر یا relevant آدمی یہاں موجود نہ ہو یا ڈیپارٹمنٹ کے 15 آدمی اس آفیسر گیلری میں نہ بیٹھے ہوں؟ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کہاں exist کرتی ہے اور حکومت exist جب کرتی ہے تو ان کے یہی آثار ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے یہاں دیکھا ہے کہ Call Attention Notice ہوتا تھا تو یہاں پر آئی جی پنجاب بھی بیٹھے ہوتے تھے، ڈی آئی جی بھی بیٹھے ہوتے تھے اور تمام متعلقہ آفیسرز بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آج Call Attention Notice کا جواب لاء منسٹر صاحب دیتے ہیں جن کا ایک انسپکٹر جو ان کا سٹاف آفیسر ہے وہ ساتھ ہوتا ہے یا کوئی ایک ڈی ایس پی اس علاقے کا ہوتا ہے۔ اس ہاؤس کا تقدس تین لوگ قائم رکھتے ہیں جن میں سب سے پہلے جناب سپیکر اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے اپنی efforts کرتے ہیں یا اپنی حکومت کی رٹ کو اس ہاؤس کے ذریعے

سے قائم رکھتے ہیں اور اس ہاؤس کی عزت کی بحالی کے لئے اقدامات کرتے ہیں۔ اس کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن ہوتے ہیں۔ یہ تین pillars ہیں اور آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں تو اب میں کسی کا نام کیا لوں کہ یہاں پر کیا role play ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! ملک محمد احمد خان نے گندم کی بات کی تو یقین کریں کہ ہر فورم پر ہر آدمی سے میں نے بات کی کہ دیہاتیوں سے آپ اتنی گندم لیں جتنی وہ دینا چاہتے ہیں۔ یہ سٹاکسٹ نہیں ہیں بلکہ یہ اپنے پاس اپنی ضرورت کے لئے سال کی گندم رکھتے ہیں جس میں ان کے ملازموں اور ان کے پڑوسیوں کی ضرورت کا خرچہ بھی ہوتا ہے کیونکہ جب دیہات میں گندم کی کسی کے ہاں کمی آتی ہے تو ہم ایک دوسرے کو گندم دے دیتے ہیں۔ پچھلے سال یہ ہوا کہ جب میں اپنے گاؤں سے ہٹ کر شہر آتا تھا تو میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا کہ چنگ چی رکشہ پر دیہاتی لوگ آٹے کے تھیلے لے کر جا رہے ہوتے تھے جنہیں دیکھ کر مجھے اس حکومت کی پالیسی پر ترس آیا کہ جب ہم پیٹتے رہے کہ دیہاتوں سے گندم نہ اٹھاؤ کیونکہ جب دیہاتوں سے گندم اٹھے گی تو crises پیدا ہو گا اور وہی ہوا کہ crises بھی پیدا ہوا اور دیہاتی بھی پریشان ہوئے۔ سالہا سال سے ہم نے دیکھا کہ شہروں سے لوگ دیہاتوں میں آتے تھے اور اپنی ضرورت کی گندم خرید کر لے جاتے تھے لیکن اس دفعہ اس حکومت کی پالیسی کی وجہ سے پچھلے سال بھی اور اس سال بھی یہی ہو گا کہ لوگ شہروں سے تو کیا دیہاتوں سے بھی جا کر شہر میں آٹے کے تھیلے خریدتے تھے اور شام کو اپنے بچوں کے لئے لے کر جاتے تھے۔

جناب چیئرمین! یہ ہو کیا رہا ہے، یہ بنے گا کیا، کوئی نہیں یہ سوچتا کہ جو ہم اقدامات کر رہے ہیں اس کے side effects کیا ہوں گے اور عام لوگوں پر کیا اثر ہو گا؟ دیہاتی لوگ کبھی گندم کا سٹاک نہیں کرتے بلکہ وہ صرف اپنے بیج کی گندم رکھتے ہیں اور اپنے کھانے کی گندم رکھتے ہیں۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ پچھلے سال کی بات ہے میرے حلقے کا ایک آدمی جو کہ سات بھائی ہیں تو انہوں نے 150 بوری گندم اپنے سال کے اخراجات کے لئے رکھی۔ اسسٹنٹ کمشنر کو پتہ چلا تو پولیس کو ساتھ لے کر رات کو ڈیڑھ سو کی ڈیڑھ سو بوریاں اٹھا کر لے گئے۔ وہ آدمی صبح میرے پاس آیا اور رونے لگ گیا اور کہا کہ ہم سات بھائی ہیں۔ اگر سات بھائیوں کی دس، دس بوریاں بھی سال کی کھانے میں استعمال ہوں تو وہ 70 بوریاں ہو جاتی ہیں جبکہ میں نے 40/50

بوریاں بیج کے لئے رکھی تھیں اور 25 / 20 بوریاں ویسے ہی ہم اپنے گھر کے اخراجات جن میں کوئی کپڑا یا سامان وغیرہ لینا ہوتا ہے اس کے لئے رکھی تھیں کیونکہ دیہاتیوں کا اسی پر گزارہ ہے۔ جب ان سات بھائیوں کی گندم حکومت نے اٹھالی اور وہ آٹا بازار سے لیں گے تو آپ بتائیں کہ کیسے ان کا نظام چلے گا اور کیسے باقی سلسلہ چلے گا؟

جناب چیئرمین! آپ مجھ سے بھی زیادہ اس بات سے آگاہ ہیں۔ اگر میں آپ کے سامنے بات کروں تو مجھے صرف آپ کو سنانے کے لئے بات کرنی ہے کیونکہ آپ کو سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ بھی اسی طرح کے affectees ہیں جس طرح اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے باقی ممبران ہیں۔ یہ وقت گزر جائے گا کیونکہ تین سال گزر گئے ہیں تو آپ یہ جو نظام set کر رہے ہیں اور اس ہاؤس کا جو ستیاناس کر رہے ہیں، کسی کے ذہن میں اس ہاؤس کی کوئی قدر اور احترام نہیں ہے۔ افسر کیوں نہیں آتے کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ ہمیں یہ پوچھ ہی نہیں سکتے۔ پوچھنا حکومت نے ہوتا ہے اور جب حکومت کی اس طرح کی پالیسیاں ہوں گی تو وہ کسی افسر سے نہیں پوچھیں گے، کسی افسر سے نہیں کہیں گے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی قرارداد تھی اور آپ نے کیوں نہیں وہاں کوئی افسر مقرر کیا۔

جناب چیئرمین! میں خود 5 / 4 دفعہ منسٹر رہا ہوں اور جب بھی اسمبلی اجلاس ہوتا تھا تو ہر محکمہ کا سیکرٹری ایک افسر مقرر کرتا تھا چاہے ان کے محکمہ سے متعلق بزنس ہو یا نہ ہو کہ آپ کی ڈیوٹی ہے اور آپ نے ہاؤس میں جانا ہے اور note کرنا ہے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق کوئی بات تو نہیں ہوئی، کسی پوائنٹ آف آرڈر پر بات تو نہیں ہوئی یا کوئی بھی کسی قسم کی بات ڈیپارٹمنٹ سے متعلق تو نہیں ہوئی جسے آپ نے note کرنا ہے اور فوری طور پر سیکرٹری محکمہ کو بتانا ہے جس پر دوسرے دن action ہوتا تھا۔ اس حوالے سے یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر آفیسرز بیٹھے ہیں جن سے آپ بھلے پوچھ لیں کیونکہ یہاں تو یہ بول نہیں سکتے۔ یہاں پر کوئی نظام ہی نہیں ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس ہاؤس کو اس طرح بے توقیر نہ کریں کہ public کا آپ پر جو ایک بھروسہ ہے یا آپ کے اوپر ایک اعتماد ہے وہ اٹھ جائے اور یہ جو حالات اس طرح کے ہو رہے ہیں ناں

توجب ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو ہم اپنے اوپر وزن نہیں لیتے کہ لوگ ہمیں گالیاں کیوں دیں۔ ہم وہ گالیاں آگے pass کر دیتے ہیں اور ہم اپنے اوپر نہیں رکھتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! جہاں یہ گالیاں جانی ہوتی ہیں ہم وہیں پہنچاتے ہیں۔ اگر وہ ہم سے گلہ کرتے ہیں تو ہم اس سے بڑا گلہ ان کو مطمئن کرنے کے لئے اور انہیں یقین دلانے کے لئے کہ ہماری کارکردگی میں کوئی کمی نہیں ہے بلکہ کہیں اور کمی ہے۔ اس لئے ہم سارا ملبہ آگے پھینکتے ہیں تاکہ ہمارے اوپر کوئی حرف نہ آئے کیونکہ ہم دیانتداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو بات کر رہے ہیں وہ صحیح ہے۔ اس طرح نظام نہیں چلتے آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ اس پر میٹنگ کریں جس میں سپیکر صاحب بھی ہوں اور آپ بھی ہوں کیونکہ جب سے یہ ہاؤس معرض وجود میں آیا ہے آپ سپیکر صاحب سے بھی زیادہ اس چیئر پر ڈیوٹی کرتے ہیں۔ اگر ratio نکالی جائے تو آپ نے سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب سے زیادہ ہاؤس کو present کیا ہے۔ اس وقت ہم یہ نہیں دیکھ رہے کہ سعید اکبر خان اپوزیشن سے ہے یا حکومتی بنچز سے ہے بلکہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہمارا ہاؤس ہے اور ہم اس ہاؤس کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دیں گے۔ اس ہاؤس کے تقدس کو بحال رکھنے کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ چودھری ظہیر الدین جو منسٹر ہیں وہ میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ ملک صاحب یہاں بیٹھے ہیں ہمارا اس پر consensus ہے کہ کسی ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں، قرارداد ہوں متعلقہ افسر کا گیلری میں موجود ہونا ضروری ہے۔ اس پر ہمارا آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، ہم سب ایک پیج پر ہیں اور ہم اس بات کو ensure کریں گے کہ اس طرح نظام نہ چلے۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں گزارش کرتا ہوں کہ میں اور جناب اکبر نوانی صاحب کئی دفعہ اکٹھے رہے ہیں اور ہماری بڑی پرانی یادیں ہیں۔ یہ ہمیشہ valid نکات کو اجاگر کرتے ہیں۔ جہاں تک گندم کی بات ہے وہ میں ان کے ارشاد فرمانے سے پہلے ہی گزارش کر چکا تھا کہ اسی parameter کے اندر جو دو تین چیزوں کی ضرورت ہے وہ میں فوڈ منسٹر تک پہنچاؤں گا اور آگے بھی کہوں گا کہ فوری طور پر ضلعی انتظامیہ کو کہا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے جو دوسری بات ارشاد فرمائی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اور وہ tradition بھی ہے۔ اگر پارلیمانی پریکٹس میں پڑھیں تو یہی کہا گیا ہے کہ these Houses are governed by precedents and traditions. اس کی traditions اور precedents یہی ہے کہ یہاں گیلری میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز موجود ہوں تاکہ ان کو آگاہی ہو کہ پبلک نمائندوں کے کیا مسائل ہیں۔ اگر وہ افسران اپنے آفس میں بیٹھے ہوں گے تو ان تک وہ تجاویز نہیں پہنچ سکتیں جو یہاں عوامی نمائندے پیش کر رہے ہوں گے۔ میں آپ سے اور جناب سپیکر سے بھی استدعا کروں گا کہ سیکرٹری صاحبان کو پابند کیا جائے کہ جب یہاں question hour ہو اس وقت وہ آفیسر گیلری میں لازمی موجود ہوں، جب adjournment motions take up ہوں اس وقت بھی ان کا نمائندہ یہاں موجود ہو۔ یہ بڑی valid بات ہے اور انشاء اللہ ہم اس پر عمل کرانے کی کوشش کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں معذرت خواہ ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی کو روک کر ہم اس مسئلے پر آپ کا زیادہ وقت لے رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: یہاں کوئی بندہ ہی نہیں ہے تو بات کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! یہ بات نہیں ہے everything is being recorded آپ ان کی بات سن لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! چودھری صاحب نے ایک بات بہت اچھی کی ہے اور اس پر ان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے as being part of the government ایک نکتہ یہ ہے کہ یہ واد گزاری کا دور نہیں ہے وہ قرون وسطیٰ سے پہلے ہوتا تھا۔ آج آئین پاکستان مجھے to be treated equally under the law اور وہ مجھے freedom of expression دیتا ہے۔ اگر میں اپنی گندم کاشت کرتا ہوں تو اس کاشتکار کے ساتھ یہ کتنا بڑا ظلم ہو گا کہ گورنمنٹ کی procurement policy یہ ہو گی کہ وہ ریڈ کر کے وہاں سے جا کر گندم اٹھائے گی۔ یہ عمل واد

گزاری کے نظام کی یاد تازہ کرتا ہے۔ یہ اپنی procurement کی کوئی effective policy دیتے جس کے اندر corporate structuring ہوتی جس میں کاشتکار اپنی free will کے ساتھ گورنمنٹ کو بھی گندم دیتا اور مارکیٹ میں بھی دیتا۔ مجھے پچھلے بجٹ میں فنانس منسٹر کی تقریر یاد ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے procurement کا ہدف تھوڑا کیوں رکھا ہے تا کہ کاشتکار اپنی جنس کو منڈی تک خود لے جائے اور اس کے پاس یہ اختیار ہو جیسے ابھی سعید خان صاحب نے بھی کہا ہے۔ میرا مدعا صرف اتنا ہے کہ اگر کاشتکار کی اس طرح سے تذلیل ہو جبکہ وہ 60 سے 70 فیصد آبادی کا حصہ ہے، rural economy آپ کے ملک کی backbone ہے، وہ کاشتکار جو گندم اُگاتا ہے اور آپ کی food basket کو ensure بھی کرتا ہے اس سے گندم وصولنے کا کیا یہ طریقہ ہو گا کہ سرکار کے نمائندے جائیں گے اور جا کر ریڈ کریں گے؟ اس سے بڑی تذلیل پاکستان کے شہریوں کی اور ہو نہیں سکتی اور یہ پالیسی کا flaw ہے۔ This is what we are saying اس پر بھی تھوڑی مہربانی فرمائیں اور یہ اپنی کیبنٹ میں جا کر بات کریں کہ یہ آپ نے کیا نظام قائم کیا ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! چودھری ظہیرالدین صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے بات کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جو انہوں نے یہاں بات کی ہے انشاء اللہ وہ اس وعدے کو پورا کریں گے۔ اگر خدانخواستہ وعدہ پورا نہ ہوا تو چودھری صاحب! پھر کیا بنے گا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارے ساتھی سعید اکبر صاحب نے بڑے اچھے انداز میں بات کی ہے، سب نے ان کی بات کی تائید کی ہے اور clapping بھی کی ہے۔ انہوں نے حقیقت کے موتیوں کو پرو کر پیش کیا ہے لہٰذا اس پر حکومت کو غور کرنا چاہئے۔ پہلے بھی چودھری ظہیرالدین صاحب اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں۔ جب کبھی ایسی بات ہوتی تھی اور کوئی بھی معاملہ آتا تھا تو گورنمنٹ کے آفیسرز جواب دینے کے لئے اس گیلری میں موجود ہوتے تھے۔ اگر کسی آفیسر نے کسی ایم پی اے کی بات نہیں سنی، ان کا ٹیلیفون نہیں سنا تو یقین جانیئے کہ ہاؤس کی طرف سے میرے

پاس اختیار تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس بندے کو کمیٹی میں پیش ہونا پڑتا تھا۔ اب کیا عالم ہے، اب آپ کی بات کون سنتا ہے؟ اگر کوئی ایم پی اے کسی افسر کو ٹیلیفون کرتا ہے اور وہ افسر ٹیلیفون نہ سنے تو آپ اس کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس دور میں اب یہ معاملات ہو رہے ہیں۔ اس پر ہمیں بڑا افسوس ہے لیکن ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ سائیڈ سے اور اپوزیشن سائیڈ سے ہمارے ساتھیوں نے جو بات کی ہے اس کو چودھری ظہیر الدین صاحب آگے پہنچائیں گے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس کے نتائج اچھے ہوں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین صاحب کافی دیر سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! مجھے آپ سے بہت ہمدردی ہے جس طرح حالات کو آپ یہاں face کرتے ہیں اور میں نے اکثر دیکھا ہے کہ آپ کو کئی مرتبہ عجیب صورتحال کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ ابھی کسان کی بات ہو رہی تھی میں بھی ایک کسان ہوں۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے پورے 6 مہینے یہ کہا کہ ہمارا trade gap بڑا ہے ہم نے گندم کی payment کی ہے کیونکہ ہمیں import کرنی پڑی۔ میں گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایکسپورٹ کی اجازت کس نے دی تھی؟ جب ایکسپورٹ اور امپورٹ دونوں کی C&F value میں فرق آیا تو اس کو ایوان میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ اگر میں اس کی detail میں جاؤں تو اس امپورٹ پر hot money استعمال ہو رہی ہے۔ یہ hot money اڑ جائے گی اس کے پیچھے sovereign guarantee ہے۔ پھر میرے اور آپ کے ملک کا اللہ ہی حافظ ہو گا۔ یہ پیسا یہاں رہے گا نہیں، یہ جو 11 فیصد پر پیسا لیا جا رہا ہے یہ hot money ہے۔ یہ وہی hot money ہے جو گندم میں استعمال ہو رہی ہے اور جو چینی میں استعمال ہو رہی ہے۔ میں گورنمنٹ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ہمارے کسان کو C&F value کا ہزار روپیہ کم دے کر لینے میں کیا حرج ہے؟ اگر گندم کی C&F value اڑھائی ہزار روپے من ہے تو کسان کو 2300 روپے من کیوں نہیں دیتے۔ پھر ہر آدمی willingly فروخت کرے گا۔ ہم ڈالر دے کر گندم امپورٹ کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور اپنے کسان کو مارتے ہیں۔ کسان سے ایسی قیمت پر گندم لینا چاہتے ہیں جو valid ہی نہیں ہے جو اس کے وارے میں نہیں ہے۔ میرا حکومت سے بڑا simple

question ہے کہ جب تم گندم کو امپورٹ کر کے پھر subsidies کرتے ہو، ڈالر بھی دیتے ہو اور اس کو subsidies بھی کرتے ہو تو یہ کیا گورکھ دھندا ہے؟

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! مجھے regarding absence of officers and Ministers ایک اہم بات کرنی ہے۔ ہاؤس کا concern بڑا valid ہے ہمارے سینئر ممبران نے اس پر بات کی ہے

Sentiment of the House will be sent to the Chief Secretary and CM office.

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم جناب مظفر علی شیخ صاحب کی قرارداد لیتے ہیں۔

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر قائداعظم کی تصویر والے نوٹ پھینکنے پر پابندی کا مطالبہ

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائد اعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس امر پر فوری ban لگایا جائے۔ مزید برآں printed شدہ نوٹ مارکیٹ سے فوری طور پر forfeit کئے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائد اعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی

> تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس امر پر فوری ban لگایا جائے۔ مزید برآں printed شدہ نوٹ مارکیٹ سے فوری طور پر forfeit کئے جائیں۔"

جی، وزیر پبلک پراسیکیوشن!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose نہیں کرتا لہٰذا قرارداد منظور کر لی جائے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائداعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس امر پر فوری ban لگایا جائے۔ مزید برآں printed شدہ نوٹ مارکیٹ سے فوری طور پر forfeit کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھ لیں کہ متفقہ قرارداد کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ ہم سے پہلے بھی گندم کے ریٹ کے بارے میں متفقہ قرارداد منظور کی تھی کہ گندم کا ریٹ 2000 روپے من مقرر کیا جائے۔ اس پر پتا نہیں کیا ہوا لیکن حکومت گندم کا ریٹ 1800 روپے لے کر آئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب 2000 روپے فی من گندم والی قرارداد کی بات سن رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! جب قرارداد پاس ہوئی تو اس کی آواز کابینہ تک پہنچی تھی اس وقت 1600 روپے سے بڑھا کر 1800 روپے فی من گندم کی قیمت مقرر کی گئی تھی اور یہ متفقہ قرارداد کی وجہ سے کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please یہ take up کر لیں اس کے بعد ٹائم دوں گا۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

مقدس تحاریر والے اوراق کو سنبھالنے کے لئے مہم سازی اور قانون سازی کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارت اور مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارت اور

> مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔"

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں قرارداد کو oppose نہیں کرتا لیکن میں کچھ چیزیں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے کہا گیا ہے کہ اس کے لئے کوئی آگاہی مہم نہیں چلائی گئی ہے اور کوئی انتظام نہیں ہے تو پچھلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں یہاں پر specially ایک ادارہ بنایا گیا ہے اور اس کی بلڈنگ بہت بڑی بنائی گئی جس میں یہ اوراق اکٹھے کر کے ان کو recycle کر کے پھر ان پر قرآن شریف ہی پرنٹ ہوتا تھا۔ اس وقت بھی اسی آگاہی کی وجہ سے مدینہ یونیورسٹی والوں نے ایک awareness drive کی ہوئی ہے ان کی تقریباً 9اضلاع کے اندر گاڑیاں ہیں اور ٹیلی فون نمبر دیئے ہوئے ہیں۔ جہاں پر مقدق اوراق ملتے ہیں جس پر بھی کوئی تحریر ہو۔ اس کا بھی یہی function ہے وہ ان کو لے جا کر recycle کرتے ہیں اور like brownish paper پر قرآان شریف اور احادیث مبارکہ کی کتب اس پر پرنٹ ہوتی ہیں اس پر کام ہو رہا ہے لیکن میں اس قرارداد کو oppose نہیں کرتا لہٰذا اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔ سندھو صاحب! دو منٹ، میں نے ان کو floor دیا ہے پھر میں آپ کی بات سن لیتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ بالکل منسٹر چودھری ظہیر الدین صاحب نے صحیح کہا ہے کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں یہ سلسلہ شروع ہوا تھا اور بہت effective طریقے سے شروع ہوا تھا لیکن اس وقت اس کی effectiveness بہت کم ہو گئی ہے۔ میں یہ بتانا چاہوں گی کہ اگر آپ کسی بھی جگہ پر جائیں جہاں پر پکوڑے والے اور عام ریڑیوں والے جو ہیں وہاں اسلامیات کی کتابیں اور جو آیات ہیں ان کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا۔ اخبارات پر پینٹ والے کہیں کھڑے ہو کر پینٹ کر رہے ہوتے ہیں تو میرا کہنے کا مقصد ہے کہ اس وقت ہمیں اس پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے، دیکھیں کہ ہر چیز کا آغاز اور end ادب سے ہی ہے۔ جب ادب نہیں رہتا تو رحمتیں اور برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت یہ بھی لمحہ فکریہ ہے کیونکہ اس وقت جو عذاب نازل ہو رہے ہیں اور اس وقت ہم جن پریشانیوں کا شکار ہیں اس میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے جیسے ادب بھی کرنا اور عمل بھی کرنا یہ دونوں بہت important چیزیں ہیں جس پر عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ چودھری پرویز الٰہی نے ہر وہ اچھا کام کیا جو کہ اس معاشرے کی ضرورت ہے لیکن اس کو effective بنانے کے لئے اور اس میں مزید بہتری کرنے کے لئے اس کا دائرہ کار کو وسیع کیا جائے اور اس کی جہاں جہاں ضرورت ہے بلکہ ہر ادارے میں instructions جاری ہوں جیسے باقاعدہ قانون بنتا ہے۔ وہاں پر باقاعدہ boxes بنیں جس کے اندر یہ کتابیں اور اس طرح کی چیزوں کو رکھا جائے۔ جیسے recycling یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن یہ بہت important ہے کہ ہر جگہ پر اس کو زیادہ effective بنانے کے لئے زیادہ کام شروع کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں رحمت اور برکت ڈالے اور ہمارے اوپر عذاب جو ہیں وہ ختم کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! میں نے اس قرارداد پر بات کرنی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ نے ہر قرارداد پر بات کرنی ہے۔ جی، آپ بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! مجھے rules بات کرنے کے لئے allow کرتے ہیں۔ میں محترمہ خدیجہ عمر کا شکر گزار ہوں کہ وہ بہت اچھی قرارداد لائی ہیں۔ ہم اس قرارداد سے agree کرتے ہیں اور جو چودھری ظہیر الدین صاحب نے فرمایا کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے اس چیز کا آغاز کیا تھا تو اس کے علاوہ پچھلے دس سال I was in the Cabinet also تو میاں شہباز شریف کے دور میں بھی یہ سلسلہ دس سال تک آگے چلا اور گورنمنٹ اس کا انتظام کرتی تھی۔ اب جو چودھری ظہیر الدین صاحب نے مدینہ یونیورسٹی کا کہا تو وہ پرائیویٹ یونیورسٹی ہے اور جو بات محترمہ خدیجہ عمر نے کی ہے کہ گورنمنٹ level پر کوئی اس قسم کا انتظام ہونا چاہئے۔ This is the State's responsibility. باقی قرارداد بہت اچھی ہے اور ہم اس کے حق میں ہیں اور اس کو endorse کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری صاحب۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے عرض کیا تھا اور کہا تھا کہ گورنمنٹ کی آگاہی کی جو drive ہے اُسی کے نتیجے میں پرائیویٹ لوگ بھی آرہے ہیں اور اپنی ذمہ داری عوام کو ادا کرنی چاہئے۔ ان مقدس اوراق کو پکوڑے میں استعمال نہ کریں اور اگر کہیں ہو رہا ہے تو میں سندھو صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ پکوڑے نہ خریدیں جو ایسے اوراق میں ہوں۔ ہر چیز میں یہ کہہ دینا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارت اور مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی

مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب احسان الحق اور جناب محمد افضل کی ہے تو ان کی طرف سے pending کرنے کی درخواست آئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو pending کرتے ہیں۔

اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کو دیگر سرکاری ملازمین کے برابر سہولیات دینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:۔

"2007 میں بچوں کے تحفظ کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"2007 میں بچوں کے تحفظ کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں"۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین !اس حوالے سے متعلقہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے آفیسر ایوان میں ہونے چاہئے تھے وہ موجود نہیں ہیں میری گزارش ہے اس قرارداد کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کو جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد محترمہ سبرینا جاوید کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

فاسٹ فوڈ اور غیر متوازن خوراک پر فی الفور پابندی عائد کرنے کا مطالبہ

محترمہ سبرینا جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"انٹرنیشنل ادارے سینٹر آف سائنس ان پبلک انٹرسٹ کی رپورٹ میں غیر متوازن غذا کے استعمال کو امراض قلب اور ذیابیطس کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دُنیا بھر کے طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسی فاسٹ فوڈ / غیر صحت مندانہ خوراک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے جو انسان کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور جن سے انسان موٹاپا، شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"انٹرنیشنل ادارے سینٹر آف سائنس ان پبلک انٹرسٹ کی رپورٹ میں غیر متوازن غذا کے استعمال کو امراض قلب اور ذیابیطس کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دُنیا بھر کے طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسی فاسٹ فوڈ / غیر صحت مندانہ خوراک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے جو انسان کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور جن سے انسان موٹاپا، شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں"۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحب تو تشریف فرما نہیں ہیں لیکن محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آیا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ متوازن غذا ایک ایسی غذا ہے جس میں تمام nutrition جو کہ ایک صحت مند نشو نما کے لئے ضروری ہے مناسب مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ غیر متوازن غذا اور متوازن غذا سے جس میں وہ تمام اجزاء جیسا کہ protein اور carbohydrates وغیرہ جو کہ اس کی صحت مند نشو نما کے لئے ضروری ہے اجزاء ہیں یا تو بہت کم یا بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بین الاقوامی طریق کار سے 0.5percent Acid package food میں لازمی قرار دیا ہے مزید یہ کہ package food item میں مختلف رنگ جیسا کہ سرخ، سبز اور پیلا کی labeling کو صارف کی آگاہی کے لئے متعارف کروا رہا ہے تا کہ صارف product میں موجودہ اجزاء کی مقدار کو جانچ سکے مزید یہ کہ فاسٹ فوڈ کے حوالے سے calories کی مقدار کو درج کرنے کا کام بھی جاری ہے۔ متوازن و غیر متوازن غذا کا اثر انفرادی طور پر مختلف ہوتا ہے ایک طرح کی غذا کا اثر کسی پر اچھا ہو سکتا ہے اور کسی پر برا ہو سکتا ہے لہٰذا کسی غذا کو غیر متوازن غذا قرار دے کر تمام طبقے کو اس کے استعمال سے نہیں روکا جا سکتا ہے۔ غیر متوازن، غیر صحت مند غذا پر پابندی عائد کرنا حل نہ ہے بلکہ اس کا حل لوگوں میں شعور اور آگاہی پیدا کرنا ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی کا nutrition section لوگوں کو ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے متوازن غذا کی اہمیت کے بارے میں آگاہی پر مؤثر طور پر اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس جواب کی روشنی میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس قرار داد کے بارے میں جو فیصلہ کرنا ہے وہ آپ فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سبرینا جاوید! آپ اس قرارداد کو withdraw کرنا چاہتی ہیں، اس کا جواب تو آگیا ہے؟

محترمہ سبرینا جاوید: جناب چیئرمین! میں نے یہ قرار داد پیش کی تھی کیوں کہ میں اس کو بہت لازمی سمجھتی ہوں ہماری جو نئی generation ہے یہ بہت unhealthy food کھا رہی اور ایک دم اس ملک سے میرے خیال میں جیسے میرے بھائی چودھری ظہیر الدین نے اس کا جواب دیا اُس حساب سے اس کو فِل فور ختم بھی نہیں کیا جاسکتا لیکن میری پھر اس ایوان سے گزارش ہے کہ اس کو کسی نہ کسی طرح discourage ضرور کیا جائے تا کہ ہماری آنے والی نسل healthy ہو۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کو withdraw کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری مظہر اقبال! وہ قرار داد withdraw ہو گئی ہے۔ جی جناب محمد طاہر پرویز! اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت میں چھوٹی بڑی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنانے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس

امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے"۔

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو قرار داد ہے یہ اچھی تجویز ہے اور اس میں کسی قسم کا ڈر نہیں ہے اگر چیئر اس کو take-up کرنا چاہئے تو میں اس کو oppose نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین! آپ اس قرارداد کو متعلقہ منسٹر کے آنے تک pending کرنا چاہتے ہیں یا اس کے حوالے سے voting کی suggestion دیتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! اس قرارداد کو pending فرما دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے متعلقہ منسٹر صاحب کے آنے پر اس کو take-up کر لیا جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ اس پر voting کروالیں۔

جناب چیئرمین: جی، محمد طاہر پرویز! اس قرارداد کو pending کیا ہے متعلقہ منسٹر آجائیں پھر اس پر voting ہو جائے گی۔ اگلی قرارداد محترمہ ثانیہ کامران کی ہے۔ جی، محترمہ ثانیہ کامران اپنی قرارداد پیش کریں۔

کمرشل وہیکلز کی مکمل جانچ پڑتال کرکے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا مطالبہ

محترمہ ثانیہ کامران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں کمرشل وہیکلز کے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ کمرشل وہیکلز کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے پہلے حقیقی طور پر گاڑیوں کی مکمل جانچ پڑتال ہونا ضروری ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کمرشل وہیکلز کی حقیقی طور پر مکمل جانچ پڑتال کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے عمل کو شفاف بنایا جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں کمرشل وہیکلز کے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور فضائی آلودگی بھی بڑھ رہی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ کمرشل وہیکلز کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے پہلے حقیقی طور پر گاڑیوں کی مکمل جانچ پڑتال ہونا ضروری ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کمرشل وہیکلز کی حقیقی طور پر مکمل جانچ پڑتال کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے عمل کو شفاف بنایا جائے"۔

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین ! شکریہ ۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے جدید طرز کا Punjab Vehicle Inspection and

Certification System (Vics)صوبہ بھر میں متعارف کرایا ہے اس سلسلے میں 2015 سے اب تک27 VICS centers Sweden کی کمپنی کے اشتراک سے تعمیر کئے گئے ہیں جہاں پر کمپیوٹرائزڈ چیکنگ کے بعد کمرشل گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفیکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ اس نظام کے تحت مندرجہ ذیل کمپیوٹرائزڈ ٹیسٹ کے بعد کمرشل گاڑیوں کی فٹنس کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(1) Alignment inspection

(2) Break inspection

(3) Visual inspection

(4) Suspension verification

(5) Headlight inspection

(6) Emission inspection

(7) Noise inspection

(8) Seat belt inspection

ان سنٹرز پر اب تک 475000 سے زائد inspections کی جاچکی ہیں۔ کروناوائرس کی وجہ سے یہ سنٹرز بند کئے گئے تھے تاہم مرحلہ وار ان سنٹرز کو دوبارہ سے operational کیا جارہا ہے۔ اب تک VICS Centers لاہور (گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو) گجرات ،راولپنڈی، رحیم یار خان، چکوال، خانیوال، پاکپتن کو دوبارہ سے operational کیا جاچکا ہے۔ اس سال کے آخر تک اس سسٹم کو صوبہ بھر کے تمام اضلاع تک پھیلا دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ ثانیہ کامران:

محترمہ ثانیہ کامران: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے تمام information دے دی ہے and I hope جیسے کہ COVID-19 کی وجہ سے حالات بہتر ہوتے ہیں تو یہ معاملات مزید شفاف ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ نے اس وقت میری بات ہی نہیں سنی۔ چودھری ظہیر الدین نے صحیح فرمایا ہے کہ شہباز شریف نے 2015 میں سویڈن کمیٹی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا یہ بالکل ٹھیک ہے لہذا اس قرارداد کو پاس ہونا چاہیے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ساہیوال ورکرز کا ایک burning issue ہے جس کی طرف میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پنجاب سوشل سیکورٹی ہسپتال، ساہیوال میں 53 ہزار سے زائد ورکرز علاج معالجہ کی سہولت لے رہے تھے۔ ساہیوال جو کہ divisional headquarter ہے جس میں ضلع پاکپتن اور اوکاڑہ شامل ہیں۔ صحت جو کہ ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے ان 53 ہزار سے زائد ورکرز کا ہسپتال تھا اس کو بدقسمتی سے 30 اپریل 2021 کو re-designate کر کے ڈسپنسری کا درجہ دے دیا گیا ہے اور وہاں پر علاج معالجہ تمام سہولیات واپس لے لی گئی ہیں۔ مجھے یہ کہنے دیں کہ اس ریاست نابینہ میں ہم سے اور کیا کیا چھینا جائے گا؟ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے یہ مسئلہ میری یا آپ کی ذات کا نہیں ہے یہ مسئلہ ان غریب غرباء کا ہے جو کہ ورکرز ہیں جو کہ آپ کے ہمارے اور اس صوبے کے لئے محنت کرتے ہیں اور زرمبادلہ کماتے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کریں اور اس حوالے سے رپورٹ منگوائیں۔ اس وقت محکمہ اس ہسپتال کو re-designate نہ کرے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ملک صاحب! آپ کی اس بات کا لیبر منسٹر صاحب آ کر جواب دیں گے۔

The House is adjourned to meet on Friday, 7th May 2021 at 9am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک ،7۔ مئی 2021

(یوم الجمع،24۔ رمضان المبارک 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31 : شمارہ 4

265

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 7۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ کان کنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آرنوٹس

سرکاری کارروائی

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میانوالی کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ

برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا:

ایک وزیر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میانوالی کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

267

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 7۔ مئی 2021

(یوم الجمع، 24۔ رمضان المبارک 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ① وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ②
لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ
فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ④ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ⑤

سُورَۃُ القدر آیات 1 تا 5

ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیاO اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہےO شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہےO اس میں فرشتے اور روح القدس ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیںO یہ رات طلوع فجر تک امن و سلامتی ہےO

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِالخَلق کُلِّھِمِ
محمد سیدالکونین والثقلین
والفریقین من عرب و من عجم
حوالحبیب الذی ترجے شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم
یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ
سواک عند حلول الحادث الامم
یارب بالمصطفیٰ بلغ مقاصدنا
واغفرلنا مامضیٰ یاواسع الکرم

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ کان کنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: خلیل طاہر سندھو! ابھی تشریف رکھیں۔ مجھے صرف دس منٹ دے دیں پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بہت اہم بات کرنی چاہتا ہوں اگر آپ میری بات سُن لیں گے تو آپ کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: چلیں، آپ بات کر لیں۔

وزیر اعظم کا پاکستانی سفیروں پر کام درست نہ کرنے کا الزام

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے اجازت دی ہے تو میں اس پر آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ کل وزیر اعظم صاحب لاہور تشریف لائے تھے اور ایک بڑا عجیب واقعہ ہوا ہے۔ اس میں میرا concern صرف اتنا ہے کہ جو گھر کی بات ہے وہ گھر میں ہی رہنی چاہئے۔ اپنے ملک سے متعلق ایسی باتوں کو publicize کرنا مناسب نہیں ہے۔ انڈیا ایکسپریس، ذی۔ ٹی وی، سی این این، بی بی سی اور دوسرے بہت سے الیکٹرانک میڈیا پر یہ خبر چلی ہے اور پرنٹ میڈیا نے اس خبر کو چھاپا ہے۔ خاص طور پر "ڈان" اخبار نے اس بارے میں ایک بہت بڑی سٹوری چھاپ دی ہے۔ یہاں پر publically skype پر سارے ambassadors کو لے کر کہنا کہ یہ صحیح کام نہیں کر رہے اور ان کے counterparts یعنی انڈیا کے ambassadors اپنے ملک کے لئے بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ میڈیا پر وزیر اعظم کا یہ insulting attitude سب سُن اور دیکھ رہے ہوں گے۔ میں نے پرسوں بھی معزز وزیر قانون سے گزارش کی تھی کیونکہ ظاہر ہے کہ وزیر اعظم تک ہماری رسائی ہو سکتی ہے اور نہ ہی ہم کرنا

چاہتے ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کا سول سرونٹس سے 14۔مارچ کا خطاب دیکھ لیا جائے۔ اگر یہ گھر کی بات گھر میں رہتی تو زیادہ اچھا تھا۔ پوری دنیا میں پاکستانی ambassadors کا کیا image بنا ہو گا، آپ کل کسی دوسرے ملک کے وزیر خارجہ سے پاکستان کے لئے کیسے کچھ مانگیں گے؟ .This is a matter of the country ہم بطور اپوزیشن اس بات سے سخت پریشان ہیں اور ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں کیونکہ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ اب یہ تقریباً ہر اخبار کی شہ سرخی بن چکی ہے۔ وزیر اعظم صاحب سول سرونٹس کو سائیڈ پر بُلا کر کچھ کہہ لیتے۔ اس طرح میڈیا پر بات کرنا انتہائی نامناسب ہے۔ اس حکومت نے ایک عجیب سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ پہلے ایک خاتون اسسٹنٹ کمشنر کی insult کی گئی اور اب دوسرے ممالک میں پاکستانی ambassadors کے ساتھ ایسا نامناسب روّیہ اختیار کیا گیا ہے۔ اگر کوئی انتہائی ضروری معاملہ تھا تو وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی سے کہہ دیتے کہ آپ نے فلاں سفیر غلط لگایا ہے یا صرف اس متعلقہ سفیر کو بُلا کر بات کر لی جاتی۔ مجھے ذاتی طور پر اس روّیے اور ان باتوں کا بہت دُکھ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! آپ اس پر reply کرنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! تفصیل میں گئے بغیر میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے اور وفاقی حکومت نے ہی اس کو deal کرنا ہے۔ معزز رکن نے اپنے concerns کا اظہار کیا ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیر اعظم صاحب کی پوری تقریر کو سیاق و سباق کے ساتھ دیکھا جائے تو اس میں بہتر طور پر کام کرنے کے حوالے سے ہی کہا گیا ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم ایک طویل عرصے سے ایک ایسے ماحول میں کام کر رہے ہیں کہ جہاں کوئی کسی کے آگے answerable نہیں ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ جو شخص جہاں کہیں بھی اور جس حیثیت میں بھی کام کر رہا ہے اُسے کم از کم کسی نہ کسی کے آگے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنا concern show کیا میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سوالات

(محکمہ کان کنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔جی،جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔میرا سوال نمبر12 ہے۔جواب پڑھاہو اتصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہو اتصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب مائنز اینڈ منرل پرائیویٹ کمپنی کے بجٹ اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

***12: جناب نصیر احمد:** کیاوزیر کان کنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب مائنز اینڈ منرل پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کب قائم ہوئی؟

(ب) کمپنی کو کام شروع کیے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔

(ج) کمپنی کا15۔2014 کا آڈٹ ہوا ہے کہ نہیں۔

(د) کمپنی نے اب تک کتنا قرضہ حاصل کیا ہے۔

وزیر کان کنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) پنجاب منرل کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ 7 مئی 2009 کو پنجاب کول مائننگ کمپنی کے نام سے قائم ہوئی اس کا موجودہ نام 16 مئی 2011 کو تبدیل کیا گیا۔

(ب) کمپنی 7 مئی 2009 سے آپریشنل ہے اور مندرجہ ذیل کام سرانجام دے رہی ہے۔

پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کا پہلا مرحلہ (مکمل ہو چکا ہے)

سالٹ رینج میں سیمنٹ انڈسٹری کے لئے منفی اور مثبت کان کنی کے علاقوں کا تعین (مکمل ہو چکا ہے)

زیر زمین کوئلے کی کانوں کا سروے (مکمل ہو چکا ہے)

پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کا دوسرا مرحلہ (جاری ہے)
لوہے اور منسلک معدنیات کی کان کنی اور پنجاب میں لوہے کی مل کے قیام کے لئے سرمایہ کاروں کی تلاش اور مشاورتی ٹرانزکشن اور تجارتی حقوق کے حصول کا انتخاب (جاری ہے)
کانوں اور معدنی شعبے کے ساتھ ساتھ منسلک کمپنیوں کی تنظیم نو (جاری ہے)

(ج) کمپنی کے قائم ہونے سے لے کر اب تک تمام سالوں کا قانونی آڈٹ ہوا ہے۔

(د) کمپنی نے اب تک 1630 ملین روپے قرضہ لیا ہوا ہے جو کہ پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کے دوسرے مرحلے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! اس کے جز (ب) میں کمپنی کے کام کے حوالے سے سوال ہے جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ لوہے اور منسلک معدنیات کی کان کنی اور پنجاب میں لوہے کی مل کے قیام کے لئے سرمایہ کاروں کی تلاش اور مشاورتی transaction اور trading rights کے حصول کا انتخاب ابھی جاری ہے۔ یہ سوال 2018 کا ہے اس کو 3 سال ہو چکے ہیں تو کیا ابھی تک سرمایہ کاروں کی تلاش جاری ہے؟ کوئی سرمایہ کار اتنی بڑی activity کے لئے جس پر ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ کیا ہوا ہے کہ انہیں ابھی تک کوئی سرمایہ کار نہیں ملا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں؟

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو فرمائیں!

وقفہ سوالات میں متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات مؤخر کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی موجود نہیں ہیں جن کا Question Hour ہے تو ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ آپ

سے ہماری گزارش ہے آپ کے پاس power ہے اور یہ power اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے۔ آپ اس اجلاس کو suspend کر دیں۔ یہ کون سی تبدیلی ہے اور جناب محمد بشارت راجہ صاحب اکیلے کیا کیا کریں؟ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی سیکرٹری کو پرواہ نہیں ہے، کسی منسٹر کو پرواہ نہیں ہے تو اکیلے وزیر قانون و پارلیمانی امور کیا کیا کریں؟ کل چودھری ظہیر الدین بھی یہاں پر محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات اور ساری چیزوں کے جوابات دیتے رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے power دی ہے اور آپ 1962 سے خاندانی طور پر سیاست کر رہے ہیں۔ جب تک سیکرٹری یا پارلیمانی سیکرٹری نہیں آتے and this is the ruling of Honorable Speaker, Chaudhary Parvez Elahi and Rana Muhammad Iqbal Khan Sahib آپ اجلاس suspend کر دیں۔ میں جناب محمد بشارت راجہ کو salute کرتا ہوں کہ وہ روزانہ سارا business سنبھال رہے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! کتنا بڑا المیہ ہے کہ منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی موجود نہیں ہیں حتیٰ کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ میں سرگودھا سے اسی Question Hour کے لئے آیا ہوں اور یہاں پر کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ کوئی بندہ ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہے، کوئی بندہ explain کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے وزیر قانون و پارلیمانی امور اور دیگر سینئر منسٹرز کو کتنی شکایتیں لگائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! انتہائی افسوس کی بات ہے جس طرف یہ حالات جا رہے ہیں کہ Question Hour ہے اور کوئی بھی متعلقہ بندہ نہیں ہے۔ اگر منسٹر صاحب کہیں مصروف ہو گئے ہیں تو کم از کم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تو یہاں آنا چاہیے تھا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور صاحب! کل آپ کی عدم موجودگی میں جناب سپیکر سے ہم نے بات کی تھی کہ گندم کے معاملے میں جگہ جگہ کاشتکاروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں جن کی گھر کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے اگر کوئی پالیسی بنا دی ہے تو وہ بھی بتا دیں لیکن آج کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ اس ہاؤس میں

سوالات کے جوابات دینے کے لئے کوئی بھی موجود نہیں ہے تو ہم اس کو کیا کہیں؟ ہم آپ کو دوش دیں یہ بھی اچھی بات نہیں ہے لیکن اس پر ایکشن ایسا ہونا چاہیے کہ وہ سب کو نظر آئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ایجنڈے پر ہمارے جو سوالات آئے ہیں یہ 2019 کے ہیں۔ ہم ان سوالات کے لئے اتنی محنت کرتے ہیں، مکمل information collect کرتے ہیں اُس کے بعد سوالات ڈالتے ہیں اور پھر بھی ہمیں دو چار بار دوبارہ سوالات ڈالنا پڑتے ہیں تو پھر جا کر کہیں ہمارے سوالات ایجنڈے پر آتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس ہاؤس کی seriousness کا اندازہ کریں کہ آج Chair سے آواز لگ رہی ہے کہ منسٹر صاحب کہاں ہیں؟ اس ہاؤس کا تقدس کیا ہے، اس Chair کی ruling کیا ہے اور ہماری روایات کیا ہیں؟ کل بھی اس بات پر مکمل بحث ہوئی تھی کہ متعلقہ منسٹر اور متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ہر صورت ہاؤس کے اندر موجود ہو گا۔ میں تو یہ کہوں گا کہ آج Chair سے کوئی ایسی ruling آنی چاہئے کہ پنجاب کی عوام اس ruling کو یاد رکھے اور اُن کو پتا چلے کہ یہ اُن کا نمائندہ ایوان ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ Chair کے پاس جتنے اختیارات اس کام کے لئے ہیں وہ کافی ہیں اور میرے خیال سے آپ آج کے اس مکمل Question Hour کو بھی pending فرمائیں اور ان کے خلاف جو بھی کارروائی بنتی ہے وہ لکھ کر آپ Chief Minister صاحب کو بھی بھیجیں۔ یہ میری humble request ہے اور ہم کوئی بدمزگی بھی نہیں چاہتے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! مجھے بڑے دکھ سے یہ بات کرنی پڑ رہی ہے کہ اس طرح کبھی بھی ہاؤس کا مذاق نہیں اُڑایا گیا۔ میں بھی 1985 سے اس ہاؤس کے اندر ہوں میں نے کبھی ایسا سماں نہیں دیکھا کہ نہ پارلیمانی سیکرٹری ہے، منسٹر صاحب ہیں اور نہ ہی کسی اور کو محکمہ تفویض کیا گیا ہے کہ وہ جا کر جوابات دے دے۔ اُنہیں اگر کوئی ایمرجنسی تھی جس کی وہ اطلاع دیتے تو یہ کام کسی اور کے ذمے لگ جاتا تو اس طرح ہاؤس کا مذاق اُڑانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس حکومت کی بڑی کمزوری ہے لہٰذا آپ اس کو serious لیں اور اس پر کوئی ایکشن ہونا چاہیے تاکہ پتا چلے کہ پنجاب اسمبلی جاگ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی جن جذبات کا اظہار فرمارہے ہیں میں حلفاً یہ بات کہتا ہوں کہ آپ سے زیادہ مجھے اس بات کا شدت کے ساتھ احساس ہے۔اس وقت اس ہاؤس میں رانا محمد اقبال خان بیٹھے ہوئے ہیں جن کا بلاشبہ سینئر ترین معزز ممبران میں شمار ہوتا ہے، میرے بھائی چودھری محمد اقبال بیٹھے ہوئے ہیں میرے خیال میں یہ اس ہاؤس کے انتہائی سینئر ترین ممبران ہیں۔ میری بطور لاء منسٹر یہ 3rd Term ہے۔ان تین tenures میں کبھی ایک دفعہ بھی یہ واقعہ نہیں ہوا کہ وقفہ سوالات ہو اور منسٹر available نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ اب ایک منسٹر صاحب کا نہ آنا اپنی جگہ پر ہے۔ اس کا حل بھی موجود ہوتا ہے کہ اگر منسٹر صاحب available نہیں تھے تو concerned Secretary کو فوری طور پر چیف منسٹر آفس سے رابطہ کر کے وہ بزنس کسی دوسرے کو allocate کرایا جاسکتا تھا۔ وہ بھی نہیں ہوا، منسٹر صاحب بھی تشریف نہیں لائے اور پھر جس طرح معزز ممبران فرمارہے تھے کہ یہ تین سال پرانا سوال ہے۔ اگر تین سالوں میں ایک سوال کا جواب ایک ڈیپارٹمنٹ نہیں دے سکا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ پھر منسٹر صاحب بھی ذمہ دار ہیں اور سیکرٹری صاحب بھی ذمہ دار ہیں۔

جناب چیئرمین! یہاں کل جو صورتحال پیدا ہوئی تو آپ یقین کیجئے کہ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے کہتا ہوں کہ میں نے verbatim لکھا ہے۔ اگر آپ چاہیں گے تو میں ہر ممبر کو وہ letter دے سکتا ہوں جو میں نے چیف منسٹر صاحب کو لکھا ہے کہ یہ پارلیمانی روایات نہیں ہیں کہ کل دس ڈیپارٹمنٹس کا بزنس take up ہوا اور دس میں سے دس منسٹرز موجود نہیں تھے۔ Without informing the House, without informing Mr. Speaker, without informing Secretary Assembly and without informing Law Minister اس ڈیپارٹمنٹس کا کوئی بندہ موجود نہیں تھا۔ میں نے آج صبح چیف منسٹر صاحب کو لکھا ہے۔ ابھی یہاں سے اُٹھ کر پھر لکھیں گے کہ خدارا اس ہاؤس کا مذاق نہ بنائیں۔ اگر اس ہاؤس کو ہم نے اسی طرح non-serious طور پر چلانا ہے تو پھر میں کم از کم اس کا حصہ بننے

کے لئے تیار نہیں ہوں اس لئے کہ کوئی بھی شخص اس ہاؤس کی بے عزتی ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں معزز اراکین کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے کی باقاعدہ انکوائری کی جائے گی اور جو لوگ بھی اس کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں منسٹر صاحب کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا اس حوالے سے چیف منسٹر صاحب جانیں اور وہ جانیں۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی نے ابھی کہا تھا کہ چیف سیکرٹری صاحب کو بلائیں تو میری چیف سیکرٹری صاحب سے صبح بات ہوئی تھی۔ وہ بھی اس بات پر upset تھے۔ میں ان کی طرف سے بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی سرکاری اہلکار اس میں کوتاہی کا مرتکب ہوا ہوگا اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی باقی چیف منسٹر صاحب کو منسٹر صاحب کے متعلق request کریں گے کہ انہیں بھی سمجھائیں کہ تین سال میں اگر ایک سوال کا جواب نہیں آتا تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں بھی اپنی ذمہ داری کا تھوڑا احساس ہونا چاہئے۔ میں ماسوائے معذرت کے اور کوئی دوسری بات نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ ہم سب آپ کی بات پر مطمئن ہیں اور اس ہاؤس کے تقدس کے لئے آپ نے آج جو کردار ادا کیا ہے اس کے لئے الفاظ ڈھونڈنا میرے لئے بڑا مشکل ہے۔ میری آپ کی وساطت سے گورنمنٹ اور اپوزیشن کے ممبران سے گزارش ہے کہ آج متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ہاؤس کے تقدس کو پامال کیا ہے۔ اس پر ہم سب بڑے اطمینان کے ساتھ اور اچھے طریقے سے اس ہاؤس سے واک آؤٹ کریں۔ آپ ہمارے ساتھ واک آؤٹ کریں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے باہر جانے کے لئے اپنی نشستوں سے اُٹھے)

جناب چیئرمین: رانا صاحب! دو منٹ رکیں اور لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے راناصاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتاہوں کہ آپ کا احتجاج نہ صرف ریکارڈ پر آیاہے بلکہ اس کو acknowledge بھی کیا گیاہے۔ میں نے آپ سے معذرت بھی کی ہے۔ میں نے انکوائری کی بات بھی کی ہے۔ میں مزید دو قدم آگے جا کر آپ سے مزید گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ آج اس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کو pending کر دیتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی تشریف رکھیں اور proceeding کا حصہ بنیں۔ ان شاء اللہ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ آئندہ ایسی صورتحال پیدا نہ ہو۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں اپنی نشستوں پر دوبارہ بیٹھ گئے)

جناب چیئرمین: آج کے سوالات pending کئے جاتے ہیں۔ آج کے اجلاس کی کارروائی اور sentiments of the House کے بارے میں چیف منسٹر آفس کو لکھیں گے۔ اس میں سیکرٹری صاحب کے پاس option تھی کہ اگر Honorable Minister available نہیں تھے تو پارلیمانی سیکرٹری کو یہاں ہونا چاہئے تھا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری available نہیں تھے تو کسی بھی منسٹر کو چیف منسٹر آفس سے nominate کرایا جا سکتا تھا۔ یہ arrangement کیوں نہیں کیا گیا۔ شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج یہاں جو بات ہو رہی ہے اسی سے relevant بات ہے کہ پنجاب کے ہاؤس کو پورا پاکستان دیکھ رہاہو تاہے۔ پنجاب کے عوام کی نظریں اس ہاؤس کی طرف بہت امید سے لگی ہوتی ہیں اور بعض اوقات مایوسی کے عالم بھی ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ اس ہاؤس کو بنے تین سال ہو گئے ہیں لیکن میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ آج تک یہاں Women Caucus کا قیام عمل میں نہیں آ سکا۔ پنجاب میں خواتین کے ساتھ جو معاملات ہوتے ہیں، ان پر تشدد کے واقعات ہوتے ہیں، ان کے

ساتھ دیگر ڈھیروں ایسے معاملات رونما ہوتے ہیں جو صنفی امتیاز کا باعث بنتے ہیں، ہراسمنٹ کا باعث بنتے ہیں، ان کی ملازمتوں کے مسائل ہیں اور ان کے Day Care کے مسائل ہیں لیکن وہ خواتین جب پنجاب اسمبلی کی جانب دیکھتی ہیں کہ ہماری آواز کو اکٹھی آواز میں کون اٹھائے گا تو افسوس کے تین سال سے Women Caucus کا قیام ہی عمل میں نہیں آسکا جبکہ اس کا قیام ابتدائی دنوں میں ہی ہو جانا چاہئے تھا۔ اس میں کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے صرف خواتین کا Caucus بنانا ہے۔ اس کے نہ بننے کے پیچھے کوئی ایسی logic نظر نہیں آتی اس لئے میری جناب سے گزارش ہو گی کہ براہ مہربانی اس معاملے کی طرف توجہ دیں۔ آج پنجاب کی زیادہ آبادی خواتین پر مشتمل ہے اور تمام خواتین اس امید سے پنجاب اسمبلی کی طرف دیکھتی ہیں تو یہاں ان کی آواز کو یکجا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میری جناب سے گزارش ہے کہ اب تو الٹی گنتی شروع ہو گئی ہے۔ اب تو ہم زوال کی طرف جانا شروع ہو جائیں گے اب اسمبلی کا وقت دو سال رہ گیا ہے۔ یہ Women Caucus کب بنے گا اور کب پنجاب کی خواتین کی آواز یہاں اُٹھائی جائے گی؟ میری گزارش ہے کہ اس پر بھی توجہ دی جائے۔ بہت شکریہ۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ زیرو آر نوٹس نمبر 477 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی،

فیصل آباد میں ڈکیتی کی وارداتیں

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 2 مارچ 2021 کی خبر کے مطابق فیصل آباد میں ڈکیتی، راہزنی و چوری کی 60 وارداتوں کے دوران شہری لاکھوں روپے نقدی، طلائی زیورات، موبائل فون و قیمتی اشیاء سے محروم ہو گئے۔ یہ وارداتیں تھانہ سرگودھا روڈ، چک 366 گ ب، تھانہ پیپلز کالونی تھانہ ماموں کانجن، تھانہ بٹالہ کالونی، تھانہ غلام محمد آباد وغیرہ میں ہوئی ہیں۔ جس سے فیصل آباد کی

امن وعامہ کی صورتحال صاف نظر آ رہی ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس زیرو آر نوٹس سے متعلق مجھے ابھی تک اس کی رپورٹ نہیں ملی لیکن میں اس پر گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ نوٹس مجھے موصول ہوا تھا تو اسی وقت میں نے بذریعہ ٹیلیفون اس بارے میں معلومات لی تھیں۔ میرے پاس ابھی تک تحریری جواب نہیں آیا۔ میں معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ ابھی میں ان سے وقت طے کر لوں گا اور متعلقہ تھانے کے ایس ایچ او اور متعلقہ ایس پی کو بھی بلا لیں گے اور آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔ اگر یہ خبر واقعی صحیح خبر ہے کہ وہاں پر اتنی ڈکیتیاں ہوئی ہیں تو میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر بھرپور طریقے سے action لیا جائے گا اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب نے commitment دے دی ہے۔ اب آپ اس زیرو آر کو pending کرانا چاہتے ہیں یا dispose of کرانا چاہتے ہیں جیسے آپ چاہیں ویسے کر لیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اس زیرو آر نوٹس کو pending کر لیں۔ میں اس پر بات بھی کرنا چاہتا ہوں اگر کہتے ہیں تو اُس دن کر لوں گا جس دن یہ دوبارہ آئے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جس دن یہ دوبارہ آئے گا تو اس وقت آپ بات کر لیجئے گا۔ اس زیر آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری مظہر اقبال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری مظہر اقبال! آپ بات کر لیں۔

بہاول نگر پی پی۔243 میں بغیر نوٹس گھروں اور دکانوں کو مسمار کرنا

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں لہٰذا میں ایک اہم مسئلے کی طرف اس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں 137 سٹاپ کالونی پر انتظامیہ نے بڑا بہیمانہ ظلم کیا ہے اور بغیر کسی نوٹس کے راتوں رات گھروں اور دکانوں کو مسمار کر دیا ہے۔ حقیقتاً وہاں پانچ مرلہ سکیم کے تحت لوگوں کی الاٹمنٹ تھی اور لوگ رہ رہے تھے۔ لوگوں کی روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کمرشل ایریا بھی تھا جس طرح گاؤں یا چھوٹی جگہ پر کمرشل ایریا develop ہو جاتا ہے لیکن encroachments اتنی زیادہ نہیں تھیں اور روڈ کے بہت پیچھے وہ کالونی تھی لیکن بغیر نوٹس دیئے راتوں رات صرف اس لئے مسمار کر دی کیونکہ وہاں adjacent area میں کسی نے سرکاری ایریا پر ہاؤسنگ کالونی اور کمرشل ایریا announce کر دیا جس کا کیس عدلیہ میں بھی چل رہا ہے۔ اس کو favour دینے کے لئے اس آبادی والے ایریا کے لوگوں کے ساتھ عید سے پہلے رمضان شریف میں اتنا بڑا ظلم کیا گیا اور گھروں کو مسمار کر دیا حالانکہ اُن لوگوں کے پاس الاٹمنٹ لیٹر، بجلی کے بل اور کالونی سے متعلقہ تمام legal documents بھی موجود تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے توسط سے اس معاملے کی انکوائری کی جائے کیونکہ اُن لوگوں کے گھروں کا سامان بھی انتظامیہ اٹھا کر لے گئی تھی۔ وہ لوگ بے چارے کھلی چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور انصاف کے منتظر ہیں۔ قبضہ مافیا اور دوسرے گروپ جنہوں نے اُس علاقے کی سرکاری زمین پر قبضہ کیا ہے وہ لوگ چاہتے ہیں کہ یہ غریب لوگ وہاں divert ہوں، وہاں جا کر اُن کی دکانیں اور گھر بھی خریدیں۔ اس کے background یہ آپریشن manipulate کیا گیا ہے جو کہ وزیر اعظم صاحب کے ناجائز تجاوزات والے vision کے مطابق کیا گیا ہے اور جس طرح آج کل سرکاری زمینیں واگزار کروائی جا رہی ہیں اس تناظر میں یہاں بھی آپریشن کیا گیا ہے جبکہ حقیقتاً اس تناظر میں یہ واقعہ نہیں ہوا۔ ان لوگوں نے اس کی شکایات وزیر اعظم پورٹل اور چیف منسٹر شکایات سیل میں بھی دی ہیں جبکہ وہاں کے پریس اور میڈیا میں بھی reports آئی ہیں لہٰذا میں چاہوں گا کہ اس واقعہ کی انکوائری کے لئے یہ معاملہ کسی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ وہاں

سے سارا ریکارڈ منگوایا جائے اور لوگوں کے الاٹمنٹ لیٹرز کو دیکھتے ہوئے اُن کی جگہیں واپس کی جائیں۔ شکریہ

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شمسہ علی: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! پہلے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے جواب لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس میں انکوائری کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم رپورٹ منگوا لیتے ہیں اور میں اپنے بھائی سے share بھی کر لوں گا۔ اگر ان کی بات کے مطابق یہی facts ہوں گے تو اِن شاء اللہ اگلا لائحہ عمل طے کر لیں گے۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب کا بہت شکریہ کہ یہ رپورٹ منگوائیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! محترمہ شمسہ علی نے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کہا ہے تو اُن کو بھی ٹائم دیجئے۔

جناب چیئرمین: اِن کے بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔ جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں بہت ہی ضروری بات اس ایوان میں کرنا چاہتا ہوں۔ میرے حلقے میں ایک سرکاری زمین ہے جس کو تہہ بازاری رقبہ کہا جاتا ہے۔ وہاں کے لوگوں نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے اور غریبوں کے ساتھ ظلم زیادتی ہو رہی ہے۔ سرکاری تہہ بازاری رقبہ کسی کے نام انتقال نہیں ہو سکتا لیکن غریب لوگوں سے پیسے لے کر وہ رقبہ الاٹ کر رہے ہیں حالانکہ ساری زندگی یہ رقبہ اُن کے نام نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگوں کے ساتھ فراڈ کر رہے ہیں حالانکہ انٹی کرپشن میں اُن کے خلاف پرچے بھی ہوئے لیکن اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ میں ایوان میں یہ request کرتا ہوں کہ وہ غریب لوگوں کو لوٹ رہے ہیں اور زیادتی

کر رہے ہیں لہٰذا اس ایوان سے ایسا نوٹس جانا چاہئے۔ اُن کے خلاف پرچے بھی درج ہوئے ہیں لیکن کوئی بندہ ان کے خلاف کارروائی نہیں کر رہا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اُن لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں ہو رہی؟ وہ غریب لوگوں کو زمین بیچ رہے ہیں جبکہ الاٹمنٹ ہو نہیں سکتی۔ یہ اتنا بڑا فراڈ اور غبن میرے حلقے میں ہو رہا ہے لیکن اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس حوالے سے تحریک التوائے کار لے آئیں تاکہ قانونی طور پر جواب مانگا جاسکے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں نے پچاس دفعہ لکھ کر دیا ہے لیکن میری کوئی تحریک التوائے کار منظور ہی نہیں ہوتی۔ میں کیا کروں؟

جناب چیئرمین: آپ جمع کروائیں۔

آغا علی حیدر: آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے پوچھیں کہ میں نے کتنی دفعہ تحریک التوائے کار دی ہے لیکن میری کوئی بات ہی نہیں سنتا اس لئے میں کیا کروں؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں یہاں خودکشی کروں یا کیا کروں؟

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ اللہ خیر کرے۔

آغا علی حیدر: آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے پوچھیں کہ کتنی دفعہ میں نے تحریک التوائے کار دی ہے۔ میں جو چیز لکھ کر دیتا ہوں وہ ساری کاٹ دی جاتی ہے کیونکہ میں ایسے حلقے میں رہ رہا ہوں جہاں میری بات سنی ہی نہیں جاتی۔ یہ میرے ساتھ زیادتی ہے۔ میں نے 70 دفعہ لکھ کر دیا ہے اور request کرکے آیا ہوں کہ اسے ایوان میں پیش کیا جائے کیونکہ غریب لوگوں کے ساتھ بڑا ظلم اور فراڈ ہو رہا ہے۔ لوگ اپنی زمینیں غریبوں کو بیچ رہے ہیں لیکن الاٹمنٹ نہیں ہو رہی لیکن یہاں کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔ مجھے آپ صرف یہ بتائیں کہ میں کیا کروں؟

جناب چیئرمین: میں نے آپ کو guide کیا ہے کہ اس حوالے سے تحریک التوائے کار لے آئیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں نے 40 دفعہ لکھ کر دیا ہے لیکن مجھے کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں تو میں آپ کو یہی بتا رہا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! میں 40 دفعہ لکھ کر دے چکا ہوں لیکن کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میری کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: آپ اس سیشن کے بعد لکھ کر لے آئیں تو اِن شاء اللہ اس کو دیکھتے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! میں یہی کھپ رہا ہوں کہ میری کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! اس سے پہلے کوئی اور ضمنی الیکشن آ جائے اس لئے آپ اِن کی تحریک التوائے کار لے آئیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! میں یہی کھپ رہا ہوں کہ میری کوئی بات ہی نہیں سنتا۔

جناب چیئر مین: جی، آپ اس سیشن کے بعد لکھ کر لے آئیں۔ محترمہ شمسہ علی نے بات کرنی ہے۔

خواتین کی تنظیم CAUCUS کو اونر شپ دینے کا مطالبہ

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئر مین! میری بہن نے Caucus کی بات کی ہے تو 2018 میں جب ہمارا اجلاس شروع ہوا تھا تب ہم سب خواتین Caucus کے حوالے سے organize تھیں کیونکہ سب خواتین نے باقاعدہ مجھے Caucus کی چیئر پرسن اور نیلم حیات صاحبہ کو سیکرٹری کے لئے nominate کر لیا تھا لیکن اس کے بعد اب تک کچھ نہیں کیا گیا۔ سپیکر صاحب اور آپ Custodian of the House ہیں لہٰذا آپ کا کام تھا کہ اپوزیشن والوں سے بات کرتے کیونکہ ہر بار یہی کہا جا رہا تھا کہ اپوزیشن والے table پر نہیں آ رہے۔ اب Caucus کے حوالے سے میری بہن اپوزیشن کی طرف سے بولی ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پچاس فیصد خواتین ہونے کے باوجود عورتوں کی آواز دبا دی جاتی ہے۔ پنجاب آپ کا سب سے بڑا صوبہ ہے لیکن افسوس اور شرم کی بات کی ہے کہ خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان کی Women Caucus فعال ہے لیکن پنجاب میں ابھی تک نہیں بنی۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ عورتوں کے گلے دبا کر آپ کو کیا حاصل ہوتا ہے۔ یہ اتنی افسوسناک بات ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! وقت کم ہے اس لئے بزنس بھی پورا کرنا ہے۔ پلیز wind up کریں۔

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئرمین! بس ایک منٹ بات کرنی ہے۔ آپ اس وقت ruling دیں کہ within a week یہ Caucus فعال ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ خواتین چاہے اپوزیشن سے یا گورنمنٹ سے ہوں، اگر خواتین پوائنٹ آف آرڈر کے لئے اٹھنا چاہتی ہیں تو اُن کی بات کو اہمیت دی جائے کیونکہ کسی بھی مرد کے مقابلے میں خواتین بھی important issues کو highlight کرتی ہیں۔ محترمہ کنول اور شمسہ علی نے Caucus کی بات کی ہے تو میں پچھلے پانچ سال اس کی ممبر تھی۔ ہم تب بھی سپیکر صاحب سے التجا کرتے تھے کہ اس کو ownership دی جائے لیکن نہیں دی گئی۔ ہم سب خواتین نے مل کر خود ہی بنائی اور جیسے چلائی وہ ہم ہی جانتے ہیں۔ شمسہ علی آپا ہماری سینئر ہیں لہٰذا آج اس ہاؤس میں دونوں طرف بیٹھی خواتین کی طرف سے ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ Caucus کو ownership دیں اور ایک ریکارڈ قائم ہو کہ اس گورنمنٹ نے ownership دی ہے لہٰذا جلد از جلد Caucus کو وجود میں لایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، آپ ایک اکٹھی میٹنگ کر کے unanimously decision کر کے دے دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ رانا منور حسین کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، رانا صاحب!

لائبریریوں کے لئے کتب خریدنے کے لئے
وفاقی قانون پر عملدرآمد کرنے کا مطالبہ

رانا منور حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی

جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ فنانس ڈویژن حکومت پاکستان کے نوٹیفکیشن نمبری UO.No.919-R12/86 مورخہ 6-7-1986 اور UO.No.4(4)Exp.III-2002-525 مورخہ 26-7-2003 کے تحت نیشنل لائبریری آف پاکستان کی لائبریری کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہر تین ماہ کے لئے کتب کی ریٹ لسٹ متعین کرے گی جس کے مطابق پاکستان بھر کی لائبریریاں کتب خریدیں گی اور کتب کی خرید کے لئے کسی بھی ٹینڈر یا کوٹیشن کی ضرورت نہیں ہو گی بلکہ لائبریری ریٹس کمیٹی نے discount بھی مقرر کر دیا ہے کہ local publications پر 15 فیصد discount ہو گا اور international publications پر 10 فیصد discount ہو گا حتیٰ کہ انٹرنیشنل کرنسی کے conversion rate بھی یہی کمیٹی مقرر کرے گی اور فیڈرل PPRA کے (b)14 rule اور (d)(ii)42 کے تحت کتب کی خرید کو ٹینڈر اور کوٹیشن سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ پنجاب کے بھی PPRA رولز ہیں لیکن جب کوئی قانون وفاق میں ہو اور صوبے میں بھی وہی قانون ہو تو وفاق کا قانون prevail کرے گا اور تمام معاملات اسی کے تحت چلائے جائیں گے لیکن پنجاب میں اس قانون کے against ہو رہا ہے۔ پنجاب PPRA ایس اینڈ جی اے ڈی کے سینئر لاء آفیسر عبدالسلام اس قانون کی غلط تشریح کرتے ہوئے نئی اختراع نکالی کہ لائبریری کی کتب خریدنے کے لئے کوٹیشن اور ٹینڈر ضروری ہیں اور اس کی واضح مثال ہے کہ موصوف نے کچھ عرصہ قبل ٹریژر پنجاب یونیورسٹی کو خط لکھا کہ آپ لائبریری کے لئے کوٹیشن اور ٹینڈر کے بغیر کتب نہیں خرید سکتے۔ وفاق نے ایک قانون بنایا جس پر سالہا سال سے عملدرآمد ہو رہا ہے لیکن ایک بندہ اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھ کر نہ صرف قانون کی غلط تشریح کر رہا ہے بلکہ فیڈرل کا قانون جو پورے ملک میں لاگو ہے اس کی بھی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ موصوف کے اس act سے فیڈرل کے قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، کیا اس کے متعلقہ وزیر موجود ہیں؟

معزز ممبران: نہ وزیر موجود ہیں نہ آفیسر موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی آفیسر بھی نہیں ہے اور وزیر بھی نہیں ہیں تو ہم اس کو سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

لوکل گورنمنٹ کے اداروں کی بحالی

رانا منور حسین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بات کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! ابھی چند ماہ پہلے سپریم کورٹ نے ایک آرڈر پاس کیا کہ جو لوکل گورنمنٹ کے ادارے ہیں ان کو بحال کر دیا جائے اور جو موجودہ تحصیل کونسل کا ہماری اسمبلی میں جو قانون پاس کیا تھا اس کو suspend کر دیا گیا۔ اس وقت مختلف میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹیوں اور ضلع کونسلوں میں چیئرمین اور وائس چیئرمین صاحبان چارج لینے کے لئے جاتے ہیں تو ان کو چارج نہیں دیا جاتا۔ اگر آپ دوسری طرف دیکھیں کہ جو لوکل گورنمنٹ کا اس وقت ایکٹ موجود ہے جو ہماری پنجاب اسمبلی نے منظور کیا ہے اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تحصیل کونسلوں کے ذریعے ٹینڈر کرتے ہیں تو جو ضلع کونسل کے منتخب پہلے سے جو چیئرمین اور ممبران تھے وہ کبھی کسی عدالت سے جا کر stay لے آتے ہیں کبھی کسی عدالت سے جا کر stay لاتے ہیں۔ جب کبھی کوئی چیئرمین اپنے آفس میں چارج assume کرنے کے لئے جاتا ہے تو گورنمنٹ ان کے خلاف پرچے دیتی ہے۔ لاء منسٹر صاحب موجود ہیں میرا خیال ہے کہ لوکل گورنمنٹ کا چارج بھی انہی کے پاس ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس issue کو resolve کرنے کے لے اپنا بھرپور کردار ادا کریں کیونکہ ہمارے ضلع سرگودھا میں صفائی کا نظام درہم برہم ہوا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو لوکل گورنمنٹ سے ڈویلپمنٹ کاموں کی ٹینڈرنگ ہوئی ہے وہ انہوں نے مختلف عدالتوں سے stay لے کر ڈویلپمنٹ کے کام رکوا دیئے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ اس پر ایکشن لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ متعلقہ وزیر نہیں ہیں اور سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ کل مورخہ 6 ۔ مئی کو جب اسمبلی کا ٹائم ختم ہو رہا تھا تو ارشد ملک صاحب نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے ریاست مدینہ کو ریاست نابینا کہا اور اس سے پہلے بھی وہ بہت دفعہ مدینے کا طنزاً ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

MR. CHAIRMAN: Very sad.

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ ان کے اس طرح کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں اور ان کو وارننگ دی جائے کہ مذہب اپنی جگہ ہے اور سیاست اپنی جگہ ہے۔ مدینے کی عزت پر اس طریقے سے کوئی بات نہ کریں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے اور ارشد ملک کے مدینہ شریف سے متعلقہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! یہ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میانوالی کی کارکرگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Performance Audit Report on District Headquarter Hospital, Mianwali for the Audit Year 2017-18.

MR. CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ارشد صاحب! کیا آپ نے بات کرنی ہے؟

جناب محمد ارشد: جی، ہاں!

جناب چیئرمین: اپنی بات کو short رکھئے گا۔

سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ میں تجویز کردہ 3 سکیموں کو CPEC میں شامل کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! میں بات short ہی کروں گا لیکن معاملہ بہت اہم ہے۔ یہ بات اس وقت کرنا اس لئے ضروری ہے کیونکہ بجٹ کی آمد آمد ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے لئے بھی مہربانی ہو جائے۔ آپ کی اجازت اور مہربانی سے اس ہاؤس کو، آپ کو اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سی اینڈ ڈبلیو اور ہمارے بہت ہی قابل احترام لاء منسٹر صاحب کو میں ایک ایسے منصوبے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جس کو irregulate کر کے یعنی تسلسل سے ہٹا کر اس کو freeze کر کے پس پشت ڈال کر صوبہ پنجاب کے 1/4 حصہ کی آبادی کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ لفظ سازش کم ہے، سازش کر کے 1/4 حصہ کی آبادی کو پچاس سال کے لئے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ 24 دسمبر 2018 کو ایک proposal for the inclusion of new project in China Pakistan Economic Corridor (CPEC) frame work تیار کی گئی۔ ان میں تینوں چیف انجینئرز نارتھ، ساؤتھ اور سنٹرل۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو ایک suggestion دیتا ہوں کہ آپ adjournment motion لے آئیں تاکہ وہ ریکارڈ کا حصہ بن جائے۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ ہماری اس proposal کو جو 24 دسمبر 2018 کو تیار کی گئی تھی اس میں تین سکیمیں تھیں ایک تونسہ لیہ،

دوسرا dualization of Makhdoom Interchange M2 اور تیسری ہمارے علاقہ کے لئے تھی جس میں لاہور، قصور، کھڈیاں، دیپالپور، پاکپتن شریف، عارف والا، بہاولنگر، حاصل پور اور بہاولپور شامل تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ proposal جو کہ اس وقت سی پیک میں ڈالنے کے لئے تیار کی گئی اور اس کو سی پیک میں ڈالنا تھا۔۔

جناب چیئر مین: پلیز، آپ wind up کریں۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئر مین! یہ سمجھ نہیں آتی کہ ہماری اس proposal کو زمین کھا گئی، آسمان کھا گیا یا یہ کہاں گئی؟

جناب چیئر مین: سندھو صاحب! بڑی زیادتی کی گئی اس کو سی پیک کا حصہ نہیں بنایا اس کو بنانا چاہیے تھا۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئر مین! لاہور سے لے کر ساہیوال تک اور ساہیوال سے لے کر بہاولپور تک۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ The House is adjourned sine die.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(73)/2021/2526. Dated: 7th May, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **7th May 2021 (Friday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 7th May 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand to abide by the federal laws for purchase of books for libraries 284
-Illegal hunting of novel species of animals and birds in the province 232
-Looting by medical Laboratories situated at Jail road Lahore 230
-Receiving heavy bribary by director excise and taxation Sahiwal in case of double registration of 30 vehicles 231
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
- 4th May, 2021 4
-5th May, 2021 97
-6th May, 2021 161
-7th May, 2021 265
AHMAD SHAH KHAGGA, MR. *(Parliamentary Secretary for Energy)*
PRIVILAGE MOTION regarding-
-Insulting behavior of District Forest Officer with honorable MPA 227
ALLA UD DIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Looting by medical Laboratories situated at Jail road Lahore
RESOLUTION regarding- 230
-Demand for fixing same profit ratio over domestic and foreign currency for overseas and resident Pakistanis 235
AMMAR YASIR, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

ANSWER TO THE QUESTION regarding-
-Details about budget and audit of Punjab Mines and Minerals Company *(Question No. 12*)* 271
ASHRAF ALI, CHOUDHRI
QUESTIONS regarding-
-Capacity and facility of treatment of prisoners in Central Jail Kot Lakhpat and District Jail Lahore *(Question No. 1449*)* 185
-Details about patients of hapatitis B/ C, and TB in prisons *(Question No. 1817*)* 187
AUTHORITIES-
-Of the House 7
AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for answer by Government regarding current situation about Tehreek-e-Labbaik Pakistan 20
-Distruction of agricultural areas and gardens due to passage of Ordinance regarding environment in haphazard 22
-Massacre by robbers gang in Dera Ghazi Khan 23

PAGE NO.

-Misbehaviour with female Civil Service Officer 21
-Refusal by Farmers to sale wheat to food department 21
-Shortage of cotton production due to negligance of Government 22

B

BILAL AKBAR KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Number of colleges and details about allocated funds for PP-49, Narowal *(Question No. 5894*)* 147
BILLS-
-The Emerson University of Multan Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 81-83
-The Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 75-78
-The NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021
(Introduced in the House) 213
(Considered and passed by the House) 214-216
-The Punjab Educational Insitutions (Reconstitution) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 38
-The Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 86-88
-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2021*(Considered and passed by the House)* 88-91
-The Punjab Letters of Administration and Succession Cirtificates Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 83-86
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 91-93
-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 78-80
-The Sugar Factories (Control)(Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 73-75
-The University of Child Health Sciences Lahore Bill 2021 *(Introduced in the House)* 37

C

CABINET-
-Of the Punjab 7

E

EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCE-
-The Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 71
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2021 53
-The Emerson University, Multan Ordinance 2021 52

PAGE NO.

-The Lahore Central Business District Development Authority Ordinance 2021 49
-The Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 66
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment Ordinance 2021 63
-The Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2021 58
-The Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 67
-The Punjab Commision for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021 65
-The Punjab Enforcement of Women's Property Rights Ordinance2021 55
-The Punjab Letters of Administration and Succession Cirtificates Ordinance 2021 54
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2021 56
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 68
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 69
-The Punjab Museums Board Ordinance 2021 59
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 62
-The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021 60
-The Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021 61
-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 50

F

FATEHA KHWANI *(Condolence)-*

-On sad demise of Mother of Saadia Sohail Rana (MPA), Muhammad Waris Shad MPA, Zia Shahid Senior Journalist, Mother in Law of Miss Abida Bibi MPA 24

FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Prisons)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Capacity and facility of treatment of prisoners in Central Jail Kot Lakhpat and District Jail Lahore *(Question No. 1449*)* 186
-Details about arrangements of education for prisoners *(Question No. 3634*)* 194
-Details about capacity and facilities of education in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 3858*)* 200
-Details about Central Jail Rawalpindi and Multan *(Question No. 1938*)* 191
-Details about education and facilities of physical activities for childern in prisons *(Question No. 3691*)* 196
-Details about employees and building of Central Jail Faisalabad *(Question No. 1901*)* 189
-Details about facility of medical test and treatment of HIV/AIDS in prisons *(Question No. 5024*)* 207

PAGE NO.

-Details about farwarding applications for redressal of grievances of prisoners via Superintendent Jail *(Question No. 3477*)* 177
\-Details about foreigner prisoners in the province *(Question No. 3808*)* 199
-Details about patients of hapatitis B/ C, and TB in prisons *(Question No. 1817*)* 188
-Details about project of extension of Camp Jail Lahore *(Question No. 4358*)* 203
-Expenditures, employees, area and establishment of Prison in Gujranwala *(Question No. 6421*)* 210
-Number of female prisoners and details about facilities provided in Central Jail Rahim yar Khan *(Question No. 4103*)* 201
-Number of Prisoners in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 4146*)* 202
-Number of Prisons and facility of ambulances therein *(Question No. 4792*)* 205
-Number of Prisons in Lahore and details about facilities provided for women and children therein *(Question No. 5566*)* 209
-Number of prisoners suffering from severe diseases and details about their treatment *(Question No. 3713*)* 197
-Provision of rights to childern living with prisoner parents according to Charter of United Nation *(Question No. 4515*)* 204
-Treatment of breast cancre in female prisoners *(Question No. 3633*)* 182
-Treatment of prisoners of "A" and "B" Class in Central Jail and High Security Prison Sahiwal *(Question No. 2116*)* 168

H

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about funds allocated for colleges and universities in Bahawalpur *(Question No. 5821*)* 144
-Details about area, vacant posts and establishment of Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6092*)* 150
-Details about income, expenditures and vacant posts in BISE Bahawalpur *(Question No. 6373*)* 153
-Details about number of seats, cetegory and procedure of admission in PhD in Sports department *(Question No. 6549*)* 137
-Details about Registerar posted in Government College University Faisalabad *(Question No. 5526*)* 125
-Details about seats of 5 years Law Programme in Himayat e Islam Law College Lahore *(Question No. 6256*)* 131
-Details about sports facilities and number of students in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6100*)* 149

PAGE NO.

-Details about syndicate members of University of Health Sciences and their powers *(Question No. 5454*)* 111
-Issuanse of Development and non Development funds for Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No.4531*)* 122
-Number of colleges and details about allocated funds for PP-49, Narowal *(Question No. 5894*)* 147
-Number of Colleges in Lahore and vacant posts of Principals therein *(Question No. 6548*)* 133
-Number of colleges in PP-264 and PP-266 *(Question No. 6099*)* 151
-Number of colleges in PP-251 Bahawalpur and funds allocated for them *(Question No. 5818)* 142
-Number of teaching staff and vacant posts in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6101*)* 152
-Number of teaching staff and vacant posts of class four employees in Government Girls Degree College Sadiqabad *(Question No. 6042*)* 148

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about number of seats, cetegory and procedure of admission in PhD in Sports department *(Question No. 6549*)* 137
-Number of Colleges in Lahore and vacant posts of principals therein *(Question No. 6548*)* 133
-Number of Prisons and facility of ambulances therein *(Question No. 4792*)* 204

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Illegal hunting of novel species of animals and birds in the province 233

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Openly sale of narcotics in area of Coop Store, Lahore 222
QUESTIONS regarding-
-Details about arrangements of education for prisoners *(Question No. 3634*)* 194
-Treatment of breast cancre in female prisoners *(Question No. 3633*)* 182

KHADIJA UMER MS.
RESOLUTIONS regarding-
-Demand for granting equal facilities to employees of Child Protection Bureau like other provincial employees 254
-Demand for starting awareness campaign and doing legislation for saving holy papers 250

PAGE NO.

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK
QUESTION regarding-
-Number of colleges in PP-251 Bahawalpur and funds allocated for them *(Question No. 5818)* 142
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
POINTS OF ORDER regarding-
-Allegation of Prime Minister of Pakistan upon diplomates for not performing duties well 269
-Demand for taking action against incident happened with a Chrictian Nurse in Church of Mental Hospital Lahore 221
-Demand to postpone the Question hour due to non presence of concerned minister and Parliamentary Secretary 272
-Legislation against the dicision of Bussines Advisory Committee 101

M

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARI
POINT OF ORDER regarding-
-Demolishment of shops and houses without notice in PP-243, Bahawalnagar 280
MINES AND MINERALS DEPARTMENT
QUESTION regarding-
-Details about budget and audit of Punjab Mines and Minerals Company *(Question No. 12*)* 271
MINISTER FOR CONSOLIDATION OF HOLDINGS
-See under Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION
-See under Yasir Humayun, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Husnain Bahadar, Sardar
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Ammar Yasir, Mr.
MINISTER FOR PRISONS
-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MOTIONS regarding-
-Leave to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021 212
-Leave to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitutuion for Extension of the Ordinance 45
-Suspension of rules for presentation of a resolution 17, 25, 28, 72, 213

PAGE NO.

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
POINTS OF ORDER regarding-
-Non presence of concerned officers in galary of the house 238
-Raids by Assistant Commissioners up on houses of farmers for sealing the stored wheat 239
MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for fixing quantity of wheat for domestic use for growers 228
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Receiving heavy bribary by director excise and taxation Sahiwal in case of double registration of 30 vehicles 231
QUESTIONS regarding-
-Details about syndicate members of University of Health Sciences and their powers *(Question No. 5454*)* 111
-Treatment of prisoners of "A" and "B" Class in Central Jail and High Security Prison Sahiwal *(Question No. 2116*)* 167
MUHAMMAD ARSHAD, MR.
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for including 3 schemes suggested by C&W in CPEC 288
-Demand for providing angeo graphy machine in THQ Hospital Fort Abbas 226
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Cooperatives)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Emerson University of Multan Bill 2021 81
-The Lahore Central Business District Development Authority Bill 2021 75
-The Punjab Educational Insitutions (Reconstitution) Bill 2021 38
-The Punjab Enforcement of Women's Property Rights Bill 2021 86
-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Bill 2021 88
-The Punjab Letters of Administration and Succession Cirtificates Bill 2021 83
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 91
-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021 78
-The Sugar Factories (Control)(Amendment) Bill 2020 73
-The University of Child Health Sciences Lahore Bill 2021 37
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-
-The Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021 71
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2021 53
-The Emerson University, Multan Ordinance 2021 52
-The Lahore Central Business District Development Authority Ordinance 2021 49
-The Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 66
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment Ordinance 2021 63
-The Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2021 58

	PAGE NO.
-The Punjab Commercial Courts Ordinance 2021	67
-The Punjab Commision for Regularization of Irregular Housing Schemes Ordinance 2021	65
-The Punjab Enforcement of Women's Property Rights Ordinance2021	55
-The Punjab Letters of Administration and Succession Cirtificates Ordinance 2021	54
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2021	56
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021	68
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021	69
-The Punjab Museums Board Ordinance 2021	59
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021	62
-The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021	60
-The Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021	61
-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021	50
MOTIONS regarding-	
-Leave to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitutuion for Extension of the Ordinance	45
-Suspension of rules for presentation of a resolution	17,25,72
ORDINANCES *(Laid in the House)-*	
-The Lahore Development Authority(Amendment) Ordinance 2021	41
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021	42
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2021	44
-The Punjab Commercial Courts Ordinance 2021	42
-The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes 2021	41
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021	43
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021	43
-The Punjab Museums Board Ordinance 2021	39
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021	40
-The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Ordinance 2021	39
-The Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021	40
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for answer by Government regarding current situation about Tehreek-e-Labbaik Pakistan	31
-Legislation against the decision of Business Advisory Committee	104

PAGE NO.

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**

-The Performance of District Head Quarter Hospital Mianwali for the audit year 2017-18 287

-The Sugar Factories Control (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 33 of 2020) 19

-The Sugar Factories Control (Second Amendment) Bill 2020 (Bill No. 36of 2020) 19

RESOLUTION regarding

-Condolence on the sad demise of Senior Journalist Zia Shahid and I A Rehman and Attribute to their services 26

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

QUESTION regarding-

-Expenditures, employees, area and establishment of Prison in Gujranwala *(Question No.6421*)* 210

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Non availability of staff in Revenue office Mamu Kanjan 217

MUHAMMAD TAHIR PARVAIZ

QUESTIONS regarding-

-Details about Central Jail Rawalpindi and Multan *(Question No. 1938*)* 190

-Details about employees and building of Central Jail Faisalabad *(Question No. 1901*)* 188

-Details about Registerar posted in Government College University Faisalabad *(Question No. 5526*)* 125

-Issuanse of Development and non Development funds for Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No .4531*)* 122

RESOLUTION regarding-

-Demand for making service roads beside the main roads in Lahore 257

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Incidents of dacoities in Faisalabad 278

MUMTAZ ALI, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about capacity and facilities of education in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 3858*)* 200

-Details about sports facilities and number of students in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6100*)* 149

-Number of colleges in PP-264 and PP-266 *(Question No. 6099*)* 151

-Number of female prisoners and details about facilities provided in Central Jail Rahim yar Khan *(Question No. 4103*)* 200

-Number of teaching staff and vacant posts in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6101*)* 152

-Number of teaching staff and vacant posts of class four employees in Government Girls Degree College Sadiqabad *(Question No. 6042*)* 148

PAGE NO.

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to abide by the federal laws for purchase of books for libraries 284

POINT OF ORDER regarding-
-Rehabilitation of Local Government institutions 286

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUESTION regarding-
-Details about seats of 5 years Law Programme in Himayat e Islam Law College Lahore *(Question No. 6256*)* 131

MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
RESOLUTION regarding-
-Demand for imposing ban on throwing currency notes in marriage and other ceremonies due to disgrace of Quaid e Azam 248

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-4th May, 2021 16
-5th May, 2021 100
-6th May,2021 166
-7th May, 2021 268

NASEER AHMAD, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about budget and audit of Punjab Mines and Minerals Company *(Question No. 12*)* 271
-Details about facility of medical test and treatment of HIV/AIDS in prisons *(Question No. 5024*)* 207
-Details about project of extension of Camp Jail Lahore *(Question No. 4358*)* 203

NOTIFICATION of-
-Summoning of 31st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th May, 2021 1
-Prorogation of 31st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th May, 2021 289

O

OFFICERS-
-Of the House 13

ORDINANCES *(Laid in the House)-*
-The Lahore Development Authority(Amendment) Ordinance 2021 41
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Ordinance 2021 42
-The Punjab Civil Servants(Amendment) Ordinance 2021 44

PAGE NO.

-The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes 2021 41
-The Punjab Commercial Courts Ordinance 2021 42
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2021 43
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) (Amendment) Ordinance 2021 43
-The Punjab Museums Board Ordinance 2021 39
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Ordinance 2021 40
-The Punjab Tourism, Culture, Heritage Authority Ordinance 2021 39
-The Punjab Travel Agencies (Amendment) Ordinance 2021 40

P

PANEL OF CHAIRMEN-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 31st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th May, 2021 17

PARLIAMENTARY SECRETARIES-

-Of the Punjab 11

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENERGY

-See under Ahmad Shah Khagga, Mr.

PAGE NO.

POINTS OF ORDER regarding-

-Allegation of Prime Minister of Pakistan upon diplomates for not performing duties well 269
-Demand for answer by Government regarding current situation about Tehreek-e-Labbaik Pakistan 20
-Demand for awarding ownership to CAUCUS the Women's Organization 283
-Demand for fixing quantity of wheat for domestic use for growers 228
-Demand for including 3 schemes suggested by C&W in CPEC 288
-Demand for providing angeo graphy machine in THQ Hospital Fort Abbas 226
-Demand for taking action against incident happened with a Chrictian nurse in Church of Mental Hospital Lahore 221
-Demand to postpone the Question hour due to non presence of concerned minister and Parliamentary Secretary 272
-Demolishment of shops and houses without notice in PP-243, Bahawalnagar 280
-Distruction of agricultural areas and gardens due to passage of Ordinance regarding environment in haphazard 22
-Legislation against the decision of Business Advisory Committee 101
-Massacre by robbers gang in Dera Ghazi Khan 23
-Misbehaviour with female Civil Service Officer 21
-Non presence of concerned officers in galary of the house 238
-Openly sale of narcotics in area of Coop Store, Lahore 222
-Raids by Assistant Commissioners up on houses of farmers for sealing the stored wheat 239
-Refusal by Farmers to sale wheat to food department 21
-Rehabilitation of Local Government institutions 286
-Shortage of cotton production due to negligance of Government 22

PRISONS DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Capacity and facility of treatment of prisoners in Central Jail Kot Lakhpat and District Jail Lahore *(Question No. 1449*)* 185
-Details about arrangements of education for prisoners *(Question No. 3634*)* 194
-Details about capacity and facilities of education in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 3858*)* 200
-Details about Central Jail Rawalpindi and Multan *(Question No. 1938*)* 190
-Details about education and facilities of physical activities for childern in prisons *(Question No. 3691*)* 195
-Details about employees and building of Central Jail Faisalabad *(Question No. 1901*)* 188
-Details about farwarding applications for redressal of grievances of prisoners via Superintendent Jail *(Question No. 3477*)* 176
-Details about foreigner prisoners in the province (*Question No. 3808*)* 199

	PAGE NO.
-Details about facility of medical test and treatment of HIV/AIDS in prisons *(Question No. 5024*)*	207
-Details about patients of hapatitis B/ C, and TB in prisons *(Question No. 1817*)*	187
-Details about project of extension of Camp Jail Lahore *(Question No. 4358*)*	203
-Expenditures, employees, area and establishment of Prison in Gujranwala *(Question No. 6421*)*	210
-Number of female prisoners and details about facilities provided in Central Jail Rahim yar Khan *(Question No. 4103*)*	200
-Number of prisoners suffering from severe diseases and details about their treatment *(Question No. 3713*)*	197
-Number of Prisons and facility of ambulances therein *(Question No. 4792*)*	204
-Number of Prisoners in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 4146*)*	202
-Number of Prisons in Lahore and details about facilities provided for women and children therein *(Question No. 5566*)*	208
-Provision of rights to childern living with prisoner parents according to Charter of United Nation *(Question No. 4515*)*	203
-Treatment of breast cancre in female prisoners *(Question No. 3633*)*	182
-Treatment of prisoners of "A" and "B" Class in Central Jail and High Security Prison Sahiwal *(Question No. 2116*)*	167

PAGE NO.

PRIVILAGE MOTION regarding- 227
-Insulting behavior of District Forest Officer with honorable MPA

PROROGATION-

-Notification of prorogation of 31st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th May, 2021 289

Q

QUESTIONS regarding-
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-
-Details about area, vacant posts and establishment of Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6092*)* 150
-Details about funds allocated for colleges and universities in Bahawalpur *(Question No. 5821*)* 144
-Details about income, expenditures and vacant posts in BISE Bahawalpur *(Question No. 6373*)* 153
-Details about number of seats, cetegory and procedure of admission in PhD in Sports department *(Question No. 6549*)* 137
-Details about Registerar posted in Government College University Faisalabad *(Question No. 5526*)* 125
-Details about seats of 5 years Law Programme in Himayat e Islam Law College Lahore *(Question No. 6256*)* 131
-Details about sports facilities and number of students in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6100*)* 149
-Details about syndicate members of University of Health Sciences and their powers *(Question No. 5454*)* 111
-Issuanse of Development and non Development funds for Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No .4531*)* 122
-Number of colleges and details about allocated funds for PP-49, Narowal *(Question No. 5894*)* 147
-Number of Colleges in Lahore and vacant posts of Principals therein *(Question No. 6548*)* 133
-Number of colleges in PP-264 and PP-266 *(Question No. 6099*)* 151
-Number of colleges in PP-251 Bahawalpur and funds allocated for them *(Question No. 5818)* 142
-Number of teaching staff and vacant posts in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6101*)* 152
-Number of teaching staff and vacant posts of class four employees in Government Girls Degree College Sadiqabad *(Question No. 6042*)* 148

	PAGE NO.
MINES AND MINERALS DEPARTMENT	
-Details about budget and audit of Punjab Mines and Minerals Company *(Question No. 12*)*	271
PRISONS DEPARTMENT-	
-Capacity and facility of treatment of prisoners in Central Jail Kot Lakhpat and District Jail Lahore *(Question No. 1449*)*	185
-Details about arrangements of education for prisoners *(Question No. 3634*)*	194
-Details about capacity and facilities of education in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 3858*)*	200
-Details about Central Jail Rawalpindi and Multan *(Question No. 1938*)*	190
-Details about education and facilities of physical activities for childern in prisons *(Question No. 3691*)*	195
-Details about employees and building of Central Jail Faisalabad *(Question No. 1901*)*	188
-Details about farwarding applications for redressal of grievances of prisoners via Superintendent Jail *(Question No. 3477*)*	176
-Details about foreigner prisoners in the province (*Question No. 3808*)*	199
-Details about facility of medical test and treatment of HIV/AIDS in prisons *(Question No. 5024*)*	207
-Details about patients of hapatitis B/ C, and TB in prisons *(Question No. 1817*)*	187
-Details about project of extension of Camp Jail Lahore *(Question No. 4358*)*	203
-Expenditures, employees, area and establishment of Prison in Gujranwala *(Question No. 6421*)*	210
-Number of female prisoners and details about facilities provided in Central Jail Rahim yar Khan *(Question No. 4103*)*	200
-Number of prisoners suffering from severe diseases and details about their treatment *(Question No. 3713*)*	197
-Number of Prisons and facility of ambulances therein *(Question No. 4792*)*	204
-Number of Prisoners in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 4146*)*	202
-Number of Prisons in Lahore and details about facilities provided for women and children therein *(Question No. 5566*)*	208
-Provision of rights to childern living with prisoner parents according to Charter of United Nation *(Question No. 4515*)*	203
-Treatment of breast cancre in female prisoners *(Question No. 3633*)*	182
-Treatment of prisoners of "A" and "B" Class in Central Jail and High Security Prison Sahiwal *(Question No. 2116*)*	167

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.	
QUESTION regarding-	
-Number of prisoners suffering from severe diseases and details about their treatment *(Question No. 3713*)*	197

PAGE NO.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-4th May, 2021 15
-5th May, 2021 99
-6th May, 2021 165
-7th May, 2021 267

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Performance of District Head Quarter Hospital Hafizabad for the audit year 2017-18 155
-The Performance of District Head Quarter Hospital Mianwali for the audit year 2017-18 287
-The Sugar Factories Control (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 33 of 2020) 19
-The Sugar Factories Control (Second Amendment) Bill 2020 (Bill No. 36of 2020) 19

RESOLUTIONS regarding-
-Condolence on the sad demise of Muhammad Waris Shaad MPA 29
-Condolence on the sad demise of Senior Journalist Zia Shahid and I A Rehman and Attribute to their services 26
-Demand for imposing ban on throwing currency notes in marriage and other ceremonies due to disgrace of Quaid e Azam 248
-Demand for fixing same profit ratio over domestic and foreign currency for overseas and resident Pakistanis 235
-Demand for granting equal facilities to employees of Child Protection Bureau like other provincial employees 254
-Demand for imposing ban on fast food and imbalanced diet 255
-Demand for making service roads beside the main roads in Lahore 257
-Demand for making the process of issuance of fitness certificate to the commercial vehicles transparent 259
-Demand for starting awareness campaign and doing legislation for saving holy papers 250

RUKHSANA KAUSAR, MS.
QUESTION regarding-
-Number of Prisons in Lahore and details about facilities provided for women and children therein *(Question No. 5566*)* 208

S

SABRINA JAVAID, MS.
RESOLUTION regarding-
-Demand for imposing ban on fast food and imbalanced diet 255

	PAGE NO.
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about foreigner prisoners in the province (*Question No. 3808*)*	199
SAMI ULLAH KHAN, MR.	
MOTION regarding	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	28
RESOLUTION regarding-	
-Condolance on sad Demise of Muhammad Waris Shaad MPA	29
SANIA KAMRAN, MS.	
RESOLUTION regarding-	
-Demand for making the process of issuance of fitness certificate to the commercial vehicles transparent	259
SHAFI MUHAMMAD, MIAN	
BILL *(Discussed upon)-*	
-The NUR International University Lahore (Amendment Bill 2021	213
MOTIONS regarding-	
-Leave to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021	212
-Suspension of rules for presentation of a resolution	213
SHAMSA ALI, MS	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for awarding ownership to CAUCUS the Women's Organization	283
SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED *(Minister for Consolidation of Holdings)*	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for answer by Government regarding current situation about Tehreek-e-Labbaik Pakistan	35
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 31st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th May, 2021	1

T

TAHIA NOON, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about education and facilities of physical activities for childern in prisons *(Question No. 3691*)*	195
-Provision of rights to childern living with prisoner parents according to Charter of United Nation *(Question No. 4515*)*	203

PAGE NO.

U

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Details about area, vacant posts and establishment of Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6092*)* 150
-Details about income, expenditures and vacant posts in BISE Bahawalpur *(Question No. 6373*)* 153
-Number of Prisoners in Central Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 4146*)* 202
UZMA KARDAR, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Illegal hunting of novel species of animals and birds in the province 232
QUESTION regarding-
-Details about farwarding applications for redressal of grievances of prisoners via Superintendent Jail *(Question No. 3477*)* 176
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Torture of Police upon on female teacher of Madrisa in Khudiyan, Kasur 218

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about area, vacant posts and establishment of Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6092*)* 150
-Details about funds allocated for colleges and universities in Bahawalpur *(Question No. 5821*)* 144
-Details about income, expenditures and vacant posts in BISE Bahawalpur *(Question No. 6373*)* 154
-Details about number of seats, cetegory and procedure of admission in PhD in Sports department *(Question No. 6549*)* 138
-Details about Registerar posted in Government College University Faisalabad *(Question No. 5526*)* 125
-Details about seats of 5 years Law Programme in Himayat e Islam Law College Lahore *(Question No. 6256*)* 132
-Details about sports facilities and number of students in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6100*)* 150
-Details about syndicate members of University of Health Sciences and their powers *(Question No. 5454*)* 112
-Issuanse of Development and non Development funds for Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No .4531*)* 123
-Number of colleges and details about allocated funds for PP-49, Narowal *(Question No. 5894*)* 147

PAGE NO.

-Number of Colleges in Lahore and vacant posts of Principals therein *(Question No. 6548*)* 134
-Number of colleges in PP-264 and PP-266 *(Question No. 6099*)* 151
-Number of colleges in PP-251 Bahawalpur and funds allocated for them *(Question No. 5818)* 142
-Number of teaching staff and vacant posts in Government Degree College Sadiqabad *(Question No. 6101*)* 152
-Number of teaching staff and vacant posts of class four employees in Government Girls Degree College Sadiqabad *(Question No. 6042*)* 149

Z

ZAHEER IQBAL, MR.
QUESTION regarding-
-Details about funds allocated for colleges and universities in Bahawalpur *(Question No. 5821*)* 144

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*
REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**
-Performance of District Head Quarter Hospital Hafizabad for the audit year 2017-18 155

ZERO HOUR NOTICES regarding-
-Incidents of dacoities in Faisalabad 278
-Non availability of staff in Revenue office Mamu Kanjan 217
-Torture of Police upon on female teacher of Madrisa in Khudiyan, Kasur 218